

مولفہ:

ابو یوسف محمد منیر چوہٹیہ

بتعاون:

ابو الممتاز ارشاد احمد عباسی

ناشر:

ادارہ تحقیق راجپوت چوہان چوہٹیہ
مدھانی والا۔ ضلع بہاولنگر

گلشنِ چوٹیہ (چوہان)

چوٹکی سی چوٹیا لقب پے گیا
پوترا مشہور دادا دور رہہ گیا

تحفہ برائے جناب [illegible] چوٹیا [illegible]

از محمد منیر چوٹیا [illegible]

7-4-99-

مولف

ابو یوسف محمد منیر چوٹیہ

بتعاون ابوالممتاز ارشاد احمد عباسی

ناشر:۔ ادارہ تحقیق راجپوت چوہان چوٹیہ مدھانی والہ۔

براستہ منڈی صادق گنج ضلع بھاول نگر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرمان خداوندی ہے

"اے لوگو! ہم نے تم کو جوڑا سے پیدا کیا اور بنائیں تمہاری ذاتیں اور قبیلے تاکہ آپس میں پہچان ہو۔ تحقیق اللہ کے نزدیک عزت و تکریم کا معیار تقویٰ ہے۔"

(القرآن)

فرمان نبویؐ ہے

"تم اپنے نسبوں کا علم سیکھو تاکہ اس کے ذریعے تم اپنے رشتے ملاؤ۔ بے شک اپنے اقرباء سے سلوک رکھنا کنبے میں محبت کرنا ہے۔ اس سے مال میں زیادتی ہوتی ہے اور عمر بڑھتی ہے۔"

(حدیث)

نام کتاب:۔ گلشن چوٹیہ

مولفہ:۔ ابو یوسف محمد منیر چوٹیہ

بتعاون:۔ ابو الممتاز ارشاد احمد عباسی

ناشر:۔ ادارہ تحقیق راجپوت چوہان چوٹیہ
مدھانی والا اڈا کھانہ خاص۔ ضلع بہاول نگر

کتابت:۔ فیاض کمپیوٹر کمپوزنگ سنٹر الفضل مارکیٹ لاہور

ضخامت:۔ ۲۳۷

سن طباعت:۔ ۱۹۹۷

تعداد:۔ دو ہزار

قیمت:۔

فہرست مضامین

تیسرا باب

چوتھا باب

۲۵۔ منشی نور احمد

۲۶۔ حاجی صدر دین

۲۷۔ میاں محمد حسین

۲۸۔ چوہدری عبدالعزیز

۲۹۔ صوفی محمد صدیق

۳۰۔ میاں خوشی محمد اختر

۳۱۔ حاجی چوہدری احمد دین

۳۲۔ میاں ناظر حسن چوٹیہ

۳۳۔ چوہدری فقیر محمد چوٹیہ

۳۴۔ چوہدری ولی محمد چوٹیہ

۳۵۔ ماسٹر نذیر احمد چوٹیہ

۳۶۔ میاں محمد ابراہیم چوٹیہ

۳۷۔ چوہدری عبدالعزیز چوٹیہ

۳۸۔ چوہدری غلام رسول چوٹیہ

۳۹۔ میاں علی محمد چوٹیہ

۴۰۔ میاں تاج محمد چوٹیہ

۴۱۔ چوہدری سراج الدین چوٹیہ

۴۲۔ حاجی میاں محمد دین چوٹیہ

۴۳۔ ماسٹر ہوشناک علی چوٹیہ

۴۴۔ مولانا شہاب الدین چوٹیہ

۴۵۔ مولانا محمد موسے چوٹیہ

۴۶۔ چوہدری محمد خواجے خاں چوٹیہ

۴۷۔ حضرت بابا خلیل احمد چوٹیہ

۴۸۔ چوہدری غلام قادر چوٹیہ

۴۹۔ حافظ نصیر الدین چوٹیہ

۵۰۔ میاں پہلوان چوٹیہ

۵۱۔ میاں محمد صدیق چوٹیہ

۵۲۔ میاں محمد امیر چوٹیہ

۵۳۔ میاں غلام رسول چوٹیہ

۵۴۔ میاں عبد الجبار چوٹیہ

۵۵۔ میاں محمد احمد چوٹیہ

۵۶۔ مولوی نور محمد سوتروی

پانچواں باب

ڈائریکٹری

چھٹا باب

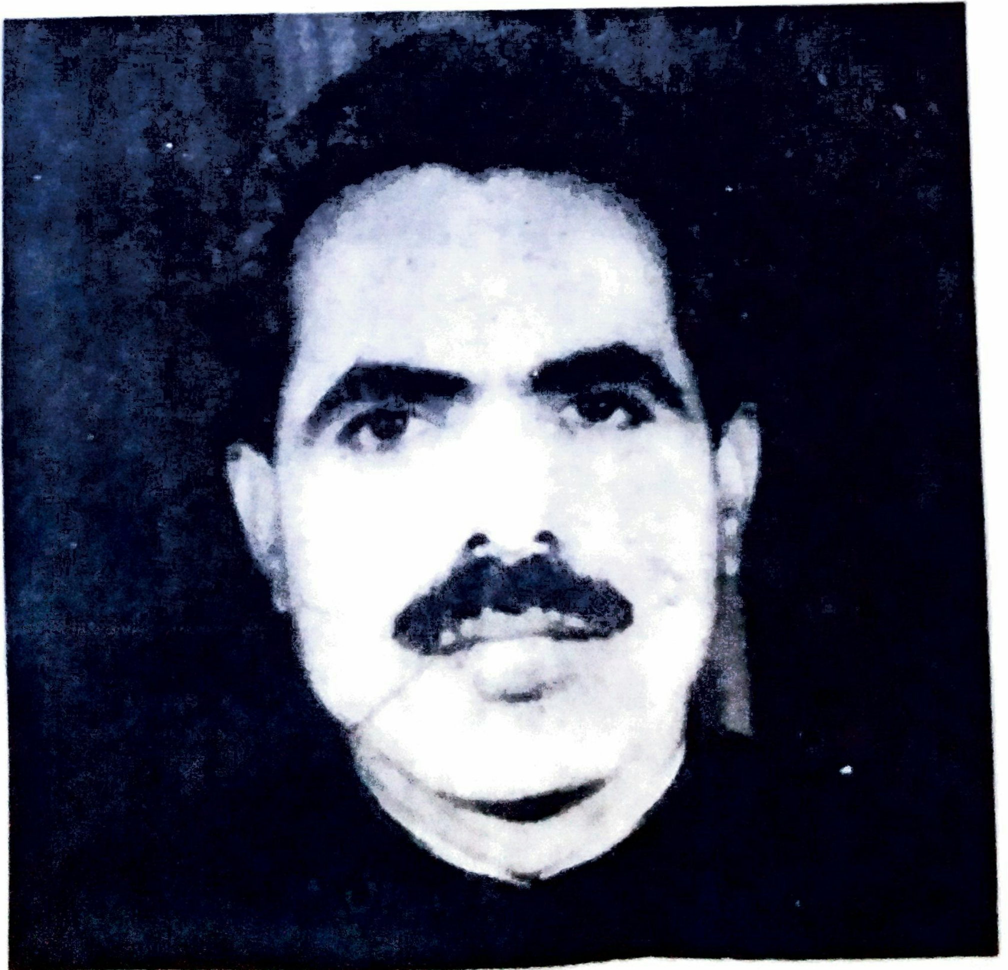
کون کہاں آباد ہے؟

انتساب

میں اپنی کاوش چوہیہ چوہان راجپوتوں کے ہر دلعزیز سپوت میاں محمد سلیم چوہیہ ایڈووکیٹ اور اپنے نانا حضرت مولانا نور احمدؒ پنوار فاضل دیوبند کے نام کرتا ہوں۔ بقول شاعر

قیس سا پھر نہ اُٹھا کوئی بنی عامر میں
فخر ہوتا ہے گھرانے کا سدا ایک ہی شخص

ابو یوسف محمد منیر چوہیہ



دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ نصلی علیٰ رسولہ الکریم

برصغیر پاک و ہند کی تاریخ راجپوتوں کے کارہائے نمایاں سے رقم ہے راجپوتوں کی بے شمار شاخیں اور گوتیں ہیں۔ راجپوتوں کا تعلق آریا نسل سے بتایا جاتا ہے۔ راجپوت جوانوں نے اس سرزمین کے دفاع اور تحفظ کے لئے اپنی جانوں کے نزرانے پیش کئے ہیں۔ ہر گوت اور شاخ کی بہادری کے کارنامے علیحدہ علیحدہ ہیں۔ پنوار راجپوت ہوں یا چوہان راجپوت' چندربنسی راجپوت ہوں یا سورج بنسی راجپوت ان کے افراد نے اپنے خون سے ان علاقوں کو تحفظ فراہم کیا۔ راجہ محمد انور جنجوعہ کے بقول "بڑے بڑے راجپوت سرداروں نے ماضی سے لے کر حال تک ہر دور میں اپنی جانثاری کا ثبوت دے کر اقوام راجپوت کا طرۂ امتیاز بلند اور اپنی قوم کے جھنڈے و پرچم کو ہمیشہ سربلند رکھا ہے۔ ہر دور میں ہر شاہ کے زمانے میں ہر گوت راجپوتوں کے عظیم فرزند پیدا کرتی رہی۔ جن کی ہمت و استقلال نے رزم

گاہوں میں اپنی ثابت قدمی کی وجہ سے بڑا نام پایا۔ عظیم قوم کے خالص شاہی خون نے اپنی نسلی امتیاز کو برقرار رکھا۔ نیلگوں آسماں نے راجپوت کی تیغ آبدار کو رن میں ایسی شان سے چمکتے دیکھا جس کی داد دشمنوں نے بھی اپنے پاکیزہ الفاظ میں دی۔"

ہر خاندان کے اکابرین کا فرض بنتا ہے کہ وہ اپنے تاریخی کارناموں کو صفحہ قرطاس پر منتقل کرے تاکہ آنے والی نسلیں ان سے استفادہ حاصل کر سکیں۔ تاریخ کیا ہے اس کا کیا کام ہے۔ مولوی عزیز الرحمن عزیز لکھتے ہیں کہ

"بے شبہ تاریخ ایک اولوالعزم مطالعہ کرنے والے کے دل میں عزت و اقتدار حاصل کرنے کی ہوس پیدا کرتی ہے لیکن کوئی عقلمند اس کو برا نہیں خیال کر سکتا۔ بلکہ بری بات تو یہ ہے کہ اگر تاریخ اپنے مطالعہ کرنے والوں کو یہ سبق دے کہ اے تھکے ہوئے مسافر! تو منزل پر نہیں پہنچ سکے گا واپس چلا جا۔

تاریخ تو ناامید اور تھکے ہوئے مسافر کو یہ کہہ کر ابھارتی ہے کہ "جوانو! وہ سامنے منزل مقصود ہے ذرا اور ہمت کرو اور ماضی کے واقعات پر نظر رکھ کر آگے بڑھو اور منزل مقصود پر پہنچ کر ستا لینا۔

ہمت ہارنا اچھا نہیں ہے۔"

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ تاریخ قصہ گوئی اور تضیع اوقات کے سوا کچھ نہیں۔ زمانہ ماضی کی داستانیں سنا کر پدرم سلطان بود کا سبق دیتی ہے۔ ان لوگوں کا یہ خیال صحیح نہیں ہے بلکہ کتب سماوی میں بھی تاریخی واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ بابل و نینوا کے حالات' بنی اسرائیل کے حالات وغیرہ آسمانی کتب میں موجود ہیں۔ زمانہ ماضی سے پیوستہ رہ کر ہی مستقبل کی راہوں کو روشن کیا جاسکتا ہے۔

ع پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

فی زمانہ ہر خاندان اپنی تاریخ مرتب کر رہا ہے۔ تاکہ لوگوں کو اپنے پہچان کروا سکے۔ زیر نظر کتاب "گلشن چوٹیہ" کے مولف جناب محمد منیر چوٹیہ صاحب نے قاسم العلوم فقیر والی سے فاضل عربی کا امتحان پاس کر کے سند لی جسے شہادت العالمیہ کہتے ہیں۔ بعد ازاں تقابلی مطالعہ مذاہب مختلف مدراس کی لائبریریوں سے کیا۔ جناب ضیاء الحق صاحب کے دور میں بطور عربی مدرس سرکاری ملازمت اختیار کرلی۔ غیر مقلدین کے ساتھ مناظرے بھی کرتے رہے۔ مذہبی کتب کا مطالعہ خوب کرتے۔ پھر بندہ کے ساتھ دوستانہ مراسم ہونے کی وجہ سے کتب

تاریخ سے بھی لگاؤ پیدا ہوتا گیا۔ چنانچہ انہوں نے گلشن چوٹیہ مرتب کرنے کا ارادہ کیا۔ ایک پروانے کی طرح چوٹیہ خاندان کے ایک ایک فرد سے رابطہ قائم کیا اور پتیوں کی ٹوکریاں بھر کر اکٹھی کیں۔ ان پتیوں کو مرتب کر کے گلشن بنایا گیا جو آپ کے سامنے ہے۔ مجھ سے ان کی جو امداد ہو سکی کی گئی۔ اب قدر دانوں نے اس کی قدر کرنی ہے ہم نے گلدستہ تیار کر دیا اور بقول شاعر

یہ گلدستہ ہم نے بنایا ہے
پھولوں سے اس کو سجایا ہے
پھول چنے ہیں ہم نے سارے
ننھے منھے پیارے پیارے

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالی چوٹیہ موصوف میں مزید علمی و ادبی ذوق پیدا کرے۔ چوٹیہ موصوف مدھانی والا کے رہائشی ہیں۔ مدھانی والا کی بستی میں پہلے کئی شعراء نے اپنی کتب تصنیف فرمائیں۔ مثلاً" حافظ محمد سلطان اور مولوی محمد دین وغیرہ۔ اب یہ کتب نایاب ہیں بلکہ نسل نو کو علم تک نہیں۔ ان کے بعد چوٹیہ موصوف کی یہ کتاب منظر عام پر آ رہی ہے۔ ان کے جذبہ ولگن سے محسوس ہوتا ہے کہ وہ کئی

کتب مرتب فرمائیں گے۔ قارئین کرام کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالی عاقبت کو سنوار دے۔ آمین ثم آمین۔

۱۴-۶-۹۷

ابوالممتاز ارشاد احمد عباسی
عباسی لائبریری فتح گڑھ
براستہ منڈی صادق گنج۔ ضلع بھاول نگر



پیش لفظ

دنیا میں ہر قوم اپنی تاریخ سے پہچانی جاتی ہے راجپوت قبائل کے متعلق بہت کتب تاریخ منظر عام پر آچکی ہیں لیکن چوہان راجپوتوں کی چوٹیہ گوت کے متعلق کوئی کتاب موجود نہیں تھی۔ چنانچہ میں نے ارادہ کیا کہ چوٹیہ خاندان کے متعلق بھی کوئی کتاب ہونی چاہیئے۔ میرے اس جذبے کو میرے دوست ارشاد احمد عباسی نے سراہا اور حوصلہ افزائی کی۔ چنانچہ میں لنگر لنگوٹ کس کر چوٹیوں کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔ چونکہ میں سمجھتا تھا کہ اس گوت کے رجال کا فرض بنتا تھا کہ چوٹیہ خاندان کے متعلق مواد منظر عام پر لایا جائے تاکہ موجودہ نسل اپنی اصلیت سے آگاہ ہو سکے اور آنے والی نسلیں اس تاریخی مواد سے استفادہ حاصل کر سکیں۔

بندہ نے کافی عرصہ جدوجہد کرنے کے بعد "گلشن چوٹیہ" کے نام سے مواد پیش کر دیا ہے۔ ناظرین سے عموماً" اور چوٹیہ خاندان سے خصوصاً" اپیل ہے کہ انسان غلطی کا پتلہ ہے۔ جہاں کہیں غلطی نظر آئے مجھے مطلع فرمائیں تاکہ دوسرے ایڈیشن میں اصلاح کی جا سکے۔ اگر کسی کے پاس مزید مواد ہو تو وہ بھی براہ کرام میری رہنمائی کے لئے

بھیج دیں تاکہ آئندہ شامل کیا جاسکے بندہ شکر گزار ہو گا۔ بندہ ناچیز کی یہ معمولی سی کاوش ہے قبول فرمائیں۔

خادمان قوم کا یہ شیوہ ہے قوم پر نثاری ہوی
بندگی ہے یہی کہ اللہ کے بندوں میں شمار ہوں

آخر میں ان سب احباب کا شکر گزار ہوں جنھوں نے دامے درمے قدمے سخنے میری مدد فرمائی۔ اللہ تعالی جزائے خیر عطا فرمائے۔ قارئین کرام "وفیات عالم" بھی جلد پیش کی جارہی ہے۔

خاکسار
...ھانی والا
...اول نگر



پہلا باب

۱۔ راجپوت

۲۔ پنجاب کا سورما راجپوت

۳۔ راجپوتوں کی ابتدائی معردف راجدھانیاں

۴۔ راجپوتوں میں اسلام

۵۔ چھتیس اقوام شاہی

۶۔ نظم اے راجپوت ایب جاگ بھی جا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

راجپوت

ہندوستان کی تاریخ راجپوتوں کے ذکر کے بغیر نامکمل و ادھوری رہتی ہے راجپوت کے لفظی معانی راجہ کا پوت یعنی راجہ کے بیٹے کے ہیں۔ راجپوتوں کی تاریخ بہت قدیم ہے لفظ راجپوت دیکھنے کو تو ایک چھوٹا سا لفظ ہے مگر اپنے اندر ایک بامعنی تاریخی داستانیں سمیٹے ہوئے ہے۔ زمانہ قدیم میں راجپوتوں کی دو قسمیں تھیں۔

۱۔ سورج بنسی ۲۔ چندر بنسی

بہت پرانے زمانے کی بات ہے کہ راجپوتوں اور پٹھانوں کے درمیان ایک زبردست جنگ ہوئی جو کابل سے پنڈی اور پنڈی سے کوئٹہ تک لڑی گئی اس کا اٹک مورچہ تھا۔ اگرچہ اس لڑائی میں راجپوتوں کو شکست ہوئی تاہم راجپوت جوانوں نے جرات و بہادری کے جوہر خوب دکھائے راجپوتوں نے اپنی شکست کا بدلہ لینے کے لئے

جنگی تیاریاں شروع کر دیں اور قومی نعرہ بلند کر کے ایک راجپوت کانفرس منعقد کی جس میں ہندوستان بھر کے تمام راجپوت رجواڑوں کو دعوت دی گئی جس کا ٹائم چار بجے شام مقرر تھا جو راجپوت وقت مقررہ سے پہلے شامل کانفرنس ہوئے انہیں سورج بنسی اور جو غروب آفتاب کے بعد پہنچے انہیں چندر بنسی کے نام سے پکارا جانے لگا۔ اس کانفرنس میں دوبارہ لڑائی کی حکمت عملی طے ہوئی اور راجپوت قوم اپنی عزت اور حدود وطن کی بقاء کے لئے بہادری سے لڑی اور پٹھانوں کے چھکے چھوٹ گئے۔ پٹھانوں سے ہزاروں میل کا علاقہ فتح کیا اور پتھروں سے سرحدیں قائم کیں جسے اب صوبہ سرحد کہتے ہیں یہ صوبہ راجپوتوں نے فتح کیا تھا جس کا ذکر تاریخ حصار میں بھی ملتا ہے۔

سورج بنسی خاندان کو جب دریائے اٹک پر فتح ہوئی تو انہوں نے ملتان کے قریب سورج کنڈ آباد کیا اور ملتان کے حکمران بنے۔ وہاں کافی عرصہ تک حکمرانی کی۔ راجہ بھیم کی اولاد میں سے بھون سنگھ نے بھونہ آباد کیا اور مونگ میں شاہی قلعہ تعمیر کرایا اور اسے اپنی راجدھانی بنایا۔ بھون سنگھ کا بیٹا تنور سنگھ ہوا جس سے گوت تنور ہوئی۔ تنور کی وجہ تسمیہ یہ بتائی جاتی ہے کہ اصل میں یہ لفظ تن ور ہے

کہ وطن اور قوم کی خاطر جان قربان کر دینا جو کہ دلیل شجاعت و بہادری ہے راجپوتوں میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ تنور سنگھ کے دو بیٹے تھے جاٹو اور جتن پال۔ بعض روایتوں میں یہ بھی ملتا ہے کہ جتن پال کی اولاد تنور کہلائی اور جاٹو کی اولاد جاٹو راجپوت کہلائی یاد رہے کہ جاٹو کا ایک لڑکا سچان سنگھ تھا اس کے دو بیٹے تھے ساڈھ اور ہریال۔ ساڈھ کی اولاد ۱۳ گاؤں آباد کئے۔ بھوانی کھرگ' یاملہ' بنیالی' سوآنی' حاجم پور' جمالپور' سوئی' وانگ' سربلا' بوانی کھیڑا' مینگالی' درنود وغیرہ راجہ ہریال کی اولاد نے ۶ گاؤں آباد کئے تلونڈی' گتلہ' کلیری' امرادلے' کاریکھائیں۔ چندر بنسی خاندان کے راجہ مان سنگھ نے چنیوٹ میں ایک قلعہ تعمیر کرایا اور ایک قلعہ راولپنڈی میں راجہ کیرو کے بھائی راجہ پانڈو نے تعمیر کرایا۔ اس لئے اس کا نام راولپنڈی پڑ گیا۔ کیرو اور پانڈو دونوں بھائی چندر بنسی خاندان کہلائے راجہ پانڈو کے پانچ لڑکے تھے۔ ارجن' جودھا' بھیم' جلیسر' یدسر جب کہ کیرو کے ایک سو سے زائد اولاد تھی اسی کیرو کو بعض مورخین نے کورو تحریر کیا ہے۔ راجہ پانڈو اور راجہ کیرو دونوں بھائیوں کے درمیان پانی پت اور تھانیسر کے مقام پر لڑائی ہوئی جس میں راجہ پانڈو کو فتح ہوئی۔ انہوں

نے دہلی آگرہ اور روتالس جس کا موجودہ نام روہتک ہے میں اپنی حکومت قائم کی راجہ بھیم نے بھوانی آباد کی اور راجہ جودھا نے جودھپور آباد کیا جلیسر نے جیسلمیر آباد کیا راجہ ارجن نے گونجی آباد کی۔ راجہ یدسر نے کیلہ گڑھ آباد کیا اور اپنی اپنی حکومتیں قائم کیں۔

کورو پانڈو دشمنی کو ایک شاعر نے یوں منظوم کیا ہے۔

لو مہا بھارت کی ہم تم کو سنائیں داستاں
ہستنا پور میں تھا حاکم چندربنسی خاندان
تھے دھرت راشٹ اور پانڈ اس راج کے حقدار دو
پانڈ چھوٹا تھا مگر گدی ملی تھی پانڈ کو
کیونکہ اندھا تھا بڑا بھائی نہ کر سکتا تھا راج
اور ہو سکتا تھا آنکھوں کا نہ کچھ اس کی علاج
اس کے سو بیٹوں میں اک بیٹا دریودھن تھا بڑا
جو کہ دشمن ہو گیا تھا پانڈ کی اولاد کا
اور اس جانب تھے بیٹے پانچ راجہ پانڈ کے
یہ یدھشٹر۔ ارجن، بھیم اور نکل۔ سدیو تھے
مر گیا جب پانڈو تو لڑکے یہ چھوٹے تھے ابھی

مل نہ سکتی تھی انہیں اس وقت گدی باپ کی
پانڈ کی اولاد کو سب چاہتے تھے خاص عام
اک سبھا کرنے لگی اس واسطے سب انتظام

پوری کتھا لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہندوستان کی تاریخ سے آشنا لوگ اس سے بخوبی آگاہ ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ اقتدار کی خاطر یہ لڑائی لڑی گئی۔ مزید برآن رانا سانگا جو چتوڑ کا بہادر راجپوت سردار تھا وہ بڑا بہادر' جنگجو اور دلیر سپاہی تھا۔ اس نے سینکڑوں معرکے مارے اس کا ایک ہاتھ' ایک آنکھ اور ایک ٹانگ لڑائی میں کٹ گئی اس کے جسم پر تلوار کے اسی ۸۰ نشان تھے۔ سلطان ظہیرالدین بابر کو ہندوستان پر حملہ کرنے کی اسی نے دعوت دی تھی رانا پرتاب رانا سانگا کا پوتا (جس کا نام اودھے سنگھ تھا) کا بیٹا تھا وہ بڑا بردبار بہادر اور جنگجو راجپوت سردار تھا راجپوتوں میں رانا پرتاب ہی وہ واحد راجہ تھا جس نے مسلمانوں سے رشتہ ناطہ نہ کیا۔ ایک شاعر لکھتا ہے۔

اکبر نے سارے ہند کو تسخیر کر لیا
راجوں کے ساتھ رشتہ تدبیر کر لیا
تنگ آ گئے لڑائی سے بے چارے راجپوت

اکبر کا لوہا مان گئے سارے راجپوت
شیر ببر بھی ایک تھا چتوڑ میں مگر
اکبر کے آگے جس نے جھکایا نہ اپنا سر
ہندوستان میں جانتے ہیں اس کو خاص و عام
میواڑ کا یہ رانا تھا پرتاب سنگھ نام
اس کی بہادری کا لبوں پر ترانہ ہے
اس سورما کا نام بھی تک فسانہ ہے
سب راجپوت جھک گئے اکبر کے سامنے
اس کے مطیع ہو گئے۔ رشتے بھی دے دئے
پر اس کو راجپوت کی عزت کا پاس تھا
اور اپنے خاندان کی غیرت کا پاس تھا
اس نے کسی طرح سے اطاعت نہ کی قبول
غیروں سے رشتہ کرنے کی ذلت نہ کی قبول
یہ دور صبح و شام ہے دنیا میں جب تلک
ہندوستاں کا نام ہے دنیا میں جب تلک
اس کی دلاوری کو نہ بھولیں گے اہل ہند

اس کی سپہ گری کو نہ بھولیں گے اہل ہند

رانا پرتاب کا ایلچی جب اکبر بادشاہ کے دربار میں آیا تھا تو اس نے سر سے پگڑی اتار کر اکبر کی تعظیم کے لئے سر جھکایا تھا اکبر بادشاہ نے پوچھا کہ پگڑی کو سر سے اتار کر کیوں سر جھکایا تو رانا پرتاب کے ایلچی نے کہا تھا

آ کے اس دربار میں تعظیم لازم تھی مجھے
اس لئے گردن جھکا دی بادشاہ کے سامنے
ہے میری پگڑی مگر یہ دی ہوئی پرتاب کی
اپنے نوکر پر ہے بخشش کی ہوئی پرتاب کی
میں کسی کے سامنے اس کو جھکا سکتا نہیں
نام پر پرتاب کے دھبہ لگا سکتا نہیں
میرا آقا بھی نہیں جھکتا کسی کے سامنے
اس کی پگڑی کیوں جھکے پھر آدمی کے سامنے

رانا سانگا والئی میواڑ نے مغل بادشاہ بابر سے مقام فتح پور سیکری جس کا نام جنگ کنواہہ ہے مقابلہ کیا۔ پہلے پہل راجپوت فوجوں نے بابری سپاہ کے چھکے چھڑا دیئے اور مغل بھاگنے کو ہی تھے کہ بابر نے بڑی

پر اثر تقریر کی اور قسم کھائی کہ اگر میں جیت گیا تو ساری زندگی شراب نہیں پیوں گا اس تقریر سے بھاگتے ہوئے مغلوں میں جان پڑ گئی اور ایسے جم کر لڑے کہ راجپوت میدان چھوڑ کر بھاگ گئے اور بابر کو فتح نصیب ہوئی۔ رانا سانگا بھاگ گیا اور کم و بیش بارہ سال بعد مر گیا۔ راجپوت کے ذکر میں یہ بات بھی عرض کر دوں کہ ایک نظریہ اگنی کل ہے اکثر مورخین اگنی کل نظریے کو غلط لکھتے ہیں۔ البتہ ماننے کی بات یہ ہے کہ چاروں حضرات سولنگی' پرمار' پریہار. ور چوہان آگ سے گزرے تھے ان چاروں کو آگ نے کچھ نہ کہا اور اثر نہ ہوا۔ اس کا تفصیلی ذکر چوہان کی بحث میں آئے گا۔ ہندوستان میں کم و بیش پانچ سو سے زائد ریاستیں تھیں جہاں راجپوت ہی حکمران تھے۔ ۶۴۸ء میں مہاراجہ ہرش کی پورے ہندوستان پر حکومت تھی راجہ سلمان کا چھوٹا لڑکا راجہ سرسہ چند نے سرسہ رانیاں کی بنیاد رکھی۔ سندھ راجپوتانہ اور جگہ جگہ راجپوت راجاؤں کی حکومت تھی اس کا ذکر تاریخ دیپالپور کے مصنف میاں اللہ دتہ نسیم نے بھی اپنی کتاب میں کیا ہے ذکر راجپوت میں اگر دلا بھٹی کا ذکر نہ کیا جائے تو بے انصافی ہو گی راجہ عبداللہ خاں بھٹی عرف دلا بھٹی کی حکومت دریائے راوی سے دریائے

سندھ تک تھی جرات و بہادری کی داستان اکبر بادشاہ کے ظلم کے خلاف اعلان حق اور بغاوت کی وجہ سے دلا بھٹی کے والد فرید خاں اور داداساندل خاں کو گورنر پنجاب نے تختہ دار پر چڑھایا۔ دلا بھٹی سے اکبری سپاہ کا مقابلہ بھالیکے ہوتی کے مقام پر ہوا۔ دلا بھٹی بہت سورما راجپوت مسلمان راجہ تھا اکبر کے ظلم کے خلاف مقابلہ میں لڑتا ہوا قید ہوا اور بعد میں ۱۵۸۹ء کو لاہور میں پھانسی دی گئی بھٹی راج ۱۳۳۲ء سے ۱۵۸۹ء تک تقریباً" ۲۵۰ سال رہا۔ راجہ عبداللہ خاں بھٹی ولد راجہ فرید خاں ولد راجہ بجلی خاں عرف ساندل خاں

ع خدا رحمت کنند ایں عاشقان پاک طینت را

(مقدمہ پنجاب)

تاریخ ابن بطوطہ میں ہے کہ جب میں علاقہ ابوہریں گیا تو تلونڈی کے اردگرد کا علاقہ ایک ہندو راجہ کی ملکیت تھی جس کے بطن سے فیروز شاہ تغلق پیدا ہوا اس کی شادی کا حال تاریخ فیروز شاہی کے پہلے مقدمہ میں ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تحصیل فاضلکا کے علاقہ میں ابوہر مشہور آدمی تھا جس کے نام سے ابوہر منڈی آباد ہوئی۔ سفرنامہ ابن بطوطہ ہی میں ہے کہ "ابوہر بھٹی ایک آدمی کا نام ہے جس کے نام

ابوہر شہر پڑ گیا۔"

راجپوت کے ذکر میں راجہ ٹوڈر مل اور راجہ بیربل کا نام بھی آتا ہے راجہ ٹوڈر مل پنجاب کا ایک کھتری تھا وہ شیر شاہ سوری کا افسر مال رہا۔ اکبر کے زمانہ میں بندوبست اراضی اور مالگذاری کا وزیر تھا اس کے علاوہ وہ بہت بڑا جرنیل تھا اس نے بنگال اور بہار کو فتح کیا۔ راجہ بیربل کا اصل نام مہیش داس تھا جو ذات کا باہمن تھا۔ وہ بڑا ذہین' ذکی اور ظریف الطبع تھا۔ اپنی ظرافت اور حاضر جوابی کے لئے مشہور تھا۔ مان سنگھ راجہ بھگوان داس کا بیٹا تھا اکبر کا خاص جرنیل تھا۔ وہ عہد اکبر میں کابل' بنگال اور بہار کا صوبہ دار تھا۔

اورنگ زیب عالمگیر راجہ جسونت سنگھ کی وفات کے بعد اس کے نابالغ لڑکوں کو شاہی دربار میں رکھنا چاہتا تھا لیکن راجپوت اس کے حق میں نہ تھے آخر جسونت سنگھ کا بہادر سالار زرگاداس دونوں لڑکوں کو صحیح و سلامت جودھپور لے گیا دوسرے اورنگ زیب نے ہندوؤں پر دوبارہ جزیہ لگایا جس پر راجپوت بھڑک اٹھے اور بغاوت کردی اورنگ زیب نے شہزادہ اکبر کو ان کی سرکوبی کے لئے بھیجا لیکن وہ راجپوتوں سے مل گیا لیکن اورنگ زیب نے بڑی چالاکی سے اکبر کو خط لکھا جس

نے راجپوتوں کو شک میں ڈال دیا کہ اکبر ان سے سازباز کر رہا ہے۔

راجپوت اس سے بدظن ہو گئے اس سے وہ بہت مایوس ہو گیا اور درمیاں سے نکل گیا۔ مغلیہ فوج نے راجپوتوں کے جھتے توڑ ڈالے آخر کار ۱۶۸۱ء میں راجہ اودے پور نے صلح کر لی اور راجہ جسونت سنگھ کے بیٹوں کو جودھپور کا راجہ تسلیم کیا۔ اورنگ زیب نے اپنی پالیسی سے راجپوتوں کو اپنا جانی دشمن بنا لیا اس پالیسی کی وجہ سے راجپوت راجپوتانہ میں سکھ پنجاب میں اور مرہٹے دکن میں بگڑ گئے اور بادشاہ کو بہت تنگ کیا انجام کار ان کی سرگرمیاں سلطنت مغلیہ کے زوال کا سبب بنیں۔

بندہ بیراگی بھی راجپوت تھا۔ پونچھ ریاست کشمیر کا رہنے والا تھا راجہ چیت سنگھ بنارس کا راجپوت راجہ تھا۔ قائداعظم محمد علی جناح لوہانہ راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے تھے جن کا مسکن ساہیوال ہے۔ غرضیکہ بے شمار راجپوت شخصیات ہوئیں۔ جن کا تھوڑا تھوڑا ذکر کرنے کی بھی یہ کتاب متحمل نہیں ہو سکتی۔ تاہم دلا بھٹی کے متعلق مفصل ذکر آگے کیا جائے گا۔

دنیا میں بڑی بڑی بہادر قومیں ہو چکی ہیں مگر راجپوتی شان نرالی

ہے وہ اپنی نظیر آپ ہی ہیں ان کی آن اور شان مٹانے کے لئے زبردست سے زبردست بادشاہوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا مگر راجپوت نے نہ دبنا سیکھا تھا اور نہ ہی دبا۔ راجپوت جانتا ہے کہ وہ آزادی کے لئے پیدا ہوا ہے اور آزادی اس کے لئے ہے۔ راجپوتوں کی بہادری کے قصے عوام میں ہزاروں کی تعداد میں ہیں راجپوتوں نے ہر دور میں قیادت کی اور اپنا لوہا منوایا ہے۔ راجپوت ان بہادروں کی نسل سے ہیں جنہوں نے ہر میدان میں اپنی جرات مردانگی کی داد تحسین وصول کی۔ راجپوت سے اگر کوئی الجھے تو راجپوت برملا کہتا ہے کہ میں راجپوت ہوں ڈرنے جھکنے والا نہیں ہوں۔ راجپوت غضب کا مہمان نواز ہوتا ہے مرجائے مگر صدق نہ جائے یہ فقرہ راجپوت پر فٹ آتا ہے راجپوت عزت کا لوٹنے والا نہیں مگر عزت و ناموس کا رکھوالا ہوتا ہے پہلے دور کا راجپوت اور آج کے دور کے راجپوت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ لیکن اس مادہ پرستی کے دور میں آج بھی راجپوتوں میں راجپوتی شان موجود ہے۔ کسی نے کیا خوب شعر لکھے۔

جرأت کو جن پہ ناز شجاعت کو فخر ہے
قدموں پہ جن کے. ختم ہے فضا راجپوت ہیں

وہ جن کی ہیبتوں سے دہلتے تھے تخت و تاج
جرأت نے جن پہ ناز کیا راجپوت ہیں
جو جانتے ہیں اپنی زباں سے کہا ہوا
ہر صرف زندگی سے بڑا راجپوت ہے
رانا کس بھی دور کی تاریخ دیکھ لو
کیا پوچھتے ہو مجھ سے کہ کیا راجپوت ہیں

راجہ محمد انور صاحب جنجوعہ اپنی کتاب تاریخ راجپوت جلد اول کے صفحہ نمبر۱۶۔ ۱۶ پر شجاعت و دلیری کے عنوان سے لکھتے ہیں کہ "شجاعت و دلیری ان کا پدری ورثہ تھا یہ مرمٹنے سے نہیں ڈرتے تھے اور دیوانہ وار سر کٹانا فخر تصور کرتے تھے۔ نہتے دشمن پر حملہ کرنا جرم سمجھتے تھے رانا سانگا نے اپنے مدمقابل مظفر شاہ کو اپنا گھوڑا اور تلوار دی تاکہ مظفر شاہ سامان جنگ سے پوری طرح لیس ہو کر زور آزمائی کرے اور اس کے دل میں یہ بات اثر نہ کرے کہ میں نہتا ہوں۔ رانا پرتاب نے اکبر بادشاہ کے دربار میں سر کو نہ جھکایا اور نہ ہی اطاعت قبول کی حالانکہ جب رانا پرتاب کو دربار میں لایا گیا اس کی گزرگاہ کا دروازہ بہت ہی چھوٹا بنایا گیا تھا تاکہ رانا اندر داخل ہوتے سر کو جھکا کر

آئے لیکن دانشمند سردار نے پہلے ٹانگوں کو دروازہ کے اندر سے گزارا اور پھر خود سر کو سیدھا کیا اس طرح کی کئی مثالیں راجپوت اقوام کی عزت و وقار کے متعلق دی جا سکتی ہیں تاریخ نے ہزاروں راجپوت سرداروں کو دیکھا جنھوں نے اپنی جانیں تو قربان کر دیں مگر اپنی آن خاندانی کی سدا حفاظت کی۔"

راجپوت راجے اپنی قدیم آباؤ اجداد کے راوج کے مطابق اپنی بیٹیوں اور بیٹوں کے رشتے کرتے تھے ان میں سوئمبر کا رواج بھی ایسا تھا جس کے ذریعہ راجکماری کو یہ حق حاصل ہوتا تھا کہ وہ اپنے ہونے والے خاوند کے چناؤ میں اس کی بہادری اور دلیری دانش وری کو مد نظر رکھ کر چنے۔ راجہ راجکماری کی رسم سوئمبر سے پہلے اعلان کر دیتا تھا کہ فلاں شرط میں جو شہزادہ یا راجکمار کامیاب ہو گا راجکماری کا حق دار ہو گا اور تمام ہندوستان کے راجے اس رسم سوئمبر میں شامل ہوتے تھے اس رسم کے لئے وقت اور تاریخ مقرر کی جاتی تھی سوئمبر کا یہ طریقہ ایک منتخبہ جوڑے کے لئے نہایت موزوں ثابت ہوتا تھا؟

آیئے ایک شاعر کی زبان سے سنیں

ایک راجہ تھا دروید۔ اس کی لڑکی تھی جواں

اس نے راجاؤں کی جانب کر دیئے قاصد رواں
میری بیٹی کا سوئمبر ہے فلاں تاریخ کو
جس کا جی چاہے وہ شامل آ کے اس محفل میں ہو
آ گئے سب اپنی قسمت آزمانے کے لئے
خوب صورت دروپدی سے بیاہ رچانے کے لئے
اس سوئمبر کا تماشہ دیکھنے کے واسطے
پانچوں پانڈو برہمن کا بھیس کر کے آ گئے
تھا یہ جلسہ شہر کے باہر کھلے میدان میں
سینکڑوں راجے تھے بیٹھے اپنی اپنی شان میں
درمیاں چرخہ تھا اک کھمبے کے اوپر چل رہا
جس کے نیچے تھا بھرا رکھا کڑھاؤ تیل کا
اور اس چکر کے اوپر ایک مچھلی تھی بنی
صاف گردش کے سبب سے جو نظر آتی نہ تھی
آ گیا راجہ دروپد۔ ساتھ اس کے دروپدی
ہو چکیں تیاریاں۔ تو بھاٹ نے آواز دی
کیا سبھا میں ہے کوئی ایسا بہادر بے نظیر

عکس دیکھے اور لگا دے آنکھ میں مچھلی کے تیر؟

فخر اس کو ہو گا حاصل دروپدی سے بیاہ کا
تیل کو جو دیکھ کر۔ مچھلی نشانہ دے بنا
بیسیوں راجے اٹھے بخت آزمائی کے لئے
رہ گئے ناکام لیکن اور الٹے پھر گئے
دیکھ کر یہ حال آخر آ گیا ارجن کو جوش
دور سے کودا سبھا میں اڑ گئے لوگوں کے ہوش
تیر سے آتے ہی مچھلی کو نشانہ کر دیا
تیل پر رکھ نظر حیراں زمانہ کر دیا
دروپدی کا بیاہ آخر ہو گیا ارجن کے ساتھ
بن گیا پانڈوں کا ساتھی دروپد اب تن من کے ساتھ

راجہ محمد انور صاحب لکھتے ہیں "راجگان ہند میں رشتہ ناطہ کا رواج بھی تھا قدیم مذاہب میں ہندو دھرم بدھ دھرم کا رواج دیا جس مذہب کا حکمران بر سر اقتدار آتا وہی ملکی مذہب قرار پاتا تھا دوسرے مذاہب کو کوئی برتری حاصل نہ تھی ہندو اور بدھ مت دو مختلف مذہب تھے۔ ہندو مردہ کو جلاتے تھے اور بدھ مذہب کے پیروکار دفن کیا کرتے

تھے یہ رواج زمانے کے لحاظ سے راجپوتوں نے بھی اختیار کرلیا راجہ کو اپنی رعایا اتنی عزیز تھی کہ ہروقت اس کا خیال رکھتا تھا اور یہ دربار لگایا کرتے تھے اور حسب دستور رعایا کی ہر تکلیف کو سنتے تھے اور اس کا تدارک ہوتا تھا بعض دفعہ راجہ اپنے ملک کی رعایا کے لئے خزانے کا منہ کھول دیا کرتا تھا۔ راجپوت راجے رعایا کو بڑے دان دیتے تھے راجہ بھیس بدل کر رعایا کے احوال کی پرکھ کرتے تھے بعض دفعہ راجے گوشہ نشینی کی حالت میں گدی سے دست بردار ہو کر راجکمار کو گدی سونپ دیتے تھے۔ شرافت و بردباری راجپوت کا پیدائشی حق تھا یہ کسی حالت میں بھی اپنی شرافت کو نہ کھوتے تھے اس ہی وجہ سے ان میں غداری خون ریزی ظالم پن نہ تھا اگر کوئی کسی قبیلہ میں زانی یا قبیح عادت کا مرتکب ہو جاتا تو اسے ملک بدر یا اس ہی طرح کی کوئی اور تکلیف دہ سزا دی جاتی تھی ایک راجپوت دوسرے راجپوت کی بیٹی بہن ماں کو اپنی اصلی بیٹی بہن اور ماں کا حق دیتا تھا اور یہی حق ان کو زنا سے دور رکھتا تھا قاتل کو قتل نہیں بخشا جاتا تھا بلکہ اس کو اپنے کیئے کی سزا ملتی تھی۔ سچائی جانثاری خودداری راجپوت کا شیوہ تھا راجپوتوں نے ملک کی حفاظت کے لئے بڑے بڑے قلعے بنوائے جن کی نشانیاں

ابھی تک باقی ہیں اور ان کے درو دیوار کے آثار ابھی تک راجپوتوں کی شجاعت کی داستانیں کہہ رہے ہیں" (صفحہ نمبر ۱۸)

برصغیر ہندوستان پر جب بیرونی حملہ آوروں نے لشکر کشی کی تو راجپوتوں نے ہمیشہ اپنے خون کا نذرانہ پیش کیا اور مادر وطن کی حفاظت کے لئے ڈھال بن گئے اپنی جنم بھومی کے تقدس کو ہمیشہ اونچا رکھا۔ راجپوت ہمیشہ سے اصول پرست رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تاریخ ہند میں ان کا کردار ہمیشہ نمایاں و منفرد رہا ہے راجپوت قوم ایک باحمیت قوم کے طور پر ابھری اور زندہ رہی تاریخ راجپوت ان کی جواں مردی اور بہادری کے کارناموں سے بھری پڑی ہے۔ یہ بات تو ہم سب اپنے بزرگوں سے سنتے آرہے ہیں اور تاریخ بھی یہی کہتی ہے کہ ہمارا تعلق اس نسل سے ہے جو ہزاروں برس تک غیر منقسم ہندوستان میں ملک و ملت کی آبرو کی ضامن رہی ہے چونکہ ہمارے آباؤ اجداد کا پیشہ ہی روز اول سے سپہ گری رہا اور مملکت کا تحفظ ان کی ذمہ داری تھی اس لئے بیرون ملک سے جب کبھی کسی طالع آزمانے طلب زرومال، آرزوئے جاہ و جلال اور توسیع مملکت کے لئے اس سونے کی چڑیا کی طرف یورش کی تو یہی مارشل قوم مزاحمت

کے لئے سامنے آئی خواہ یہ بیرونی حملہ آور ایرانی تھے یا یونانی۔ تاتاری تھے یا افغانی۔ عربی تھے یا عجمی جو بھی آئے پہلے کشتری بیرونی حملہ آوروں کے دشمن اول ٹھہرے۔ ہر حملہ آور نے انہیں اپنے راستے سے ہٹانے کی کوشش کی اور ان کا نام و نشان تک مٹانے کی بھرپور کوشش کی اس کے باوجود جب بھی یہ بیرونی حملہ آور پوری وادی سندھ میں جس پر آج کا پاکستان مشتمل ہے کہرام مچا کر اور خوب لوٹ مار کر کے واپس لوٹے تو ہندو برہمنیت اور بدھ مت کا عفریت انہی پیشہ ور فوجیوں کی مدد سے ان حملہ آوروں کی جملہ باقیات کو ہڑپ کر گیا اور برصغیر ہند میں اسلام سے پہلے کسی بیرونی نسل کا نام و نشان تک نہ چھوڑا۔ یہ محض اسلام کا اعجاز تھا کہ جب اس کا سبز ہلالی پرچم ارض خاک پر لہرایا گیا تو ہندو برہمنیت اور بدھ مت کی تمام کافرستانیاں اس کے قدموں میں ڈھیر ہو گئیں۔ راجپوت جیالوں نے بھی بسرو چشم اور صدق دل سے خدا کی وحدانیت اور اسلام کی حقانیت کو تسلیم کیا۔ اسلام کو دل کی گہرائیوں سے قبول کیا اور پھر خلوص نیت سے مسلمان حکمرانوں کے محافظ و معاون و مددگار بنے ورنہ تاریخ گواہ ہے کہ ان جیالے دلیر راجپوتوں نے قبل از اسلام کسی بیرونی حملہ آور کو جمنا پار نہ

کرنے دی۔ یقین نہ آئے تو محمود غزنوی محمد غوری سے پوچھ لو کہ کتنی کتنی بار راجپوتوں نے ان دونوں کو دھکے مار مار کر ہندوستان کی سرحدوں سے باہر کیا۔

ہندوستان میں راجپوتوں کی بدقسمتی یہ رہی ہے کہ ان میں اتحاد و اتفاق نہ ہونے کے برابر رہا ہے۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب ۶۴۹ء میں ہندوستان کے مشہور راجہ ہرش وردھن کا انتقال ہو گیا تو ہندو برہمن اور بدھ مت کی طویل کشمکش کے نتیجہ میں اس کی وسیع و عریض حکومت کا شیرازہ بکھر گیا۔ کشتری النسل پیشہ ور فوجی سردار مرکز سے بیزار ہو کر اپنے اپنے علاقوں میں آزاد اور خود مختار بن گئے۔ ملک چھوٹی بڑی سات سو سے بھی زاید ریاستوں' راجواڑوں میں تقسیم ہو گیا اور ان کے حکمران راجن یا راجہ کہلانے لگے۔ مرکز گریز رجحانات نے انہیں کمزور کر دیا اور بدقسمتی سے یہ کبھی آپس میں متحد و متفق نہ رہے سکے۔

تاریخ کا طالب علم اس بات سے بخوبی آگاہ ہے کہ راجپوت کسی دین و مذہب کا نام نہیں بلکہ یہ ایک مخصوص کردار سے عبارت ہے تاریخ بھی ان راجپوتوں کو صرف ان کے کردار سے پہچانتی ہے۔

راجپوتوں کے آباؤ اجداد کا پیشہ سپہ گری تھا اس لئے جنگجوئی، شجاعت و مردانگی، حق گوئی و بے باکی کی ایفائے عہد اور حب الوطنی جیسے اوصاف حمیدہ ان کی فطرت کا خاصہ بن گئے۔ وہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں اپنی جان کی پرواہ بھی نہیں کرتے تھے مگر برہمنوں نے ہندو معاشرے پر اپنی گرفت مضبوط رکھنے کے لئے انہیں ہمیشہ اپنا آلہ کار بنائے رکھا۔

دلا بھٹی

پنجاب کا سورما راجپوت

راجہ دلا بھٹی کے کردار اور اس کے کارناموں پر اگرچہ بہت سے ادیبوں اور شاعروں نے لکھا ہے یہ تحریریں تاریخ پنجاب کی لازوال شخصیت کے ساتھ انصاف نہ کر سکیں۔ غیر مستند واقعات اور حوالوں سے پاک و ہند کا یہ عظیم کردار زندہ تو رہا مگر آہستہ آہستہ اصل واقعات مسخ ہوتے گئے اور بے بنیاد قصے کہانیوں کو عروج ملتا گیا دراصل دلا بھٹی مغربی پنجاب دلے دی بار۔ دریائے راوی سے دریائے سندھ تک کا آزاد اور خود مختار حکمران تھا اس علاقہ میں اس کا اپنا قانون چلتا تھا۔

بھٹی خاندان نے خطہ پنجاب میں مدتوں حکومت کی۔ اس خاندان کی تین نسلوں نے مغل راج، جاگیردارانہ نظام بار کی آزادی اور دین الٰہی کے خلاف تحریک جاری رکھتے ہوئے اپنی جانوں کی قربانی دی اس خطہ میں بھٹی خاندان کا عروج مارچ ۱۵۸۹ء میں پنجاب کی تاریخ عبداللہ بھٹی المعروف دلا بھٹی کی شہادت کے بعد زوال پذیر ہو گئی۔ ضلع گوجرانوالہ کے بھٹی خاندان نے ننکانہ صاحب اور پنڈی بھٹیاں

علاقوں کو آباد کیا اور اپنی عمل داری قائم کی۔ سولھویں صدی ۱۵۵۶ء تک تخت دہلی کے کمزور ہونے کی وجہ سے تمام برصغیر انتشار اور چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم تھا۔ اس زمانے میں زراعت زوروں پر نہ تھی بلکہ لوگ اپنی ضرورت کے مطابق اناج پیدا کرتے تھے جنگل اور سرسبز چراگاہوں کی وجہ سے مغل حملہ آور فصلوں اور چراگاہوں کو اجاڑ دیتے۔ آبادیوں میں لوٹ مار کرتے اور جانوروں کے لئے تمام اناج اکٹھا کر کے لے جاتے۔ مدافعت کرنے والوں کو قتل کر دیا جاتا اور آبادیوں کو آگ لگا دی جاتی تھی۔ یہی ایک نکتہ تھا جہاں سے مغلوں اور بھٹیوں کے درمیان نفرت اور دشمنی کا آغاز ہوا۔ چنانچہ بجلی خاں المعروف ساندل نے اپنی آزادی اور علاقے کی بقا کے لئے مغل افواج سے ٹکر لینے کا فیصلہ کیا۔ چھوٹی سی فوج منظم کر کے اس نے مغل افواج کے خلاف چھاپہ مار جنگ شروع کر دی۔

ساندل اور اس کے بیٹے فرید خاں بھٹی کی بہادری اور شجاعت کا ڈنکا تمام برصغیر میں بجنے لگا۔ آس پاس چھوٹی چھوٹی ریاستوں کے راجوں نے بھٹیوں کی اطاعت قبول کر لی اور بھٹی ریاست کی حدود میں اضافہ ہونے لگا۔ پانی پت کی دوسری لڑائی سے قبل مغل انتہائی

افراتفری کا شکار اور کمزور پوزیشن میں تھے۔

مغلوں نے برصغیر میں سردھڑ کی بازی لگانے کا فیصلہ کر لیا۔ ہمایوں کی بادشاہت کے دوران میں اکبر پنجاب کا گورنر بنا تو اس نے بھٹیوں پر ضرب کاری لگانے کا فیصلہ کر لیا اور تجربہ کار سپاہیوں کی سرکردگی میں اپنی پہلی فوجی مہم مغربی پنجاب ساندل بار روانہ کی۔ مغلوں اور راجپوت بھٹیوں میں گھمسان کا رن پڑا۔ مغلوں کو فتح ہوئی۔ قلعہ فرید۔ موجودہ قلعہ چاہ کو تباہ کر دیا۔ زخمی بھٹی سردار ساندل اور فرید خاں بھٹی کو لاہور میں دربار اکبری میں پیش کیا گیا۔ ان سرداروں نے مغل حکومت کے سامنے سر جھکانے سے انکار کر دیا اور انہیں باغی قرار دے کر تختہ دار پر لٹکا دیا گیا۔ دہشت پھیلانے کے لئے ان کی لاشیں دلی دروازہ کے باہر لٹکا دی گئیں۔ پانی پت کی دوسری جنگ ۱۵۵۶ء میں اکبر کو دشمن کے مقابلہ میں فتح ہوئی۔ اس سے مغلیہ دور کا عروج شروع ہو گیا۔

اکبر دہلی چلا گیا ادھر ساندل بار میں بجلی عرف ساندل کا پوتا فرید خاں بھٹی کا بیٹا راجہ محمد عبداللہ خاں بھٹی عرف دلا بھٹی دین اور وطن کی بے حرمتی مظلوم کسانوں پر ظلم و ستم اور باپ دادا کا مغلوں سے

انتقام لینے کے لئے جوان ہو چکا تھا۔ دلا بھٹی کی بہادری کے چرچے
سارے ہندوستان میں پھیل گئے۔ دلا بھٹی ساندل بار کی سرحدوں کو
وسیع کرتا ہوا دریائے سندھ تک لے گیا اب بھی یہ علاقہ دلے دی بار
کے نام سے منسوب ہے۔

میانوالی مظفر گڑھ روڈ پر دریا خاں کے پاس بجانب مشرق پندرہ
بیس میل کے فاصلہ پر دلا بھٹی کا آباد کیا ہوا علاقہ دلے والا موجود ہے
دریائے سندھ سے پار قبائلی علاقہ سے بھٹی فوج کو اسلحہ اور گولہ بارود
مل جاتا تھا اس وجہ سے اس علاقہ کو بڑی اہمیت تھی۔ ساندل بار کی
سرحدوں میں وسعت اور دلا بھٹی کی بہادری کے چرچے پنجاب سے
دہلی پہنچ گئے۔ مغل افواج اور فوجی رسد کا دہلی سے کابل سے لاہور
پہنچنا مشکل ہو گیا اکبر کو دلا بھٹی مغربی پنجاب میں مغلیہ سلطنت کی شہ
رگ پر بیٹھا نظر آیا تو پرشان ہو گیا۔ دلا بھٹی نے کمال حکمت عملی سے
تخت کو کابل سے کاٹ دیا۔ تو ان علاقوں میں بغاوتیں وشورشیں انتہا کو
پہنچ گئیں۔ اس دوران میں اکبر نے اپنے درباری ملاؤں' سیاسی حاشیہ
شیوں' مشیروں وزیروں سے اور مذہبی کاسہ لیسوں سے مشورہ کر کے
دین الہی کا اعلان کر دیا تو برصغیر کے مختلف شہروں سے غیور مسلمان۔

علماء دین اور مشائخ کی برہمی اور اکبر سے بے زاری کی خبریں آنے لگیں۔

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقیؒ کی ہمنوائی میں دین اسلام کے متوالے اکبر کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ شاہی حکم کے مطابق ان علماء اور غیرت مند مسلمانوں کو عبرتناک انجام سے دوچار کیا گیا۔ لاہور کے بہت سے حق پرست علماء ساندل بار میں دلا بھٹی کے پاس پناہ لینے میں کامیاب ہو گئے۔ ان علماء نے دلا بھٹی کو اکبراعظم کے لادینی نظریات سے آگاہ کیا اور اکبر کے مظالم کی داستان سنائی تو اس کا راجپوتی خون کھول اٹھا اور اس نے خون کا آخری قطرہ تک مغل راج کے خلاف جنگ کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ بہت سے چھوٹے چھوٹے سردار دلا بھٹی کی قیادت میں اکٹھے ہو گئے۔

بھٹیوں نے مغلوں کے خلاف اعلان جہاد کیا۔ فوجی طاقت بڑھانے کے لئے بھٹی فوج نے مغل افواج پر دن رات چھاپے مارنے شروع کر دیئے۔ دشمن سے چھینا ہوا اسلحہ اور گھوڑے بھٹی فوج کے سپاہیوں میں تقسیم ہونے لگے۔ جب اکبر کو اطلاع ہوئی تو اکبر دہلی سے لاہور آگیا اور متواتر کئی سال بغاوتوں اور شورشوں کو دبانے میں

مصروف رہا۔ اس افراتفری اور لادینیت کے عرصہ میں دلا بھٹی کے ہم عصر دوست بلند پایہ درویش مادھولال حسین نے بڑا اہم کردار ادا کیا۔ مغلوں کی لادینیت اور ظلم و ستم سے نفرت ان دونوں میں قدر مشترک تھی۔

شاہ حسینؒ کے والد شاہی کارخانے میں داروغے تھے۔ آپ دلا بھٹی کو شاہی دربار اور لاہور کے واقعات سے باخبر رکھتے تھے۔ جب اکبر لاہور آگیا تو شاہی امراء نے ایک ہندو لڑکی کی تعریف کی اکبر اس سے شادی کے لئے تیار ہو گیا۔ یہ ہندو لاہور کا بہت بڑا تاجر تھا۔ اکبر نے اس تاجر کو دربار میں بلایا تو اس نے موقع کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے کہا بادشاہ سلامت تھوڑے عرصے کا وقفہ دیں تا کہ میں اپنی خاندانی روایت اور شاہی شان و شوکت کے مطابق شادی کے انتظامات کر سکوں۔ مہلت مل گئی تو یہ ہندو تاجر اپنی بیٹی کے ساتھ ساندل بار میں دلا بھٹی کی پناہ گاہ میں آگیا۔ دلا بھٹی نے اس کو دلاسہ دیا۔ لڑکی نے ہندو رواج کے مطابق دلا بھٹی کے ہاتھ راکھی باندھی۔ دلا بھٹی نے پنجاب کی رسم کے مطابق اس کے سر پر چادر دی اور تلوار کے قبضے میں ہاتھ رکھتے ہوئے کہا کہ خدائے ذوالجلال کی قسم زندگی

کے آخری لمحات تک تمہاری عزت و ناموس کی حفاظت کروں گا۔

دلا بھٹی پنڈی کے قلعہ میں تھا یہ قلعہ فرید خاں بھٹی نے بنوایا تھا۔ مغلوں نے اسے گرا کر زمین کے برابر کر دیا۔ دلا بھٹی کے اپنے مشیروں کے ساتھ صلاح مشورے جاری تھے کہ اس کی ماں لدھی نے اس کو بتایا کہ اس نے خواب دیکھا ہے کہ مغلوں نے اس علاقہ کو نیست و نابود کر دیا اور تمام بھٹی سرداروں کو پھانسی پر چڑھا دیا ہے اس پر دلا بھٹی مسکرا دیا کہ زندگی و موت خدا کے ہاتھ میں ہے لیکن ہم خون کے آخری قطرے تک بے دینوں کے خلاف لڑیں گے۔ اس دوران میں ساندل بار کی شمالی سرحد کی چوکی سے ایک سپاہی نے آکر خبر دی کہ بارہ ہزار مغل فوج کابل سے اسلحہ۔ رسد اور گھوڑے لے کر لاہور جا رہی ہے اس وقت بھٹی سلطنت کے اہم سرحدی مقامات پر گارے کے پچّیس تیس فٹ بلند برج بنے ہوئے تھے جہاں ہر وقت ایک آدمی دشمن فوج کی نقل و حرکت کی نگرانی کے لئے متعین تھا خطرے کی کیفیت میں جنگی نقارے بجا دیئے جاتے جسے سن کر تمام فوج جنگ کے لئے تیار ہو جاتی۔ دلا بھٹی مغل فوجی قافلے کا سنتے ہی اٹھ کھڑا ہوا اور اپنے چند سرداروں کے ہمراہ بیچوں بیچ بار کے شمالی راستے پر پہنچ گیا اور

مغل فوج پر حملہ کر دیا۔ مغل فوج اچانک حملے سے گھبرا گئی اور راہ فرار ڈھونڈنے لگی۔ فوجی قافلے کا انچارج صوبے دار مارا گیا۔ بھٹی نے اس کا سر کاٹ کر مغل فوج کے ایک سپاہی کو دیا کہ یہ سر اکبر کو دے کر کہنا کہ یہ ساندل سے خراج کی پہلی قسط ہے۔ اب ساندل بار کا ایک اور بیٹا جوان ہو چکا تھا اگر باقی قیمت وصول کرنے کی ہمت ہے تو میں اس کا انتظار کروں گا۔

اس جنگ سے بھٹی فوج کو بے شمار گھوڑے' مال غنیمت اور اسلحہ ہاتھ لگا۔ بھٹی نے اپنی فوجی کارروائی تیز کر کے مغل افواج پر حملے جاری رکھے۔ دلا بھٹی طویل القامت سورما راجپوت اور عظیم الجثہ انسان تھا اس کا قد سات فٹ سے کچھ زیادہ تھا۔ جسمانی ساخت اور شکل و صورت ایسی پر جلال تھی کہ کوئی شخص سامنا نہیں کر سکتا تھا اکبر کو لاہور میں اپنی فوج کی تباہی اور دلا بھٹی کی شجاعت کا حال معلوم ہوا تو اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔ اتنے میں لاہور کے ایک سوداگر نے دربار میں حاضر ہو کر روتے ہوئے بتایا کہ دلا بھٹی نے اس سے پانچ سو اعلیٰ نسل کے وہ گھوڑے چھین لیے ہیں جو میں شاہی فوج کے لئے لا رہا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اب مغلوں کی حکومت صرف قلعہ لاہور

تک محدود رہ گئی ہے۔ اکبر یہ سن کر آگ بگولہ ہو گیا اور اس نے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بار کے بھٹی اپنے باپ دادا کا خوفناک انجام بھول گئے ہیں۔ مگر میں دلا بھٹی کی بہادری کا اعتراف کرتا ہوں کہ جس نے بارہ ہزار کے لشکر کو شکست دی ہے وہ پنجاب کا غیر معمولی بہادر راجپوت انسان ہے ہم اس کو زندہ دیکھنا چاہتے ہیں جو مغل جرنیل دلا بھٹی کو زندہ گرفتار کر کے لائے گا اس کو چھتیس ہزاری کا منصب پیش کیا جائے گا سب دم بخود رہ گئے کہ مرزا نظام الدین نے اعلان کیا کہ وہ دلا بھٹی کو گرفتار کر کے بھٹی فوج کو شکست دے گا۔

اکبر نے کہا اگر وہ اس میں کامیاب ہو گیا تو اسے اعلیٰ شاہی اعزازات سے نوازا جائے گا۔ مرزا نظام الدین ایک بہادر انسان اور شاہی دربار میں اثر ورسوخ کا مالک تھا۔ اب اس فوجی جرنیل کو دلا بھٹی کے خلاف مہم جوئی کا موقعہ ملا۔ اس نے سولہ ہزار سپاہیوں پر مشتمل مغل فوج تیار کی دس توپیں اور پچاس ہاتھی ساتھ لے کر ساندل بار کی طرف چل پڑا۔ ایک دن جب کہ دلا بھٹی اور اس کے اکثر ساتھی سردار پنڈی بھٹیاں سے باہر تھے تو مرزا نظام الدین نے اس موقعہ کو غنیمت جانتے ہوئے ساندل بار میں آگے بڑھ کر حملہ کر دیا۔

جنگی نقارہ بجنے لگا اس وقت دیوان خانے میں دلا بھٹی کی ماں بیوی اور دیگر خواتین تھیں۔ انہوں نے مغل فوج کو آگے بڑھتے ہوئے دیکھا تو دلا بھٹی کی ماں نے اپنے پوتوں نور خاں اور مہر خاں کو لڑنے کے لئے بھیجا انہوں نے اپنے زہریلے تیروں سے مغل فوج کے ایک سو ساٹھ جوان اور ایک صوبہ دار کو قتل کر دیا۔

نور خاں کی عمر چودہ سال تھی وہ پانچوں ہتھیار لگائے میدان جنگ میں اترا تو راجپوت سورماؤں کی یاد تازہ ہو گئی مغل فوج گھبرا گئی مگر جب مرزا کو یقین ہو گیا کہ قلعہ میں صرف عورتیں ہیں تو اس نے سپاہیوں کو حکم دیا کہ ہاتھیوں کی سونڈوں میں بھر بھر کر نشے کی بوتلیں انڈھیلی جائیں جب ہاتھی مست ہو گئے تو انہوں نے قلعے کے دروازوں کو ایسی ٹکریں ماریں کہ دروازے ٹوٹ گئے۔ مغل فوجی اندر داخل ہونے لگے تو راجپوت خواتین نے ڈٹ کر مقابلہ کیا پہلے تو انہوں نے ان پر کھولتا ہوا تیل ڈالا پھر تلواریں سونت کر آگے بڑھیں۔ دلا بھٹی کی بہن بخت النساء ماری گئی۔ یہ خواتین شام تک لڑتی رہیں آخر زخموں سے چور ہو کر گر پڑیں۔ مغل فوج نے ان راجپوت شہزادیوں کو زنجیریں پہنا دیں۔ پنڈی بھٹیاں اور ساندل بار کے علاقہ کا قتل عام

شروع کر دیا ان راجپوت عورتوں کو گرفتار کر کے لاہور لے جارہے تھے تو یہ راستے میں پکارتی جارہی تھی "اے لوگو میرے بیٹے کو بتاؤ کہ مغل اس کی ماں اور بہنوں کو لے جارہے ہیں۔"

دلا بھٹی چنیوٹ میں تھا جب اس کے ایک وفادار ساتھی نے اسے خواتین کی گرفتاری، قلعے کی تباہی اور لوگوں کے قتل عام کی خبر سنا کر کہا کہ تم تو کہتے تھے کہ میں دلی کے کنگرے تباہ کردوں گا پہلے لاہور کے کنگرے تو تباہ کر کے دکھاؤ۔ یہ سنتے ہی دلا بھٹی کا خون کھول اٹھا اس نے مونچھوں کا تاؤ کھول دیا۔ پگڑی کا طرہ نیچا کر دیا اور قسم کھائی کہ جب تک پنجاب کو دشمنوں سے پاک نہ کرلوں تو اس وقت تک پگڑی کا طرہ اونچا نہیں کروں گا۔ دلا بھٹی کے ماموں نے پانچ سو گھڑسوار ساتھ کر دیئے۔ جنگی نقارہ بجا۔ بار کا علاقہ ان نقاروں کے قیامت خیز جنگی شور سے گونج اٹھا۔ ساندل بار کے علاقہ کے جوان کسان مغل راج اور دین الٰہی کے خلاف جذبہ شہادت سے سرشار دلا بھٹی کی فوج میں شامل ہونے لگے۔

مغل فوج جو راجپوت خواتین کو گرفتار کر کے جارہی تھی۔ ابھی راستے میں ایک جگہ پڑاؤ ڈالے ستا رہی تھی کہ بھٹی فوج آن واحد

میں مغل لشکر کے سامنے پہنچ گئی دونوں فوجوں کے درمیان گھمسان کا رن پڑا۔ جنگ کس جگہ ہوئی اس میں اختلاف پایا جاتا ہے بعض مورخین کہتے ہیں خانقاہ کے نزدیک میاں علی شعاری کے مزار کے قریب ہوئی۔ بعض کہتے ہیں بھالیکے چوہڑکانہ کے قریب ہوئی۔ بعض کے نزدیک ٹھیکری الاچتن جو لاہور سے ۷ا میل کے فاصلہ پر ہے اس جنگ میں دلا بھٹی نے مثالی شجاعت کا مظاہرہ کیا۔ راجپوتوں کی بہادرانہ جنگ نے پانسہ پلٹ دیا۔ مرزا نظام الدین فوراً" دلا بھٹی کی ماں لدھی کے قدموں میں گر پڑا اور معافی کا خواستگار ہوا۔ ماں نے اپنے بیٹے سے کہا کہ گرے ہوئے پر وار کرنا راجپوتی شان کے خلاف ہے۔ دلا بھٹی نے ماں کے حکم کے تعمیل میں مرزا نظام الدین کو معاف کر دیا۔

اس جنگ میں دلا بھٹی کے کئی جانثار ساتھی داد شجاعت دیتے ہوئے قربان ہو گئے۔ دلا بھٹی اپنے ساتھیوں سے کہا کرتا تھا کہ فتح و شکست جذبوں کی ہوتی ہے انسانی موت سے نہیں ہوتی۔ فتح کا جشن منانے کے لئے ایک باوقار تقریب منعقد ہوئی جس میں مرزا نظام الدین نے مغل سلطنت کے خلاف دلا بھٹی کا ساتھ دینے کا وعدہ کیا دلا بھٹی سے پگڑی تبدیل کر کے اس کا بھائی بن گیا۔ مرزا دلا بھٹی سے

مخلص نہ تھا بلکہ موقع کی تلاش میں تھا اس کا اکبری فوج سے برابر کا رابطہ تھا۔

ایک دن دلا بھٹی شکار کھیل رہا تھا کہ اچانک اس کو ہزاروں سپاہیوں پر مشتمل مغل فوج نے نرغے میں لے لیا اور دلا بھٹی کو گرفتاری کے لئے کہا گیا مگر اس نے ہتھیار ڈالنے سے انکار کر دیا غلامی کی زندگی پر موت کو ترجیح دی۔ پنجاب کا یہ عظیم فرزند راجپوت سورما بپھرے ہوئے شیر کی طرح مغل فوج پر جھپٹا۔ جدھر کا رخ کرتا میدان جنگ صاف ہو جاتا۔ چونکہ اکبر بادشاہ نے دلا بھٹی کی زندہ گرفتاری کا حکم دیا تھا۔ اس لئے بندوق اور تیر کا استعمال نہ کیا گیا۔ برصغیر پاک وہند کا تلوار بازی اور گتکا کا عظیم الشان مظاہرہ ہوا۔ دلا بھٹی نے اس جنگ کو تنہا جاری رکھا۔

پنجاب کا راجپوت سورما خون میں نہا گیا۔ تلوار ٹوٹ گئی تو نیزے سے جنگ کا آغاز کیا گھوڑی کا پاؤں پھسلا تو سوار سمیت زمین پر آ گری۔ دلا بھٹی بے ہوش ہو گیا تو مغل فوج نے اسے گرفتار کر کے لاہور روانہ کر دیا۔

دلا بھٹی کو ہندوستان کے راجوں مہاراجوں کی موجودگی میں

دربار اکبری میں پیش کیا گیا تاکہ دوسروں کو عبرت ہو۔ دلا بھٹی کو صوبہ لاہور کی گورنری کی پیشکش کی گئی مگر اس نے انکار کر دیا۔ دلا بھٹی کا دربار میں سر جھکانے کے لئے تمام دروازے بند کر دیئے گئے ایک چھوٹی سی تنگ کھڑکی سے گزرنے کا راستہ رکھا گیا مگر اس راجپوت نے کھڑکی سے اپنا سر گزرنے کی بجائے بُست لگا کر پہلے پاؤں داخل کئے بعد میں اپنا سر۔ اکبر اعظم جوش میں آگیا۔ اس نے کہا عبداللہ مجھے سجدہ کرو تو نہ صرف تمہارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے بلکہ مغل دربار میں اعلیٰ منصب بھی عطا کیا جائے گا میں تمہاری بہادری' جوانمردی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں تم اپنی خدمات میرے سپرد کر دو۔ دلا بھٹی نے کہا سرزمین اور دین سے محبت کرنا جرم نہیں ہے۔ یہ اکبر شاہی دین الٰہی میں ضرور جرم ہو گا مگر دین اسلام میں عین عبادت ہے اگر سارے ہندوستان کی دولت مجھے دے دو تب بھی میں تجھے سجدہ نہیں کروں گا۔

دلا بھٹی ایک جسم کا نام نہیں بلکہ یہ تو دین اسلام سے محبت وطن سے پیار اور اپنے ہم وطنوں سے عقیدت کی ایک تحریک ہے اس جواب سے اکبر نے مایوس ہو کر دلا بھٹی کو شاہی قید خانہ میں ڈال دیا

اور تشدد کا حکم دیا۔ مگر دلا بھٹی کے ساتھی بروقت کارروائی کرکے اس کو جیل خانہ سے نکال کر لئے جانے میں کامیاب ہو گئے اور ایک بار پھر ساندل بار کی بھٹی ریاست میں مغل فوج کے خلاف آگ بھڑک اٹھی۔ اس مرتبہ اکبر نے ولی عہد شہزادہ جہانگیر کو دلا بھٹی سے گفت و شنید کے لئے بھیجا۔ شہزادہ جہانگیر بھٹیوں سے نرم رویہ اختیار کرنے کا حامی تھا۔ دلا بھٹی بھی گفت و شنید کے لئے جہانگیر کو بہتر سمجھتا تھا۔ دلا بھٹی نے اس تمام گفتگو میں اصولوں کی سودے بازی کرنے سے انکار کر دیا تو مغل بادشاہ نے سازشوں کا جال بچھا کر اسے گرفتار کر لیا اور اس پر مختلف الزامات لگا کر اس کا مقدمہ قاضی القضا کے حوالہ کر دیا۔ ان الزامات میں راجہ بھٹی کو باغی و سرکش قرار دیا گیا۔ غاصب اور لٹیرا کہا گیا کہ یہ شاہی فوج سے جنگ کر کے سامان لوٹتا رہا شاہی قلعہ سے فرار ہوا۔ بادشاہ کے دین کا مخالف ہے کشمیر کابل اور افغانی قبائل کی بغاوتوں میں حوصلہ افزائی کرتا ہے اس دوران میں اکبر کو کشمیر جانا ہوا تو اس نے سری نگر سے شاہی قاصد کے ذریعے دلا بھٹی کی سزائے موت کا فرمان جار کیا۔ گورنر لاہور نے سرعام پھانسی کی منادی کرا دی۔ صوفی شاعر حضرت مادھولال حسین نے دلا بھٹی سے

آخری ملاقات کی درخواست کی مگر کوتوال شیر علی نے نہ صرف انکار کیا بلکہ بدتمیزی کرتے ہوئے ان کو گرفتار کرلیا مگر بعد میں رہا کر دیا گیا۔ دلا بھٹی کو قید خانہ سے نکلنے کے لئے کہا گیا تو اس نے شدید مدافعت کرتے ہوئے احتجاج کیا یہ آخری احتجاج تھا۔ شاہی نافرمانی پر جیل کی سلاخوں کے اندر اس کو تیروں اور نیزوں سے چھلنی کر دیا گیا اور زخمی حالت میں دلی دروازہ کے سامنے میدان نخاس جہاں آج کل لنڈا بازار ہے سرعام پھانسی دے دی گئی اور اس کے ساتھ ہی ۲۵۷ سالہ بھٹی دور کا بھی خاتمہ ہو گیا۔ ساندل بار کا علاقہ دلے دی بار کے نام سے اب تک مشہور ہے دلا بھٹی کو میانی صاحب کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ خدا رحمت کرے اس راجپوت سورما پر جس کی ساری زندگی جہاد میں گزری آخر میں شہادت نصیب ہوئی۔ زہے قسمت مگر یہ راجپوت سورما نہ دبا نہ جھکا مگر شہادت قبول کی۔

ے ہری ہے شاخ تمنا ابھی جلی تو نہیں
جگر کی آگ دبی ہے مگر بجھی تو نہیں

ے جفا کی تیغ سے گردن وفا شعاروں کی
کٹی ہے بر سر میداں مگر جھکی تو نہیں

اکبر بادشاہ کو دلا بھٹی کی پھانسی کے متعلق آگاہ کیا گیا وہ سرائے عالمگیر میں قیام پذیر تھا دلا بھٹی کے دو بیٹے کمال خاں اور نور خاں شاہی کیمپ میں زیر حراست تھے دلا بھٹی کے بیٹوں کو قتل کرنے کا حکم ہوا مگر بعد میں چھچھے شریف کے ایک بزرگ کی مداخلت پر جان بخشی کر دی گئی مگران کو علاقہ بدر کر دیا گیا اور دوسرے قیدیوں کو پنڈی بھٹیاں آنے کی اجازت دی۔ دلا بھٹی تاریخ راجپوت کا ایک اہم باب تھا۔ اس لئے تفصیلا" ذکر کر دیا گیا"

(مقدمہ پنجاب از محمد حنیف رامے)

راجپوت ریاستیں

راجپوتوں کی ابتدائی مشہور راجدھانیاں

ہندوستان میں راجپوتوں نے صدیوں حکومت کی انہوں نے جہاں بڑے بڑے شہر آباد کئے وہاں اپنی اپنی حکومتوں کے لئے دارالسلطنت بھی صلاحیت اور مقام محفوظ کو چن کر کیا۔ راجپوت چھتیس شاہی خاندانوں میں تقسیم کئے گئے ہیں جنہوں نے اپنی اپنی معروف ریاست قائم کر کے ان کا نظام اور ان کی دیکھ بھال بڑے وقار سے کی۔ ان راجدھانیوں میں بالترتیب زمانہ قدیم سے مندرجہ ذیل مشہور و معروف تھیں۔

ا۔ ریاست دہلی

اس ریاست کا ابتدائی دارالحکومت ہستاپور تھا جسے چندر بنسی راجگان کا مسکن کہا جاتا ہے اور صدیوں چندر بنس راجاؤں نے یہاں حکومت کی اور مختلف ادوار میں چندر بنس راجگان کا یہ مسکن رہا ہے ان میں تنور، جنجوعہ، رائیور اور چوہان راجگان برسراقتدار رہے اور ان کی آخری دور تک یہاں حکمرانی رہی یہ غلط ہے کہ راجہ دہل اور جبل نے دہلی کو بسایا تھا بلکہ دہلی کا معمار راؤ دلیپ چندر بنس راجہ تھا

اس شہر کی راجپوت حکومت آخر کار راجہ پر تھی راج چوہان کے ہاتھ سے نکل کر غوری کے ہاتھ آئی اور اسلامی دور شروع ہوا۔

۲۔ اجمیر

اجمیر کی ابتدا راجہ آجیہ پال یا جے پال نے کی یہ راجگان چوہان کا دار الحکومت رہا اور صدیوں تک یہاں پر راجگان چوہان نے اپنا وقار قائم رکھا بعض ل ے راجہ اجے چوہان کو اس شہر کا آباد کرنے والا لکھا ہے جو کہ مدتوں راجگان چوہان کا مسکن رہا ہے۔ یہاں راجہ ایفل اور راجہ واگرہ جیسے عظیم الشان راجگان آرائے سلطنت رہے۔

۳۔ قنوج

اس کی بنیاد یادو بنسی راجگان نے رکھی تھی جس راجہ کے نام سے یہ شہر مشہور ہوا وہ رائیور خاندان کا راجہ قنج تھا راجہ ہرش وردھن کے زمانہ حکمرانی میں اس شہر کو بڑی حشمت نصیب ہوئی۔ راجہ محمود کے عہد تک جو یہاں حکمران رہے ان میں راجہ ہرومن راجہ ہرش وردودھن۔ اس خاندان کا آخری راجہ بش ورمن تھا۔ (آئین اکبری) قنوج کی راجدھانی مشرق میں پنجاب ٹیکسلا نیز مالوہ تک

تھی۔

۴۔ گوالیار

یہاں خاندان ورمن کی حکومت رہی راجہ ناگ بھٹ ثانی نے بنگال کے راجہ دھرم پال پر حملہ کر کے شکست کھائی یہاں کے مشہور راجے میندر پال۔ مہی پال وغیرہ تھے اس خاندان کا خاتمہ راجہ اندر سوم والئے گجرات نے کیا۔

۵۔ لاہور

یہ ایک قدیم شہر ہے جسے راجہ رام چند کے لڑکے لو نے بسایا تھا۔ قدیم زمانہ سے ہی راجپوتوں کی راجدھانی رہی ہے یہاں کئی راجپوت خاندان حکمران رہے لاہور کئی دفعہ اجڑا اور پھر بسا۔ یہاں پر بھٹی۔ کٹھانہ و دیگر بے شمار راجپوت راجاؤں نے حکمرانی کی۔ یہ شہر اسلامی دور میں راجپوتوں سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو گیا۔ آخری راجگان جے پال۔ انند پال۔ نروجن پال وغیرہ تھے۔

۶۔ مالوہ

مالوہ بھی راجپوتوں کی قدیم ریاست ہے۔ جہاں پنوار خاندان کی

حکومت تھی۔ اسے پہلے اجین اور دھارانگری بھی کہا جاتا۔ راجہ مالدیو پنوار خاندان کا معروف حکمران گزرا ہے اس راجہ کی ساتویں پشت سے راجہ منجا تھا جو ایک بہادر جرنیل تھا اس نے چالوکیہ خاندان سے کئی جنگیں لڑیں لیکن اس راجہ کو دکن کے راجہ میتلہ دوئم نے لڑ کر قتل کر دیا اس کے بعد بھوج ثانی پرمار خاندان کی حکومت قائم ہوئی جسے علاؤالدین نے تباہ کیا۔

۷۔ میواڑ

یہاں کے حکمران بڑے بہادر اور شجاع گزرے ہیں جنہوں نے کبھی کسی کے سامنے اپنا سر سرنگوں نہیں کیا۔ یہاں کے مشہور رانا سانگا اور پرتاب ہیں یہ راجپوتوں کی ایک اہم ریاست تھی جن کی بہادری کی داستانیں بے نظیر ہیں۔ تاریخ کے اوراق ان کی بہادری پر فخر کرتے ہیں۔

۸۔ گجرات

گجرات کو گجر خاندان نے آباد کیا تھا۔ تاہم اس پر راجپوتوں کا مدتوں قبضہ رہا۔ اسلام لانے کے بعد بھی یہاں راجپوت مدتوں حکمران

رہے۔ جن میں بہادر شاہ، مظفر شاہ وغیرہ بہادر اور شجاع گزرے ہیں جو کہ مغل بادشاہوں سے برسرپیکار رہے۔

۹۔ بنگال و بہار

اس ریاست کی بنیاد پال خاندان کے راجپوتوں نے رکھی تھی۔ مشہور حکمران مہی پال و دیوپال تھے۔ پال خاندان کا مورث اعلیٰ راجہ گوپال تھا قطب الدین ایبک کے زمانہ میں اس حکومت کا خاتمہ ہوا۔ پال خاندان کے سترہ راجاؤں کے نام ملتے ہیں جنہوں نے ۸۰۰ء سے ۱۱۶۰ء تک حکومت کی یہ بدھ مذہب کے پیروکار تھے۔ پال خاندان کے بعد سین خاندان حکمران ہوا۔ لچھمن سین نے ایک سمت کا آغاز کیا جو ۱۱۱۰ء سے شروع ہوتا ہے۔ اس نے ۸۰ سال حکومت کی اس کا دارالحکومت ندیا تھا۔

۱۰۔ کشمیر

راجہ رام چندر کے لڑکے راجہ کش نے اس کی بنیاد رکھی اس ملک پر شروع میں ستھین ہن اور ترک حملہ آور ہوئے مگر پہلا بڑا خاندان کرکوٹ تھا۔ اس کے تیرہ راجاؤں نے ۲۵۵ برس حکومت کی

مگراس کا سب سے مشہور راجہ للت دتیہ تھا جس کا تبت پر بھی تسلط تھا اس ریاست جنت نظیر پر کئی قبائل پروان چڑھے راجہ ہرش' مہرگل' میردرمن' اونتی درمن' دیاکرن' پورن کرن جیسے ذی القدر راجگان نے یہاں قدم رکھا۔ پانڈو کی اولاد نے بھی یہاں قدم جمائے کئی خودمختار راجے مختف قبائل کی چھوٹی چھوٹی ریاستوں کے حکمران رہے۔ جن میں جرال' منہاس' جنجوعہ' ڈوگرہ جموال وغیرہ نے بے شمار راجگان پیدا کئے جن کی تاریخ بہت وسیع ہے۔

۱۱۔ جموں

یہ ریاست بھی کشمیر سے ملحقہ ہے اس میں بھی کشمیر کی مختلف اقوام نے قدم رکھے۔ ابتدائی دور جموال راجپوتوں کا ہے جو کہ راجہ کش کی اولاد مانے جاتے ہیں قدیم ریاستوں میں اس کا ذکر آتا ہے جسے راج ترنگنی میں درج کیا گیا ہے۔ یہ جموال راجپوتوں کی راجدھانی رہی جس کی تاریخ پانچ ہزار سال بتائی جاتی ہے۔

۱۲۔ نیپال

یہ قدیم ریاست جو کہ تقسیم تک قائم رہی راجپوتوں کی پہاڑی

ریاست تھی جس کی ابتدائی بنیاد راجہ پال نے رکھی تھی اس ریات کا دارالحکومت کھٹمنڈو تھا۔

۱۳۔ گندارا

اس ریاست کا علاقہ جہلم اور دریائے کابل تک کا علاقہ تھا اس پر کئی حملہ آوروں نے حملے کیے۔ آریہ نسل کا اولین راجہ بھرت تھا جس نے بھرت درشن کے نام سے اسے موسوم کیا۔ یہاں تنور، جنجوعہ و دیگر اقوام نے مختلف ایام میں اپنا تسلط جمائے رکھا۔ اس ریاست کی تاریخ بدلتی رہی بڑے بڑے نامور لوگوں نے یہاں قدم جمائے۔

۱۴۔ بڈھیل گھنڈ

چندیل راجپوتوں کا مسکن رہا ہے یہ ریاست پہلے قنوج کے ماتحت تھی لیکن بعد میں چندیل راجپوت اس پر قابض ہو گئے راجہ جنگ اس کا اولین بانی ہے۔ اس کے راجہ گھنڈا نے محمود سے ٹکر لی تھی اس خاندان کا آخری راجہ برمل تھا جس کو پرتھی راج چوہان نے شکست دی تھی۔ درگابتی دیوی یہاں ہی کی رانی تھی۔

۱۵۔ ڈوگرہ ویلیس

اسے چھیل مالسرور۔ جھیل سروٹین کے درمیان کا علاقہ مانا جاتا ہے۔ راجہ وشن جی نے راجہ بھرت کے زمانہ میں یہاں حکومت اختیار کی۔ محققین کا خیال ہے کہ ڈوگرہ دو مرکب الفاظ سے نکلا ہے ڈو۔ گرہ۔ یعنی دو گھڑوں کی جگہ جسے جھیل مالسرور۔ جھیل سروٹین کا درمیانہ علاقہ ہے اس سے ڈوگرہ مشہور ہوئے۔

۱۶۔ آندھراویش

یہ ریاست دکن میں مسیح سے ایک سو سال پہلے راجہ ممکد نے قائم کی۔ یہ ریاست کرشنا اور گوداوری دریا کے درمیان تھی اسے پہلے ممکن بعد میں دکن کے نام سے مشہور ہوئی۔ اس ریاست میں کئی شہر آباد ہوئے جن میں ایک کا نام ٹھان تھا اس راج کا شنکر راجہ تھا جو کہ مشہور ہوا۔ اس نے مگدھ کے راجہ کو شکست دی اندھرا خاندان قریبا ساڑھے چار سو سال تک حکومت کرتا رہا۔ اس کے چوبیس راجہ گزرے ہیں جو کہ ۲۳۰ء تک سلطنت کرتے رہے ان کی زیادہ رغبت بدھ مذہب کیطرف تھی۔ دارالحکومت امراوتی تھا اس خاندان کے کئی سکے ان دنوں برآمد ہوئے ہیں۔

۱۷۔ ریاست میسور

ریاست میسور پر متعدد راجپوت حکمران رہے ان میں خاندان گنگ زیادہ مشہور ہے۔ زیادہ تر جین مت کے پیرو تھے۔

۱۸۔ پلوو اخاندان

اس خاندان کا مورث اعلیٰ راجہ پلو تھا۔ اس کی حکومت جنوبی ہندوستان میں تھی۔ اس ریاست پر مختلف خاندانوں نے حکومت کی جن میں خاندان سیاون' دکڑمیا' مباولی' گنگا' راکشتہ' چیرا' چولا' چلوکیہ' پانڈیا وغیرہ مشہور ہیں۔

۱۹۔ چالوکیہ

یہ اگنی کل راجپوتوں کی اولاد میں سے تھا یہ لوگ برہمن مذہب کے پیرو اور وشنو کی پرستش کرتے تھے مگر بدھ اور جین مذہب کو آزادی تھی وشنو اور شوا اور دیگر دیوتاؤں کے کئی مندر بن گئے تھے جن کے اکثر کھنڈرات آج تک پائے جاتے ہیں۔ تمام دکن زیر حکومت تھا۔ ہیون سانگ چینی سیاح نے ان کے طرز حکومت کی بہت تعریف کی ہے۔ پلک سین ثانی کے عہد میں ہندوستان اور فارس کا سیاسی تعلق تھا ایران میں ہندوستان کا سفیر رہتا تھا۔ اس خاندان کی

بڑی شاخ تو چھٹی اور آٹھواں صدی میں ختم ہو گئی مگر دوسری شاخ بارہویں صدی کے آخر تک چلتی رہی۔ راجہ پلک سین نے کئی ریاستوں کو مطیع کر کے ان سے خراج وصول کیا۔ راجہ ہرش دروھن نے اس پر حملہ کیا تھا لیکن شکست کھائی۔ ۷۵۷ء میں قبیلہ داشٹر کونٹ نے اس خاندان کو بے دخل کیا۔

۲۰۔ یادو سٹیٹ

اس کا بانی یادو تھا۔ دیوگری کو دارالحکومت بنایا۔ زمانہ شجاعت میں ان کی ایک شاخ تو مغرب کی طرف دوارکا میں جابسی۔ دوسری کچھ عرصہ بعد دکن میں جا کر بسی۔ تیسری شاخ میسور تک جا پہنچی۔ کئی راجے جین مت کے اور کئی راجے ہندو دھرم کے حامی تھے۔ یہ خاندان مدتوں حکمران رہا۔ آخر علاؤ ادلین کے مشہور جرنیل ملک کافور نے ۱۳۰۷ء میں چڑھائی کر کے شکست دی۔

۲۱۔ پانڈیا سٹیٹ

یہ بہت بڑی ریاست تھی جس کی وسعت ٹراونکور تک تھی۔ راجہ اول جینی تھے مگر قریباً" گیارہویں صدی میں جب یہ چولا خاندان

کے مطیع ہو گئے تو انہوں نے برہمنی مذہب اختیار کر لیا۔ یہ خاندان ۹۹۴ء تک خود مختار رہا۔

۲۲۔ چیرا سٹیٹ

اس خاندان کی ریاست ساحل مالابار کے علاقہ میں تھی یہ پہاڑی اور ناہموار علاقہ تھا۔ جسے بعض مورخ کرالا بھی کہتے ہیں۔ دارالحکومت کازور تھا۔ عرب کو موتی اور دیگر سامان تجارت بھیجا جاتا تھا۔ بعد ازاں یہ خاندان چولا خاندان کے ماتحت ہوا تو ان کی ریاست ختم ہو گئی۔

راجپوتوں میں اسلام

برصغیر پاک وہند میں سب سے پہلے مسلمان ہونے والے خوش قسمت راجپوت راجہ کا نام بھوج تھا۔ والئی ریاست بھوج پور جس کا اسلامی نام شیخ عبداللہ رکھا گیا۔ اس کے بعد راجپوتوں میں اسلام کی رغبت بڑھ گئی چونکہ راجپوت فن سپہ گری کا شاہ سوار اس لئے شجاعت، دلیری، بہادری وعدہ ایفائی آن پہ جان وار دینا۔ میدان کا پکا۔ یہ اوصاف راجپوت کا طرہ امتیاز ہیں یہی اوصاف ان کو دوسری قوموں سے ممتاز کرتے ہیں۔ اصل واقع یوں ہے بھوج پور کے راجہ بھوج

نے اسلام قبول کیا۔ راجہ بھوج ایک بہت بڑے معروف حکمران تھے جو پلیہ کے باشندے تھے جسے عام لوگ بھوج پور بھی کہتے ہیں وہاں ایک عمارت رسد گاہ کے نام سے مشہور ہے۔ مگر جنتر منتر اس کا عرف عام ہے۔ بہت پرانی عمارت ہے۔ فلکیات' زائچے اور نجوم کے حسابات اس پر نقش ہیں لوگ کہتے ہیں کہ اسی جگہ راجہ بھوج کے شاہی محلات تھے۔ دور نبوی صلی اللہ علیہ وسل میں راجہ بھوج شق القمر کے معجزہ سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گیا تھا۔ ایمان کی وجہ سے ان کے گھر والے اور دیگر لوگ مخالف ہو گئے۔ وہ ترک وطن کر کے دھاڑو گجرات چلا گیا اور باقی زندگی درویشی میں گزاری ان کا شمار بزرگوں میں ہونے لگا ان ہی تصدیق کنندوں میں سے ایک بزرگ حاجی بابا رتن تھے جن کا تعلق سرو ہد خاندان سے تھا اور بابا رتن حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ایمان لائے اور نبی رحمت علیہ السلام نے خود اپنے دست مبارک سے ان کو چھ کھجوریں کھلائیں اور ان کے لئے طویل العمر ہونے کی دعا فرمائی اور ایک اپنا پیراہن مبارک بھی عنایت فرمایا۔ چنانچہ اس دعا کا نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت حاجی بابا رتنؒ نے ۶۳۲ سال کی عمر پائی۔ آپ کا سابقہ نام

راجہ رتن سنگھ تھا بعد از اسلام حاجی رتن کے نام سے مشہور ہوئے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ گوگا چوہان المعروف سانپوں والا پیر نے حضرت بابا حاجی رتن ؒ کے خلیفہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ آپ کا مزار بٹھنڈا اسٹیشن کے قریب ریاست پٹیالہ میں زیارت گاہ خاص و عام ہے (کتاب جمال رسول صفحہ ۸۲) بابا رتن سے مروی روایات کا نام رتنیات ہے۔

چھتیس اقوام شاہی

۱۔ اکشواکو

۲۔ سورج

۳۔ سوم عرف چندر

۴۔ جدو

۵۔ چوہان

۶۔ پنوار

۷۔ چلوک یا سلنکی

۸۔ پرہار

۹۔ چاورا

۱۰۔ دودیا

۱۱۔ راٹھور

۱۲۔ گوہیل

۱۳۔ والی

۱۴۔ ماکوناین

۱۵۔ انورکا

۱۶۔ اسوریہ

۱۷۔ سلار عرف سیدو

۱۸۔ سندھ

۱۹۔ سنی پت

۲۰۔ ہن

۲۱۔ کرجل

۲۲۔ ہریر

۲۳۔ راجپال

۲۴۔ دھندپال

۲۵۔ اگنی پال

۲۶۔ بالا

۲۷۔ جھالا

۲۸۔ بھاگرول

۲۹۔ موندن

۳۰۔ مدہور

۳۱۔ کوگھیر

۳۲۔ کرجیو

۳۳۔ چاولہ

۳۴۔ کوکرا

۳۵۔ سکمپ

۳۶۔ سلال

(از ناڈ راجستھان)

اے راجپوت اب جاگ بھی جا

اے راجپوت اب سمجھ بھی جا ورنہ پھر پچھتاوے گا
موقع جا گا نکل وقت ہاتھ نہ آوے گا

تم راج تاج کے مالک تمہاری جنگجو قوم کہلوائی
غیرت مند تم بہادر تھے تمہاری دنیا کرے بڑائی

قول کا پکا غریب کا ساتھ یہ صفت تیرے میں پائی
آن کے پیچھے مرا کرے تھا تیری تاریخ دے گواہی

ٹاڈ راجستھان اٹھا کے دیکھ ذکر تیرا ہو پاوے گا
اے راجپوت اب سمجھ بھی جا ورنہ پھر پچھتاوے گا

چھتیس شاہی اقوام میں ذکر تیرا ہو آیا
چھتر داری اور چھتری اقاب تیرا یو پایا

دھرم کی بیٹی بہن بنا تنے پورا پرن نبھایا
پیارا بن کے یاراں سیکڑے دغا نہ کمایا

گھٹیا بھونڈے کاماں سے راجپوت شرماویکا
اے راجپوت اب سمجھ بھی جا ورنہ پھر پچھتاوے گا

بڑے بڑے درباروں میں تنے پان کا بیڑہ اٹھایا

راجپوت کے سوا نہ کوئی سامنے تیرے آیا
چاہے جتنا مشکل کام ہویا وائے کر دکھایا
شیراں گیلے کری کشتی نہ کدے گھبرایا
شیراں گیلے کشتی کر کے ایب گیڈروں سے گھبرا ویکا
اے راجپوت ایب سمجھ بھی جا ورنہ پھر پچھتاوے گا

پرے کی پکی سچی راجپوتاں کی ناری
پردے میں سب رہا کریں تھیں پردے دار تھیں ساری
پوری زندگی گذاریں تھیں اندر چار دیواری
بنا مرد کے نہ چالے تھی اکیلی اسواری
پردے میں رہنے والی کو ایب اکیلی بازار گھماوے گا
اے راجپوت ایب سمجھ بھی جا ورنہ پھر پچھتاوے گا

راجپوت کی بیٹی بساوے تھی ایک جگہ گھربار
جیسا پنی پلے لاگا لے تھی وقت گزار
اپنے خاندان کی عزت کا کرے تھی سوچ بچار
دے دی بابل ڈھیکری تو ڈھیکرہ پروار
غیر قوم میں شادی کر کے قوم کو بٹہ لاوے گا

اے راجپوت ایب سمجھ بھی جا ورنہ پھر پچھتاوے گا

سینکڑوں غوث' قطب ولی ہوئے تیرے ہیں
بڑے بڑے جودھے' بہادری مہابلی تیرے ہیں
بڑے بڑے مورچے فتح لے لی فوجیں گھیرے میں
انگریز تلک بھی مان گئے ہیں اب بھی رہا اندھیرے میں

حاجی جمیشد راجپوتوں کو اپنا پیغام پہنچاوے گا
اے راجپوت ایب سمجھ بھی جا ورنہ پھر پچھتاوے گا

(از قلم حاجی راؤ جمیشد علی جمیشدی گرو چک)

راجپوت قوم میں بے شمار ادیب و شعراء ہوئے ہیں ہر ایک کا ذکر باعث طوالت ہے جس کی وجہ سے نظرانداز کیا جا رہا ہے تاہم محمد دین عابد پنوار راجپوت جو منچن آباد شہر کے رہائشی ہیں خوش اخلاق و ملنسار اور شاعر ہیں۔ آئل ڈیلر ہیں۔ سماجی کارکن اور سیاسی ورکر ہیں۔ خوف طوالت کی بنا پر ان کا کلام پیش نہیں کیا جا رہا۔

دوسرا باب

۱۔ چوہان

۲۔ معروف چوہان راجگان

۳۔ راجہ پرتھوی راج چوہان

۴۔ سنجوگتا سوئمبر

۵۔ گوگا چوہان

۶۔ چوہانوں میں اسلام

۷۔ بھانیکا چوہان

۸۔ چوہانوں کی عظمت کے دلائل

۹۔ چوہانوں کی معروف گوتیں

چوہان

چوہان راجپوتوں کا ایک معروف قبیلہ ہے۔ برصغیر پاک و ہند کی تاریخ میں چوہانوں کا اپنا مقام ہے۔ چوہان کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ لفظ چوہان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اصل میں چوہامہ یا چاہمان تھا بعد میں تبدیل ہو کر چوہان بنا۔ چوہامہ کے متعلق معروف ہے چار بازوؤں والا۔ یعنی چوہان کے چار بازو تھے۔ یہاں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اسے بہادری اور شجاعت کی بنا پر چار بازوؤں والا کہا جاتا تھا۔ چھتیس اقوام شاہی میں چوہان قبیلے کا ذکر موجود ہے۔

راجہ محمد انور جنجوعہ اپنی کتاب "تاریخ راجپوت" کے صفحہ نمبر ے پر بعنوان "دیرینہ مسئلے دیرینہ روایات" لکھتے ہیں کہ

"روایات قدیمہ اور ہندو دھرم کی قدیم کتابیں اس مسئلہ کی قائل ہیں کہ جب راکشوں اور ڈاکوؤں سے تنگ آکر برہمن عبادت کرنے سے بیزار ہو گئے تو انہوں نے سابقہ راجپوتوں کی نگرانی سے دستبرداری شروع کی اور ایک بددعا کے لئے ایسا قدم اٹھایا جس کے سوا ان کا رعب و دبدبہ جو کہ ان کا ہندو دھرم پر چھایا ہوا تھا قائم نہ رہ سکا تھا۔ انہوں نے تمام ہند میں ڈھنڈورا پٹوایا کہ ہم ایک آگ کا ایسا جلاؤ

کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جس جلاؤ کے دیوتا ایسے مرد آہن ہوں گے جو کہ راکشوں کے لئے موجب بربادی ثابت ہوں گے اس کے بعد برہمنوں کی حکومت ہو گی جس کے سردار وہی مرد آہن ہوں گے۔ ہندوستان کے کونے کونے میں یہ آواز پہنچ گئی اور ایک جنگل میں اس تقریب کا افتتاح کیا گیا۔ راکش اور لیڈرے اس آگ کے جلاؤ کی انتظار میں تھے آگ کے اس عظیم جلاؤ کے لئے ایک کثیر تعداد لکڑیوں کو اکٹھا کیا گیا تھا۔ برہمنوں نے یہ چال چلی کہ تین مرد مختلف اقوام راجپوت سے چن کر اس آگ کے پیچھے چھپا دئے گئے تھے جو کہ دیکھنے والوں کے لئے یہ حقیقت ہو جاتی تھی کہ یہ لوگ واقعی سچ مچ آگ سے باہر آئے ہیں اور آگ کی مخلوقات ہیں جو کہ ان برہمنوں کی دعا کا نتیجہ ہیں آگ جل اٹھی اور اس کی روشنی دور دراز میدانوں تک پھیل گئی۔ برہمن اپنی دعاؤں میں مشغول رہے۔ اتنے میں ایک ہولناک آواز پیدا ہوئی اور نعرے لگاتا ہوا دستہ شمشیر پر ہاتھ رکھے ہوئے ایک ہیبت ناک انسان نمودار ہوا۔ اس نے نکلتے ہی ایک غوغا و شور مچایا اور اپنے رعب و دبدبے سے منتظر مخلوقات کو ڈرانا شروع کیا اس نے کہا کہ میں راکشوں سے نامرد آزما ہوں گا۔ میرے سامنے کسی جگہ بھی آپ لیڑے نہ پائیں

گے اس کا رعب و جلال واقعی مردانہ تھا مگر راکش اس کے جلال سے مرعوب نہیں ہوئے اس نے راکشوں کی صفوں کا مقابلہ کیا مگر ایک چال بھی کارگر نہ ہو سکی اس کے بعد برہمن پرستار دعائیں کرتے رہے اور تھوڑے وقفہ کے بعد ایک نوجوان دوسرا نمودار ہوا۔ اس کا رعب و جلال پہلے سے برتر تھا اور اپنے کمالات کو دکھاتا ہوا شمشیرو گرز کو ہوا میں لہراتا ہوا آگے بڑھا۔ مگر اس کی بھی کوئی چال راکشوں کو مرعوب نہ کر سکی اور برہمن بڑے نادم ہوئے اور آگ کے جلاؤ کو اور تیز کیا ان کی تیسری دعا پر تیسرا نوجوان ظاہر ہوا جس کے کمالات سے برہمنوں کی امیدوں کے چراغ جل اٹھے۔ اس ہیبت ناک اور جوشیلے جوان نے ایک انوکھی چال چلی جس کے مظاہرے سے راکش اور لیٹرے میدان کو چھوڑ کر بھاگ گئے لیکن بہت جلد راکشوں نے اپنے قدم جمائے اور فورا" ہی جلاؤ کے ایک طرف سے برہمنوں پر تیروں کے وار شروع کر دئے اسی اثنا میں چوتھا نوجوان ایک تیزی کے ساتھ آگے بڑھا جس نے راکشوں کو تہ تیغ کرنا شروع کیا جس کی وجہ سے میدان لیٹروں سے خالی ہو گیا اس کے بعد برہمنوں کی تحسین کی آوازیں بلند ہونے لگیں اور راکش اپنے مکروہانہ چالوں سے باز آنے

پر مجبور ہو گئے یہ چوتھا نوجوان چوہان تھا۔ جو کہ روایات سابقہ کے مطابق چاروں کی آن و غیرت ناموس و عزت کا ضامن ہو کر آیا تھا یہ کوئی آگ کی مخلوق نہ تھی جو کہ آگ سے پیدا ہوئی ہو بلکہ اس وقت کے راجپوتوں کی ہی اولاد تھی جو کہ برہمنوں کی مشکل حل کرنے میں کامیاب ہوئی ان اسباب کی بنا پر برہمنوں نے ان چاروں راجپوتوں کا نام اگنی کل راجپوت رکھا۔

اسلام بلکہ دیگر مذاہب بھی اس مسئلہ کے قائل نہیں ہیں بلکہ انسان کی اصل خاکی ہے جو کہ مٹی سے پیدا ہوا ہے اور جنات آگ کی مخلوق ہیں اور فرشتے نورانی کہلائے یہ ڈھونگ صرف برہمنوں نے راکشوں سے نجات پانے کے لئے رچایا تھا ورنہ آگ اور خاک میں کافی فرق ہے آگ انسان کے لئے موجب بھسم ہے اور جنات پر اس کا اثر نہیں آگ سے نسبت عقل تسلیم نہیں کرتی اور نہ ہی ہم اسے مذہبی رو سے تسلیم کریں گے یہ چاروں راجپوت جنہوں نے برہمنوں کو راکشوں سے نجات دلائی تھی ان ناموں سے مشہور ہوئے سلنگی۔ پرمار۔ پنوار اور چوہان ہیں جن کو لوگوں نے برہمنوں کا نجات دہندہ قرار دیا اور ان چاروں راجپوتوں کو اگنی کل کا خطاب دیا ورنہ یہ

چاروں دوسرے راجپوت قبائل سے علیحدہ نہیں ہیں بلکہ سورج بنسی اور چندر بنسی راجپوتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔"

پہلی صدی ہجری میں جس چوہان راجہ کا ذکر آتا ہے وہ راجہ مانک رائے چوہان ہے جس کی سترویں پشت کے بعد راجہ پرتھوی راج چوہان پیدا ہوا جو اپنے وقت کا عظیم راجہ تھا جس نے ۴۹ سال حکومت کی راجہ مانک رائے کے متعلق راجہ محمد انور صاحب لکھتے ہیں۔

"یہ مشہور و معروف بہادر چوہان راجہ تھا یہ اس وقت سندھ کے کناروں پر اپنی فوجوں کو للکارتا ہوا پہنچا جب راجہ داہر والئے سندھ اور ملتان نے بہ واسطہ مذہب و برہمن کی پکار سے ہندراجگان کو دعوت جنگ دی گئی تھی دیگر راجگان ہند کے ہمراہ یہ بھی آگ بگولے کی طرح سندھ آیا اور مجاہدین اسلام کے آگے سینہ سپر ہو گیا اور بے انتہا خون ریز جنگ میں اپنے جنگی کرتب دکھانے کے علاوہ بڑی بہادری اور بے جگری سے مجاہدین اسلام کا مقابلہ کیا جس دلیرانہ انداز سے اس نے جنگ کا نقشہ تبدیل کیا تھا محمد بن قاسم جیسے مجاہدین اسلام نے اس کی داد دی اور بے ساختہ کہہ اٹھا کہ قوم و مذہب اور ملک پر نثار ہونے والے انسانوں میں رائے مانک چوہان ایک ہے اس نے اپنی

جان میدان کارزار میں دی مگر اپنا قدم نہ پھیرا یہ پہلی صدی ہجری کا واقعہ ہے یہ مشہور جرنیل چوہانوں کا قابل قدر اور تاریخی اعتبار سے ایک عظیم سپوت تھا۔"

راؤ مظفر حسین اپنی کتاب "تاریخ راجپوت وادی سندھ" میں تحریر کرتے ہیں کہ "چوہان راجپوت قوم کی چوبیس شاخیں ہوئیں جن میں سے ہروتی یعنی خاندان کوٹہ بوندی راجپوتانہ کی شاخیں بہت مشہور ہیں انہوں نے اپنی موروثی شجاعت و لیاقت کو بہت ہی عمدگی سے قائم رکھا جس وقت اورنگ زیب اپنے باپ شاہجہان سے باغی ہوا تھا اس وقت اس خاندان کے چھ بھائی جان توڑ کر شاہجہاں کی طرف سے میدان جنگ میں برسرمقابلہ تھے۔ جب چوہان راجپوتوں کی طاقت ٹوٹی اس وقت اس کے مختلف سرداروں نے اپنا مذہب چھوڑ کر مذہب اسلام اختیار کر لیا۔ اس وقت پندرہ چھوٹے بڑے سرداروں نے اپنا، ترک مذہب کر کے دین اسلام اختیار کر لیا تھا پرتھوی راج کا بھتیجا ایشرداس پہلا شخص تھا جس نے دین اسلام اختیار کیا تھا۔ چوہان راجپوتوں کی چوبیس شاخیں یہ ہیں۔

(۱) چوہان

(۲)شیخانی

(۳)سور

()۴)ہر

(۵)سونی گرا

(٦) کیچی

(۷)دیورا

(۸)پبیا

(۹)ملانی یا ملدی یا ملانہ.

(۱۰)بھدریہ

(۱۱)گوٹاوال

(۱۲)نربھان

(۱۳)یوربیہ

(۱۴)مدریچہ

(۱۵)سنکریچہ

(۱٦)بھوریچہ

(۱۷)بالیچہ

(۱۸)یسرہ

(۱۹)اوسیہ

(۲۰)چندو

(۲۱) سنکمب

(۲۲)بہادرا

(۲۳)بنکٹ

(۲۴) کیچرہ

(صفحہ ۸۰)

راجہ پرتھی راج کی اولاد میں راجہ گنگ ہوا جس کی اولاد میں میاں چند ہوا جس کا فرزند چوٹیہ ہوا۔ جس سے خاندان چوٹیہ شروع ہوا۔ مولوی نور محمد نے اپنی قلمی کتاب میں اس کا ذکر کیا ہے۔ راجہ محمد

انور صاحب لکھتے ہیں کہ وسط ہند سے چوہان خاندان کا ایک آدمی پنجاب میں وارد ہوا جس کا نام گنگ تھا۔ جو ٹیہ کی تفصیل اگلے باب میں آئے گی۔ ہندوستان میں بہت بڑی تعداد میں چوہان راجے گذرے ہیں۔

۱۔ راجہ جگدیو	۱۰ سال
۲۔ راجہ ہردیو	۱۰ سال
۳۔ راجہ سری دیو	۱۵ سال
۴۔ راجہ بھل دیو	۱۰ سال
۵۔ راجہ بھکرت دیو	۱۱ سال
۶۔ راجہ بیلدیو	۶ سال
۷۔ راجہ کھرپال	۲۰ سال
۸۔ راجہ جاہر	۴ سال
۹۔ راجہ جگ ناتھ	۱۰ سال
۱۰۔ راجہ باسدیو	۱۶ سال
۱۱۔ راجہ دھرم دیو	۱۴ سال
۱۲۔ راجہ تانگ دیو	۱۰ سال

۱۳۔ راجہ مالدیو	۹ سال	
۱۴۔ راجہ مرگنگھو	۵ سال	
۱۵۔ راجہ مرمیر	۷ سال	
۱۶۔ راجہ چندن	۱۰ سال	۹۱۵ء
۱۷۔ راجہ انیل	۳۰ سال	۱۰۳۲ء تا ۱۰۶۶ء
۱۸۔ راجہ پرتھی راج	۴۹ سال	
۲۰۔ راجہ مانک رائے		
۲۱۔ راجہ سہنا	۴۰ سال	
۲۲۔ راجہ وگرا برادر		
۲۳۔ راجہ سومیرا		
۲۴۔ راجہ جے مل		
۲۵۔ راجہ مانک		
۲۶۔ راجہ پد راج یسر پرتھی راج		
۲۷۔ راجہ رائے پالی	۴۰ سال	
۲۸۔ راجہ موئے رائے	۲۰ سال	

۲۹۔ راجہ جے سنگھ

(مشہور ہے کہ یہ راجہ ۱۳۶۵ء میں مسلمان ہوا)

اسلامی نام نواب قائم الدین خاں چوہان رکھا گیا

راجہ پرتھوی راج چوہان

چوہان راجپوتوں میں ایک معروف راجہ ہوا ہے۔ بہت حسین، نڈر، بہادر اور دلیر راجپوت تھا۔ راجہ پرتھوی راج نے دہلی اپنے ماموں سے چھینی تھی معروف پنجابی کہاوت ہے۔

پہلے دلی طوراں لٹی پھر لٹی چوہاناں
مامے کولوں بھانجے کھوہ لئی کر کے زور دھگاناں

راجہ پرتھوی راج چوہان اپنے نانا طور بادشاہ انگ پال ثانی کی جگہ تخت دلی پر قابض ہوا۔ والئی اجمیر وجے پور راجہ چوہان کی شادی انگ پال ثانی کے گھر ہوئی جس سے راجہ پرتھی راج چوہان پیدا ہوا۔ راجہ انگ پال ثانی طور بادشاہ کی دو لڑکیاں تھیں لڑکا نہ تھا اور دوسری لڑکی کی شادی ریاست قنوج کے راجہ راٹھور کے گھر ہوئی اس سے جے چند راٹھور پیدا ہوا۔ یہ دونوں آپس میں کزن تھے۔ راجہ

پر تھوی راج اور راجہ جے چند راٹھور دونوں اپنے نانا کے پاس گئے چونکہ اس کے ہاں اولاد نہ تھی اس لئے جانشینی کے حوالہ سے پریشان رہتا تھا تو اس نے راجہ پر تھوی راج کو اپنا ولی عہد مقرر کیا۔ نانا کی وفات پر راجہ پر تھی راج اپنے نانا کا وارث بنا۔ دلی۔ اجمیر و جے پور کا عظیم راجپوت چوہان راجہ ثابت ہوا۔ ان دونوں ریاستوں کی باہمی عداوت و دشمنی کی وجہ سے باہر کے لوگوں کو حکومت گرانے کا موقعہ ملا۔ چنانچہ راجہ جے چند راٹھور کی دعوت پر سلطان محمد غوری نے غزنی سے آکر ۱۱۹۱ء میں راجہ پر تھی راج چوہان کو للکارا اور حملہ کر دیا۔ راجہ کی فوجوں سے خوب مقابلہ ہوا اور سلطان محمد غوری غزنی واپس جانے پر مجبور ہو گیا اور بھاگا بھاگا لاہور آگیا پھر ایک سال بعد دوبارہ غوری نے دہلی پر چڑھائی کی اور کامیاب رہا۔ ۱۱۹۲ئہ میں ہندو راج کا خاتمہ ہو گیا اور یوں چوہانوں کی حکومت اپنے اختتام کو پہنچی۔

سنجوگتا سوئمبر

راجہ پر تھی راج چوہان کی زندگی میں سنجوگتا سوئمبر ایک بہت بڑا واقعہ ہے۔ اسے ایک شاعر نے منظوم کیا ہے۔

آپ بھی پڑھیں۔

ہے مشہور سنجوگتا کا سوئمبر
بیاں کر چکے ہیں اسے لوگ اکثر
تھا قنونج میں ایک جے چند راجا
بڑا خاندانی بڑی شان والا
اسی کی تھی سنجوگتا ایک دختر
رچایا تھا جس کے لئے سوئمبر
تھا اجمیر میں پرتھی راج ایک راجہ
بڑا ہی بہادر تھا یہ نیک راجہ
بڑا سورما اور شوکت نشاں تھا
یہی تخت دہلی پر بھی حکمراں تھا
اسے دل سے سنجوگتا چاہتی تھی
مگر اس سے جے چند کو دشمنی تھی
سوئمبر کا دن جب قریب آ کے پہنچا
ہر اک دیش میں اس نے بھاٹوں کو بھیجا
بڑی شان و شوکت سے خیمے لگائے
ہر ایک ملک سے اس کے مہمان آئے

مگر پرتھی راجہ اس جگہ پر نہ آیا
کہ اس کو نہ جے چند نے تھا بلایا
مگر اس کا سونے کا ایک بت بنا کر
بٹھایا سوئمبر کے منڈپ سے باہر
یہ سنجوگتا نے سنا تلملائی
بہت سوچ کر ایک داسی بلائی
محبت کی سب داستاں کہہ سنائی
غرض یہ کہ ہمراز اپنی بنائی
کہا جلد جا کر اسے لے کے آؤ
اسے میری مجبوریاں کہہ سناؤ
دیا جا کے داسی نے پیغام اس کا
بدل کر وہ جھٹ بھیس قنوج پہنچا
ادھر جب سوئمبر کا وقت آن پہنچا
اکٹھے ہوئے آ کے منڈپ میں راجا
ہر اک شیر دل اپنی ہمت پہ نازاں
ہر اک سورما اپنی طاقت پہ نازاں

سبھی نے یہ اپنے دلوں میں تھی ٹھانی
بنے آج سنجوگتا میری رانی

ہو اشور سنجوگتا آ رہی ہے
چمن کھل اٹھے صبا آ رہی ہے

محل سے نکل کر غرض آ گئی وہ
گھری آ کے محفل میں شرما گئی وہ

تھا جیمال ہاتھوں میں اور سوچتی تھی
کہ پرتھی نے آنے میں کیوں دیر کر دی

وہ حیران تھی کوئی چارا نہیں تھا
سبھا میں کہیں اس کا پیارا نہیں تھا

پھری ساری محفل میں وہ سر جھکائے
کبھی دیکھ لیتی تھی آنکھیں چرائے

وہ ایسی تھی جیسے سحر کا ستارہ
جو رہ جائے سطحِ فلک پر اکیلا

سبھا اس نے سب یوں ہی جب دیکھی بھالی
تو جے مال گردن میں مورت کے ڈالی

یہ دیکھا تو جے چند اٹھا طیش کھا کر
چلا اپنی دختر پہ تلوار اٹھا کر
مگر سورما پرتھی راج آ گیا تھا
وہ اس حال کو آڑ سے دیکھتا تھا
اٹھا اب وہ سنجوگتا کو اٹھایا
بٹھایا اسے اور گھوڑا بھگایا
رہے دیکھتے سب، مگر لے گیا وہ
بنایا اسے رانی گھر لے گیا وہ
غرض ہو گئی اک بڑی دشمن اب
ہوئی خانہ جنگی لڑائی ٹھنی اب
کیا اس لڑائی نے برباد بھارت
کہ ہے آج تک جس سے ناشاد بھارت

اب یہاں راجہ پرتھی راج کے مختصراً" مزید حالات زندگی پیش کئے جاتے ہیں۔

جب پانی پت تراوڑی کے میدان میں پرتھوی راج اور شہاب الدین محمد غوری کے مابین پہلی جنگ ہوئی تو پرتھوی راج کے ہاتھوں

غوری نے عبرتناک شکست کھائی تھی اور جب زخمی حالت میں شہاب الدین غوری کو پرتھوی راج کے سامنے لایا گیا تو اس نے کہا تھا "شہاب الدین اگر میں چاہوں تو تمہاری گردن تن سے جدا کر سکتا ہوں مگر معلوم نہیں کہ وہ کونسا احساس ہے جو مجھے تلوار اٹھانے سے روکتا ہے میرا دل نہیں چاہتا میں تمہیں قتل کروں شاید یہی وجہ ہے کہ تم میری نسل سے ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں خالص راجپوت ہوں اور راجپوتوں کا اصول ہے کہ وہ کمزور اور شکست خوردہ حریف پر تلوار نہیں چلاتا۔ بس میں تمہیں معاف کرتا ہوں۔ اس کے برعکس جب پرتھوی راج اور محمد غوری کے درمیان دوسری جنگ ہوئی تو پرتھوی راج کو شکست ہوئی۔ راجہ زخمی ہوا۔ اس موقعہ پر پرتھوی راج کو گرفتار کر کے محمد غوری کے سامنے لایا گیا۔ تو غوری نے کہا کہ "پرتھوی راج میں تمہاری قدر کرتا ہوں کہ تم ایک بہادر نڈر' بااصول راجپوت انسان ہو۔ مگر میں تمہاری جیسی حماقت نہیں کر سکتا کہ تمہیں معاف کر دوں۔ جبکہ میرا دل بھی نہیں چاہتا کہ تمہیں قتل کروں۔ کیونکہ تم نے میری جان بخشی کی تھی۔ اگر تم چاہتے تو مجھے قتل کر کے میرے خاندان کا نام ونشاں مٹا سکتے تھے پھر شاید کسی افغان

حکمران کی جرات نہ ہوتی کہ وہ ہندوستان کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھ سکتا۔ مجھے افسوس ہے کہ تم اپنے راجپوتوں کے اصول کے مطابق قتل کئے جا رہے ہو۔ تم نے ایسے اصول اپنائے کہ اپنی جان سے بھی جا رہے ہو اور اپنے عالی شان تخت و تاج کو بھی گنوا رہے ہو۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ میری رگوں میں بھی آریا خون موجزن ہے لیکن افغانستان کے آب و دانہ میں بے حسی' بے وفائی اور محسن کشی بدرجہ اتم موجود ہے۔ میرے دوست۔ میرے محسن میں اس حوالہ سے مجبور ہوں اور میری بے حسی نے خون کے تمام رشتوں کو فراموش کر دیا۔"

یہ کہہ کر محمد غوری نے حکم دیا کہ پرتھی راج کو قتل کر دیا جائے اور دس شمشیربرداروں نے پرتھوی راج کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔

راجہ پرتھوی راج کے قتل کے بعد غوری نے تین روز تک اس کے غم میں کچھ نہ کھایا اور نہ پیا اور اپنے افسروں سے کہا کہ مجھے ایسا لگتا ہے میں نے پرتھوی راج کو قتل نہیں کیا بلکہ اپنے جسم کا کوئی حصہ کاٹ کر پھینک دیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جب تک غوری زندہ رہا۔ تادم حیات پرتھوی راج کے قتل کا افسوس کرتا رہا۔ یاد رہے کہ ہندوستان اپنے میزائل کا نام پرتھوی میزائل اسی مناسبت سے رکھا

ہے پاکستان نے اس کے جواب میں میزائل کا نام غوری میزائل رکھا ہے مزید غزنوی میزائل کے نام پر نام رکھا جائے تو بہتر ہو گا۔

(تاریخ راجپوت حصہ اول صفحہ ۹۵)

والئی بھٹیانہ راجہ گوگا چوہان

چوہان خاندان میں راجہ گوگا بھی بہت مشہور ہوا ہے۔ جس کو گوگا پیر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ انہیں سانپوں کا بادشاہ کہا جاتا ہے کچھ مورخین کا خیال ہے کہ گوگا پیر کی سانپ کے کاٹنے سے موت واقع ہوئی تھی لیکن اکثر مورخین کی رائے یہ ہے کہ وہ شہاب الدین کے ساتھ جنگ میں مارا گیا تھا اور وہ اس وقت بھٹیانہ کا حکمران تھا۔ پیر سانپوں والا کا تعلق چوہان راجپوتوں سے تھا۔ ان کے متعلق کئی تاریخوں میں آیا ہے اور شاہان گوجر کے مصنف مولوی عبدالمالک نے تحریر کیا ہے کہ یہ مشہور و معروف پیر خاندان چوہان کا چشم و چراغ تھا۔ اس کے اردگرد سانپ اکٹھے رہتے تھے ان کی کرامات کی وجہ سے سانپ کے کاٹے ہوئے آدمی پر زہر اثر نہین کرتا تھا۔ ریاست بیکانیر ضلع گنگانگر میں ایک جگہ دلایرہ ہے جہاں وہ رہتا تھا۔ اجیرہ چوہان کے ہاں پیدا ہوا۔ بچپن میں بھگتی اختیار کی ذات کا ہندو چوہان تھا۔ گوگا

چوہان کے زیادہ حالات نہ مل سکے۔ البتہ حاجی رتن؁ آف بٹھنڈہ کے خلیفہ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔ تبدیلی مذہب کی بنا پر واپسی پر بھائیوں نے قتل کی کوشش کی چونکہ راجہ چوہان مسلمان ہو چکا تھا۔ بھائیوں سے کہا کہ مجھے نہ مارو ورنہ میں کسی ایسی جگہ چلا جاؤں گا جہاں سے واپسی مشکل ہو گی چنانچہ بھائی مارتے رہے اور گوگا پیرا نہیں روکتا رہا۔ بالاخر گھوڑا زمیں پر کھڑا۔ زمین میں دھنستا گیا حتی کہ زمین دوز ہو گیا بعد میں بھائی بہت پریشان ہوئے اور یہ کرامت دیکھ کر مسلمان ہو گئے۔ اب گوگے دی ماڑی ریلوے اسٹیشن ہے۔ ہر طرح کے سانپ اردگرد رہتے ہیں کسی کو گزند نہیں پہنچاتے۔ کہتے ہیں سانپ کا ڈسا جب اس کے پاس چلا جاتا تو زہر کا اثر ختم ہو جاتا تھا۔ اب مڑی میں بھی یہی صورتحال ہے۔ ان کے مزار پر میلہ لگتا ہے گویا کہ سانپوں والا پیر مشہور خاص و عام ہے۔

(تاریخ راجپوت صفحہ ۹۴۔۱۹۷ از جھنڈ ہرا)

چوہانوں میں اسلام

تاریخی طور پر یہ بات ثابت ہے کہ راجہ پرتھوی راج کا بھتیجہ چوہانوں میں سب سے پہلے مسلمان ہوا۔ غالباً" اس کا نام ایشرداس تھا

جو خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمت اللہ علیہ کے دست حق پرست پر دائرہ اسلام میں داخل ہوا۔ اس کے بعد چوہانوں میں اسلام کی رغبت بڑھ گئی اس کے بعد راجہ جے سنگھ ۱۳۶۵ء میں مسلمان ہوا۔ اس کا اسلامی نام نواب قائم الدین خاں چوہان رکھا گیا جس سے قائم خوانی چوہان چلے۔ قائم خوانی چوہانوں کی تاریخ مولوی عطا محمد نے تاریخ قائم خوانی کے نام سے لکھی ہے جس کو میں نے پڑھا ہے۔

رائے مانک چوہان بہ مشہور و معروف بہادر چوہان راجہ تھا یہ اس وقت سندھ کے کناروں پر اپنی فوجوں کا للکارتا ہوا پہنچا۔ جب راجہ داہر والئی سندھ اور ملتان نے بواسطہ مذہب و برہمن کی پکار سے ہند راجگان کو دعوت جنگ دی گئی تھی دیگر راجگان ہند کے ہمراہ یہ بھی آگ بگولے کی طرح سندھ آگیا اور مجاہدین اسلام کے سامنے سینہ سپر ہو گیا اور بے انتہا خون ریز جنگ میں اپنے جنگی کرتب دکھانے کے علاوہ بڑی بہادری اور بے جگری سے مجاہدین اسلام کا مقابلہ کیا جس دلیرانہ جنگ سے اس نے جنگ کا نقشہ تبدیل کیا تھا حضرت محمد بن قاسم جیسے مجاہدین اسلام نے اس کی داد دی اور بے ساختہ کہہ اٹھا کہ قوم و مذہب اور ملک پر نثار ہونے والے انسانوں میں رائے مانک چوہان

ایک ہے اس نے اپنی جان میدان کارزار میں دی مگر اپنا قدم نہ پھیرا"

چوہانوں کی ہر صدی ہر کرن و دور میں خدمات ہیں۔ شاہ نامہ رسوم کے مصنف اور پاکستان کے قومی ترانہ کے بانی معروف شخصیت کا تعلق بھی چوہان راجپوتوں سے تھا جن کا ابو اثر حفیظ جالندھری ہے۔

بھانیکا چوہان

آلہٰ چوہان کی چھٹی پشت سے چنن چوہان ہوا جو کہ اسم باسمی تھا۔ اس کے تین فرزند تھے۔ خیرا۔ بھانا۔ سدھار۔

خیرا کی اولاد خیرے کے' بھانا کی اولاد بھانیکے اور سدھار کی اولاد سدھار کے کہلائی۔

بھانیکے حضرات بھی پورے پنجاب میں پائے جاتے ہیں۔ ضلع بھاول نگر میں رام پورہ چوپالیہ ضلع پاکپتن میں محمود پور اور علاقہ قبولہ میں بھانیکا ٹیوب ویل اڈہ نزد سوہاوہ مل موجود ہے۔ وہاں بھانیکے حضرات رہتے ہیں۔ اسی طرح ماڑی ہزارہ میں حاجی شاہ محمد صاحب بھانیکا پتی دار رہتے ہیں۔ علاوہ ازیں کئی مقامات پر یہ لوگ آباد چلے آرہے ہیں۔ ان میں بھی بڑے بڑے زمیندارہ اور ملازمین ہیں۔ متوسط طبقہ کے لوگوں کی بھی اکثریت ہے۔ الغرض ہر طرح کے

لوگ موجود ہیں۔ تحصیل منچن آباد میں میاں خورشید احمد بھانیکا خاصے زمیندار ہیں۔ باہوساڑو میں میاں نور حسن بھانیکا معروف شخصیت ہو گزرے ہیں۔ قریبی بستی رتی رام میں حاجی عبدالستار زبیری صاحب بھی بھانیکا خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اس وقت گورنمٹ ہائیر سکینڈری ماڈل سکول منچن آباد میں اپنے فرائض بطور ہیڈماسٹر انجام دے رہے ہیں۔

یاد رہے کہ محمود پور میں ضلع پاکپتن میں میاں محمد شریف صاحب بھانیکا چوہان آباد ہیں جن کی اولاد میں ڈاکٹر محمد اکبر صاحب ہیں جو کہ مذکورہ چک میں پریکٹس کرتے ہیں:

نیز رام پور میں میاں محمد رفیق چوہان بھانیکا جو اچھے خاصے زمیں دار ہیں اور چیرمین یونین کونسل ہے رہ چکے ہیں۔ صاحب اخلاق اور ملنسار آدمی ہیں۔

چوہانوں کی عظمت کے دلائل

۱۔ کرنل ٹاڈ نے چوہانوں کا شجرہ نسب راجپوتانہ سے حاصل کیا اس میں راجہ انہل ثانی سے لے کر راجہ پرتھی راج تخت نشین راجگان کی چھتیس پشتیں درج کی ہیں۔ اس خاندان میں راجہ

جے مل تھا جس نے اجمیر کا قلعہ تعمیر کیا تھا جو کہ چوہانوں کی عظمت کی نشانی ہے۔

۲۔ مقام سوئمبر جہاں کا نمک مشہور ہے۔ راجہ سانبھر نے بنایا تھا جو کہ چوہانوں کا اول راجہ تھا۔ جس کا نام راجہ مانک راچوہان تھا۔ یہ بھی چوہانوں کی مشہور یادگار ہے۔

۳۔ راجہ مانک راچوہان جس نے خلیفہ ولید کے سپہ سالار محمد بن قاسم کے حملہ کی مدافعت کرتے ہوئے اس بے جگری سے مقابلہ کیا کہ پہلی صدی کا عظیم فاتح راجہ مانک راچوہان کو داد شجاعت دیتے ہوئے اس کے عزم پر داد دیتا رہا۔ یہ اقوام ہند کی عظمت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

۴۔ سلطان محمود غزنوی کے حملہ کے وقت چوہانوں نے وہ جوانمردی دکھائی کہ سلطان محمود نے ادھر سے رخ تبدیل کر کے سوراشٹر کی طرف چلا گیا۔

۵۔ ۱۱۹۱ء میں غوری نے والئی اجمیر راجہ پرتھی راج پر بھرپور حملہ کیا لیکن چوہانوں کی ہمت اور راجہ پرتھی راج کی فن سپاہ گری اور عظیم فوج نے نووارد سلطان محمد غوری کا اس شان سے مقابلہ کیا

کہ غوری اپنی جان بچا کر واپس اپنے وطن غزنی چلا گیا۔

۶۔ اس دفعہ راجہ سبیل دیو نے پراروت پرمار جو چوہانوں کا دشمن تھا حملہ کیا۔ لیکن اس دفعہ بھی چوہانوں نے اپنی بہادری کے جوہر بے نظیر دکھائے۔

۷۔ اورنگ زیب عالمگیر نے اپنے والد شاہ جہاں بادشاہ کے خلاف جب برسرپیکار ہوا تو اس وقت کے چوہانوں کی ہمدردیاں شاہ جہاں کے ساتھ تھیں اور صف اول میں ان کی تلواریں چمکیں اس جنگ میں گاگراں، گھوگرا، کچی بروہی، دبورا، سونگرا، سوئی بہار مان کوٹ کے چوہانوں اور ریاواگڑہ پولچا خاندان نے میدانکار زار میں لڑ کر شہنشاہ کی وفاداری کا دلی ثبوت دیا۔

ان مصدقہ دلائل سے ظاہر ہوتا ہے کہ چوہان راجپوتوں نے بہادرانہ طور پر ہر کرن ہر صدی میں جوہر مردانگی دکھائے اور مخالف حملہ آوروں کو بے حد حیران کر کے اپنی شجاعت و عظمت کو میدان کارزار میں سنہری لفظوں میں تاریخ کے سپرد کر دیا۔

چوہانوں کی معروف گوتیں

چوہان، مرل چوہان، چوٹیہ چوہان، گوندل چوہان، چیمہ چوہان، چٹھہ

چوہان، کچھی چوہان، باڑہ چوہان، شیخاخوانی چوہان، قائم خوانی چوہان، موتی گرا چوہان، سمور چوہان، بھانیکا چوہان، سدھار کا چوہان، خیرے کا چوہان، واندر چوہان، سہو چوہان، موہل چوہان، لعل خوانی چوہان، وڑائچ چوہان، چہل چوہان وغیرہ

تیسرا باب

۱۔ چوڑیہ

۲۔ وجہ تسمیہ لفظ چوڑیہ

۳۔ اوصاف چوڑیہ

۴۔ برصغیر میں چوڑیوں کے مراکز

چوٹیہ

چوٹیہ خاندان کا مورث اعلیٰ خاندان چوٹیہ میاں چند چوہان تھا جو بارویں تیرھویں صدی عیسوی کے راجپوتوں میں بہادر و جوانمرد جوان تھا۔ راجہ مانک رائے چوہان کی اولاد میں سے گھنگ نامی معروف شخص گزرا ہے اس کے چار فرزند ہوئے۔ اجیرہ' چند' کتھ اور مہی کرن چند کا فرزند چوٹیہ ہوا۔ جس کی نسل چوٹیہ خاندان کے نام سے مشہور ہوئی۔ جس طرح چوہان راجپوتوں کی شاخیں چیمہ' چٹھہ' گوندل وغیرہ ہیں اسی طرح چوہانوں کی شاخ چوٹیہ ہے۔

گلاسری آف دی پنجاب جلد دوم کے مطابق چوٹیہ پچادہ کے قبیلول میں سے ایک قبیلہ ہے جو اپنے آپ کو چوہان راجپوت بتاتے ہیں اور اپنا مورث اعلیٰ چوٹیہ کو بتاتے ہیں ان میں سے اکثریت مسلمان ہیں اور صرف چند ایک گھرانے ہندو ہیں۔ (صفحہ ۱۸۲)

چوٹیہ کی آٹھویں پشت سے راجہ بھراپال ہوا جس کی حکومت بھٹنڈہ سے دریائے ستلج تک تھی اس نے کافی سال حکومت کی۔ گوگا چوہان کی وفات کے بعد یہ قوم منتشر ہو گئی اور یہ لوگ ندی گھاگھرہ کے کنارے جانب پچھّم آباد ہوئے۔ وچھراجہ چوٹیہ کی چھٹی پشت سے

میاں شیرا چوٹیہ ہوا جو اپنے دور کا نامور آدمی تھا اس کے دو فرزند تھے۔ اللہ داد۔ لکھو۔ بیگڑ ضلع حصار کے جتنے چوٹیے ہیں ان دونوں کی اولاد ہیں میاں شیرا چوٹیہ کی اولاد میں سے مولوی شہاب الدین، اور مولوی عبداللہ اپنے وقت کے بہت بڑے عالم اور پارسا شخصیت تھے۔ ملکی تقسیم کے بعد مولوی شہاب الدین چوٹیہ ڈوئنہ نزد قریشی چوک ضلع مظفر گڑھ تشریف لائے اور وہیں وفات پائی۔ ان کے لڑکے ابوبکر چوٹیہ تھے وہ بھی فوت ہو چکے ہیں اب ان کے لڑکے میاں سعید احمد چوٹیہ B.A تاحال زندہ ہیں۔ خدا اسلامت رکھے۔ ضلع حصار کے چوٹیوں کو بعض لوگ پچادہ کہہ کر بھی پکارتے ہیں۔ ظفر جھنڈیر اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ پچادہ بھی کوئی گوت نہیں ہے۔ ایک نام ہے کہا جاتا ہے کہ اس قبیلے کا کوئی آدمی پیدل فوج میں ملازمت کرتا تھا جس کی وجہ سے لفظ پچادہ پڑھ گیا بعض کے بقول بیھم سے پچادہ بن گیا۔

وجہ تسمیہ لفظ چوٹیہ

چوٹیہ کا لفظی معنی چوٹ یا نشانہ کے ہیں۔ مشہور ہے کہ اس وقت چوہان نے کپی (تورن) چوٹی تھی۔ نشانے بازی کی مہارت کی بنا پر

دیگر چوہانوں اور راجپوتوں نے اس کو چوٹیہ کہنا شروع کر دیا۔ ہمارے چیف مراثی کی روایت کے مطابق چوہان جیل میں قید ہوا۔ وقت کے حاکم نے کہا کہ کپی پر نشانہ کون لگائے گا۔ تمام قیدیوں کو میدان میں لایا گیا تمام کے نشانے خطا گئے جب چوہان راجپوت چند کے فرزند کی باری آئی تو اس نے مقررہ مقام پر ٹھیک نشانہ لگایا اور کپی کے پرخچے اڑا دیئے جس سے سب لوگ عش عش کر اٹھے۔ صحیح نشانہ لگانے کی بنا پر چند کا فرزند چوٹیہ کے نام سے معروف ہوا۔ گویا کہ چوٹیہ کا معنی نشانہ باز ہے۔ مزید کئی وجوہات بھی بیان کی جاتی ہیں مثلاً" جناب غلام رسول صاحب چوٹیہ ریٹائرڈ ڈی ایس پی آف ننکانہ صاحب کی روایت کے مطابق میاں چند کا فرزند جو چوٹیہ مشہور ہوا۔ تو لوگوں نے چوٹیہ کا مفہوم پوچھنا شروع کر دیا۔ تو جواب ملا کہ چوٹیہ کا مطلب چوٹی کے راجپوت ہے۔

چوٹیہ خاندان اورنگ زیب مغل بادشاہ کے عہد میں دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ پہلا شخص چوٹیہ جو مسلمان ہوا اس کا اسلامی نام میاں رحمت علی رکھا گیا واضح ہو کہ قبل از اسلام اس کا نام میاں دولہ تھا۔ اورنگ زیب عالمگیر رحمتہ اللہ علیہ کی وفات ۱۷۰۷ء میں ہوئی تو

گویا خاندان چوٹیہ کم و بیش تین صدیوں سے مسلمان چلا آ رہا ہے۔
ہندوستان میں ہندو اور سکھ چوٹیے بھی آباد ہیں۔

اوصاف چوٹیہ

برصغیر پاک و ہند میں خاندان چوٹیہ کا خوش قسمت اور عظیم انسان مغلیہ دور میں راجپوت چوہان چوٹیہ میاں دولہ دائرہ اسلام میں داخ ہو کر میاں رحمت علی کے نام سے موسوم . ہوا۔ پھر چوٹیوں میں اسلام قبول کرنے کا ذوق خوب بڑھا اور جوق در جوق دائرہ اسلام میں داخل ہونے لگے۔ چوٹیہ خاندان کے افراد قیام پاکستان کے وقت مختلف اضلاع میں آباد ہو گئے۔ اگر انہیں یکجا کر دیا جائے تو کم و بیش ایک ممبر قومی اسمبلی اور دو ممبران صوبائی اسمبلی کامیاب ہو سکتے ہیں لیکن فی زمانہ یکجا کرنا ناممکن ہے۔

چوٹیہ خاندان میں بھی دیگر خاندانوں کی طرح علماء۔ صوفیا' وکلا' دانشور' حاجی' نمازی موجود ہیں۔ تاہم خاندان کی اکثریت اس دور میں بھی تعلیم سے بے بہرہ ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ تعلیم کو عام کیا جائے۔ چوٹیہ خاندان کے افراد میں راجپوتی جوہر آج بھی موجود ہے۔ عزت و ناموس کی خاطر جان دے دینا ان کا طرۂ امتیاز ہے۔

جوش میں ہوش کے قائل نہیں ہیں۔ راجپوتی خون بہت جلدی گرم ہو جاتا ہے۔

بقول تلسی رام

عار نہ سہندے نار سیرڈن بول نہ سہن شریکاں
آدم دے پت بزدل ہو گئے شیطو لائیاں لیکاں

تحمل، بردباری اور رواداری انسان کے بہترین اوصاف ہیں۔ مجموعی طور پر جو چیز ان میں دیکھی گئی ہے کہ باوجود مسلمان ہونے کے وہ حاسد ہیں جس کی اسلام مذمت کرتا ہے مسلمان کی شان یہ ہے کہ وہ کسی سے حسد نہیں کرتا۔ بلکہ رشک کرنے کی اجازت ہے سنت کا ایک معنی دل کی صفائی بھی ہے جہاں صفائی وہاں خدائی۔ اللہ تعالیٰ کو عموماً" اور اس خاندان کو خصوصاً حسد جیسے روحانی مرض سے شفایاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہے۔

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور ویسے بھی حسد خدائی تقسیم پر براہ راست اعتراض ہے جو کہ مناسب نہیں۔ دنیا میں سب سے پہلا قتل حسد کی وجہ سے ہوا۔

بقول شاعر

؎ حاسد حسد کی آگ میں خود ہی جلا کرے
وہ شمع کیوں بجھے جسے روشن خدا کرے

برصغیر میں چوٹیہ خاندان کے مراکز

چوٹیہ خاندان کی آبادی میں جب اضافہ ہوا تو خاندان کے افراد مختلف علاقوں میں پھیل گئے۔ ان کے اہم مراکز کا مختصرا" تذکرہ درج ذیل ہے۔

۱۔ قصبہ بیگڑ:۔

یہ قصبہ تحصیل فتح آباد ضلع حصار میں بہت بڑا شہر نما قصبہ تھا۔ جس کی پانچ نمبرداریاں تھیں۔ اس قصبہ میں اکثریت سکھیرا خاندان کی تھی جیسا کہ بانی قصبہ میاں فرید خاں سکھیرا سے ظاہر ہے اور چوٹیہ خاندان کے افراد بھی کافی تعداد میں موجود تھے۔ بلکہ پورے ضلع حصار میں یہ خاندان مختلف مقامات پر پھیلا ہوا تھا۔ مثلا" بادل گڑھ، فتح آباد، خونن وغیرہ اسی قصبہ میں ایک عظیم شاہی مسجد تھی جس کے مینار پانچ چھ میل دور سے دکھائی دیتے تھے جو کہ اس قصبہ کی عظمت کی دلیل ہے۔

نمبرداروں میں میاں محمد صدیق سکھیرا، میاں مستقیم سکھیرا،

میاں صوبہ' میاں نور محمد اور میاں جلال خاں سکھیرا قابل ذکر ہیں۔ خاندان سکھیرا کا تعلق طور راجپوتوں سے ہے۔ میاں سکھراج کی اولاد ہونے کی وجہ سے سکھیرا کہلائے۔

سکھیرا خاندان کی چوٹیہ خاندان سے پرانی رشتہ داری ہے مولوی شہاب الدین چوٹیہ رحمت اللہ علیہ بھی اسی قصبہ سے تعلق رکھتے تھے جو کہ اس خاندان کے بزرگوں میں شمار ہوتے تھے۔ مولوی محمد عبداللہ اور میاں شیرا چوٹیوں کے اکابر تھے اور ان کی قبریں بھی بیگڑ ضلع حصار میں موجود ہیں۔

قصبہ بیگڑ نے ولی بزرگ' سیاستدان اور مذہبی شخصیات پیدا کیں جو کہ چوٹیہ خاندان کی قابل فخر ہستیاں تھیں۔ ملکی تقسیم کے وقت پاکستان آتے ہوئے قصبہ بیگڑ نے سکھوں سے مقابلہ کیا اور جوانمردی کے جوہر دکھا کر سکھوں کو پسپا کر دیا گیا۔ سکھ کافی تعداد میں مارے گئے۔ یہ کارنامے خاندان چوٹیہ کی بہادری کی علامت ہیں۔

۲۔ مدھانی والا

قصبہ مدھانی والا تحصیل میلسی آباد میں واقع ہے منڈی صادق گنج سے قریباً" ۱۲ کلومیٹر جانب مشرق بارڈر سے پانچ چھ کلومیٹر دور واقع

ہے۔ جانب جنوب ریاست بیکانیر ہے۔ اس قصبہ کی بنیاد رکھنے والے
چوٹیہ خاندان کے عظیم فرد میاں پارس خاں چوٹیہ تھے۔ ہمارے آباؤ
اجداد جب چوٹیاں خورد سے یہاں تشریف لائے تو یہ ایک جنگل تھا بس
جھاڑیاں اور درخت۔ ایک درخت پر خانہ بدوش قبیلوں کی چند
مدھانیاں لٹکی ہوئی تھیں جس کی بنا پر اس کا نام مدھانیاں والا اور بعد
ازاں تخفیف کے طور پر مدھانی والا مشہور ہوا یہ اٹھارویں صدی
عیسوی کی بات ہے۔ میاں پارس خاں چوٹیہ کے ساتھ ان کے بھائی
میاں رانا خاں چوٹیہ بھی تھے اور دوسرے بھائی میاں بھانہ چوٹیہ۔
چوٹیاں خورد ضلع فیروزپور میں ہی ٹھہرے رہے۔ سنا ہے کہ اس وقت
ان کے ساتھ گودھا بٹر' کریم بخش سین' میاں جیون سین بھی ساتھ
تھے اور اپنے اپنے لواحقین کو لا کر آباد کیا اس لئے یہ موضع ملکی تقسیم
سے بہت قبل ہی چوٹیوں کا مرکز بن چکا تھا۔ بعد میں نہری نظام آگیا۔
۱۹۴۷ء تک چلتا رہا۔ تقسیم ہند کی وجہ سے یہ نہر بند ہو گئی اور یہاں
کے تپتے ہوئے کھیت پانی کی بوند کو تاحال ترس رہے ہیں۔ صرف
باران رحمت کے سہارے یہاں کی گزر اوقات ہے۔ دراصل بارڈر
ایریا کم و بیش اسی چکوک پر مشتمل ہے۔ جہاں پانی کا کوئی خاص

بندوبست نہیں لوگوں نے کنوئیں وغیرہ یا زمانہ حال میں پیٹر وغیرہ لگا رکھے ہیں۔ بارش ہو تو یہ علاقہ خوشحال اور اگر بارش نہ آئے تو زندگی محال لیکن اس پر بھی خدا تعالٰی کا شکر ہے بقول شاعر

نہ فراق اچھا ہے اے دل اور نہ وصال اچھا ہے
یار جس حال میں رکھے وہی حال اچھا ہے

قصبہ مدھانی والا کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس میں دیوبند کے فاضل مولوی نور احمد سین پنوار راجپوت جو اپنے وقت کے جید عالم دین تھے اور سیاسی آدمی تھے اور سفید پوش بھی۔ گویا کہ مدھانی والا بارڈر ایریا کا جنگشن ہے۔ لیکن ذرائع آمدورفت نہ ہونے کے برابر۔ وسائل ندارد عرصہ ۲۵ سال سے سنتے آرہے ہیں کہ نہر آرہی ہے لیکن ابھی تک امریکی بیڑے کی طرح پہنچ نہ سکی۔ کسی ایم پی اے یا ایم این اے کو توفیق نہ ہوئی کہ وسائل سے محروم علاقہ کی طرف خصوصی توجہ کرے۔ کامیاب ہو کر اپنی تجوریاں بھرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ فوراً" بعد دوسرے الیکشن آجاتے ہیں۔ اللہ کرے ان اسی چکوک میں سے تعلق رکھنے والا کوئی مرد میدان پیدا ہو اور آگے آئے تاکہ اس کے سبب ہی اس علاقہ کے لوگ اپنی تقدیر بدل سکیں۔

علاوہ ازیں اس قصبہ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ اس قصبہ کے بانی کی اولاد میں سے ضلع بہاول نگر کی مشہور سیاسی شخصیت میاں محمد سلیم صاحب چوبیہ ہیں جو خاندان کے موجودہ سربراہ ہیں۔ معروف سماجی کارکن ہیں۔ ممتاز قانون دان ہیں۔ اسی خاندان میں تعلیم یافتہ افراد کافی ہیں۔

الغرض مدہانی والا نے وکیل' سیاسی شخصیتیں' ایم اے اردو' ایم اے اسلامیات' پروفیسر اور ماسٹر حضرات پیدا کئے۔ جو کہ دوسروں کے لئے قابل تقلید ہیں۔ حسن اتفاق ہے کہ مولف گلشن چوبیہ کا تعلق بھی اسی قصبہ کے خاندان سے ہے۔ گویا کہ مدہانی والا میں پڑھا لکھا خاندان پارس کے چونے ہر اعتبار سے ترقی پذیر ہیں۔

اس کے علاوہ شیخ فیملی کے ایک بہت عمدہ شاعر حافظ محمد سلطان مرحوم کا تعلق بھی اسی قصبہ سے ہے۔ اپنے وقت کے بہت بڑے شاعر تھے جن کے اشعار کی جھلک قارئین کے ذوق مطالعہ کی خاطر پیش خدمت ہے۔ حافظ محمد سلطان نے برصغیر کی تقسیم کے متعلق اپنے خیالات کا یوں اظہار کیا۔

دم دم رب دا نام چتاراں

سر سردار بنی توں واراں
ازبک غم دی حالت یاراں
دساں جیویں وہائی اے
الٹ زمانے دی وا گھلی ڈلی کل خدائی اے

جو چھولے تے کنک نرالی
گھن سبھ چیزاں سپانوالی
دوتیاں اگ لگائی اے
الٹ زمانے دی وا گھلی ڈلی کل خدائی اے

بولاں کی بنگلے دے حالے
گولی چلی جدوں دوالے
محل ڈرے سبھ محلاں والے
کسے ناں ٹنگ اڑائی اے
الٹ زمانے دی وا گھلی ڈلی کل خدائی اے

ہاں جادی خاں کیتے جیرے
تے اسدے فرزند بھلیرے
ہور محمد فرید سکھیرے

ہمت بھلی جتائی اے

الٹ زمانے دی وا گھلی ڈلی کل خدائی اے

کند والے تھیں جویئے چلے

کتنے ہور گراں سنگ رلے

قافلہ بڑا بنا کے چلے

وطنوں واگ اٹھائی اے

الٹ زمانے دی وا گھلی ڈلی کل خدائی اے

اوڈ قصائی گلاں کر دے

بھیڑ لڑائیوں اساں تاں ڈردے

لکے چھپے وچ کنب دے ڈردے

موتوں ہیبت چھائی اے

الٹ زمانے دی وا گھلی ڈلی کل خدائی اے

قبل از قیام پاکستان جب اس علاقہ میں نہر پورے علاقہ کو سیراب کرتی تھی۔ ایک دفعہ محکمہ نہر نے خود ہی نہر توڑ دی اور ذمے اہل مدہانی والا کے لگائی۔ اس وقت مولانا نور احمد صاحب زندہ تھے جو کہ راقم الحروف کے ناناجی تھے۔ انہوں نے حافظ سلطان سے کہا کہ نظم

لکھو چنانچہ انہوں نے فی البدیعہ اشعار لکھے۔ اشعار سن کر افسر محکمہ نہر نے مدھانی والا کے لوگوں کو بری کر دیا۔ میٹ اور پٹواری کی پٹائی کی۔

افضل	میٹ	دوجا	پٹواری
تیجے	بابو	ڈچکر	ماری
لتر	پینڈے	وارو	واری
ناکہ	کیوں	کروایا	اے

حافظ سلطان کے دوسرے بھائی مولوی محمد دین صاحب بھی شاعر تھے انہوں نے نافعتہ المسلمین نامی کتاب اشعار میں لکھی۔ حافظ محمد سلطان نے کافی کتب چھپوائی تھیں جن میں قصہ ہرنی المعروف معجزہ ہرنی، قصہ عاشق حضرت بلال زیادہ مشہور ہیں۔ جن کی جھلک ملاحظہ فرمائیں۔ گویا کہ حافظ محمد سلطان قصبہ مدھانی والا کے قابل فخر شاعر تھے۔

معجزہ ہرنی کے چند اشعار

واحد مالک اکبر خالق دائم اوس خدائی اے
قادر ہر قادر تے قادر اوسے نوں وڈیائی اے
بے مانند بے مثل لگانا ارحم اکرم پاک توانا

کشف الکوبی پیارا نا عالی ذات بقائی اے
نہ اس باپ نہ ہرگز مائی نہ اس بھین نہ اللہ بھائی
نہ زن بیٹا بیٹی کائی خبر قرآنوں آئی اے
جنگل سندی ہرنی کائی اوس جا چر دی چردی آئی
جاں تقدیر الہی آوے پیش کوئی تدبیر نہ جاوے
کیہڑا لکھے لیکھ مٹاوے غالب حکم جباری جی
تو سید سردار سارا صاحب شان ہزاری جی

اقتباس حضرت بلالؓ

احمد نبی محمد عالی والی دوہاں جہاناں دا
عربی مکی مدنی مہدی ہادی جن انساناں دا
عیسے موسے نبی گرامی دیگے پہلے خبر تمامی
آون والا مرسل نامی دوست اہل ایماناں دا
جاں تشریف لیائے ہر جانور ظہور کھنڈائے
کفر شرک بنہ بستر چائے مٹا زور سلطاناں دا
پڑھ بسم اللہ حمد خدا نوں آکھاں لکھ لکھ واری
جس نے اپنی قدرت سیتی سرجی خلقت ساری

قصہ جیویں بلال عاشق دا آیا نظر کتابوں
آکھ سنا سلطان فقیرا ہووے فضل جنابوں
موتوں اول مرنے والا قرب حضوری پاوے
مویاں بن سلطان فقیرا جنت ہتھ نہ آوے
عشق ہووے تاں ایسا ہووے جیویں بلال ولی دا
مشکل ہے سلطان فقیرا بننا یار نبی دا
بس کافی سلطان فقیرا نہ کر طول کلاماں
پڑھ صلوٰتاں تسلیماتاں اوپر شاہ اکراماں
منگ دعا سلطان فقیر احمداں بول زبانوں
کل مراداں حاصل ہوئیاں فضل خدا رحمانوں

مدھانی والا کے مولوی امام الدین اور مولوی صفی اللہ مرحومین باپ بیٹا کا ذکر نہ کرنا ناانصافی ہوگی۔ ان کا تعلق کھرل خاندان سے تھا اور اپنے وقت کے جید عالم تھے۔ اس قصبے میں ان کی خدمات امامت پون صدی پر محیط ہے۔ ہندو اور سکھ بھی آپ سے تعویذ وغیرہ لیتے تھے اور عقیدت رکھتے تھے۔ حافظ محمد سلطان کی غزل بغرض مطالعہ شائقین پیش خدمت ہے۔

چھوڑ توڑ پیتاں تے فرار ہو گیا
رب جانے یار کیوں بیزار ہو گیا

ہس دس گیا دلوں بات کوئی نا
رج اک گھڑی ملاقات ہوئی نا
دل مغموم بے قرار ہو گیا۔ رب جانے یار کیوں....

دل نوں نہ جگدی بہار بھاوندی
شب تارے گنندیاں ہے گزر جاوندی
لوں لوں پیڑاں جاگیاں بیمار ہو گیا۔ رب جانے یار کیوں....

دیکھ ول دیش خویش طعنے ماردے
باپ مائی بھین بھائی دھرکار دے
گلی کوچے میں خوار ہو گیا۔ رب جانے یار کیوں....

یار باجھوں پلک نہیں آرام آوندا
دکھ ہجر والا سیکھاں تے چڑھاوندا
وصل باجھوں بچنا بھی دشوار ہو گیا۔ رب جانے یار کیوں....

خبرے کیڑی [illegible] میتھوں چت چایا سوں
پھٹ کے فراق تھیں ایسا بھلایا سوں

پنجرے تھیں پکھوں جیئوں اوڈار ہو گیا۔ رب جانے یار کیوں....

پلو پھڑ پیریں جھڑ ڈھاہیں ماریاں

پیاں نہ قبول سلطانی زاریاں

کرچت سنگ اغیار ہو گیا۔ رب جانے یار کیوں....

یاد رہے کہ حافظ محمد سلطان کی کتب۔ مثلاً" قصہ عاشق حضرت بلالؓ معجزہ ہرنی اور ناقتہ المسلمین وغیرہ بہت جلد منظر عام پر آرہی ہیں۔ ان کے تمام قصص ایک کتابی شکل میں چھاپے جا رہے ہیں۔

از محمد منیر چوٹیہ

۳۔ چوٹیاں کلاں و خورد

چوٹیاں کلاں و خورد تحصیل موگہ ضلع فیروزپور انڈیا میں واقع ہے اس قصبہ کا بانی خاندان چوٹیہ کا عظیم فرد میاں دلیل خاں چوٹیہ تھا۔ میاں دلیل خاں بیگڑ ضلع حصار سے اس جگہ آباد ہو گئے اور حضرات بھی ان کے ساتھ تھے۔ اس قصبہ کا نام بھی اپنی گوت کے نام پر رکھا۔ چوٹیاں کلاں و خورد جن کا آپس میں فاصلہ دو مربعہ تھا۔ اب اس وقت دونوں چک ایک ہو چکے ہیں اور نام وہی چل رہا ہے۔ مزید چوٹیاں کلاں ریلوے اسٹیشن بھی بن چکا ہے۔ تحصیل زیرہ۔ بوڑے وال میں

سادات خاندان سے سید چراغ دین شاہ گیلانی کو خاندان سے اس جگہ آباد کیا۔ ان کے لڑکے سید عبدالمجید شاہ گیلانی متوفی ۱۹۶۳ء مزار گوردوارہ عارف والا ضلع پاکپتن میں ہے۔ ان کی اولاد میں سے سید فقیر حسین شاہ، سید بشیر حسین شاہ جو ۱۹۴۷ء میں راستہ میں ہی شہید ہو گئے تھے۔ ان کے ایک بھائی سید منیر حسین شاہ گیلانی تھے وہ بھی انتقال فرما چکے ہیں۔ اب ان کے ایک فرزند سید لعل شاہ ہیں۔ یہ سادات گیلانی خاندان چوٹیہ کلاں و خورد کے چوٹیوں کا پیر گھرانا ہے۔ چوٹیہ خاندان ان کو بہت مانتا ہے۔ سید منیر حسین شاہ کا عرس مبارک ہر سال ۲۶ محرم کو سانگیانوالی ضلع شیخوپورہ میں بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔ جس میں چوٹیہ خاندان کثرت سے شریک ہوتے ہیں۔ چوٹیہ خاندان سے ایک بزرگ حافظ بابا نصیرالدین چوٹیہ ہوئے ہیں۔ جن کا مزار بھڈال اتاڑ نزد حویلی لکھا تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں ہے۔

۴۔ دھالے والا

یہ بھی ایک معروف قصبہ ضلع گنگا نگر ریاست بیکانیر میں واقع ہے۔ میاں دھالے خاں چوٹیہ ولد میاں سبحان چوٹیاں کلاں سے ریاست بیکانیر تشریف لائے ان کے نام پر دھالے والا نام رکھا گیا۔

میاں سبحان کے نو لڑکے تھے ان میں سے اکثر کی اولاد مٹ والا' سخانند کوکارہ' ڈھیکانوالی اور نائی والا میں آباد ہے۔ میاں دھالے خاں کا ایک لڑکا میاں سرمن تھا جن کی اولاد میں میاں محمد صدیق نمبردار۔ میاں محمد علی چوٹیہ ہیں۔ میاں محمد علی کے بڑے لڑکے حاجی احمد دین چوٹیاں جو بی ڈی کے ممبر کے ساتھ ساتھ چیئرمین یونین کونسل بھی رہ چکے ہیں۔

چوتھا باب

نامور شخصیات

۱۔ منشی نور احمد
۲۔ حاجی صدر دین
۳۔ میاں محمد حسین
۴۔ چوہدری عبدالعزیز
۵۔ صوفی محمد صدیق
۶۔ میاں خوشی محمد اختر
۷۔ حاجی چوہدری احمد دین
۸۔ میاں ناظر حسن چوٹیہ
۹۔ چوہدری فقیر محمد چوٹیہ
۱۰۔ چوہدری ولی محمد چوٹیہ
۱۱۔ ماسٹر نذیر احمد چوٹیہ
۱۲۔ میاں محمد ابراہیم چوٹیہ
۱۳۔ چوہدری عبدالعزیز چوٹیہ
۱۴۔ چوہدری غلام رسول چوٹیہ
۱۵۔ میاں علی محمد چوٹیہ
۱۶۔ میاں تاج محمد چوٹیہ
۱۷۔ چوہدری سراج الدین چوٹیہ
۱۸۔ حاجی میاں محمد دین چوٹیہ
۱۹۔ ماسٹر ہوشناک علی چوٹیہ
۲۰۔ مولانا شہاب الدین چوٹیہ
۲۱۔ مولانا محمد موسیٰ چوٹیہ
۲۲۔ چوہدری محمد خواجے خاں چوٹیہ
۲۳۔ حضرت بابا خلیل احمد چوٹیہ
۲۴۔ چوہدری غلام قادر چوٹیہ
۲۵۔ حافظ نصیرالدین چوٹیہ
۲۶۔ میاں پہلوان چوٹیہ
۲۷۔ میاں محمد صدیق چوٹیہ
۲۸۔ میاں محمد امیر چوٹیہ

۲۹۔ میاں غلام رسول چوٹیہ

۳۰۔ میاں عبدالجبار چوٹیہ

۳۱۔ میاں محمد احمد چوٹیہ

۳۲۔ چودی احمد یار چوٹیہ

۳۳۔ پروفیسر شبیر احمد چوٹیہ



نامور شخصیات

ا۔ منشی نور احمدؒ

آپ کے باپ کا نام امیر بخش چوٹیہ تھا۔ آپ محکمہ نہر میں پٹواری تھے۔ ۱۹۶۹ء میں ریٹائرمنٹ ہوئی اور ۱۹۹۴ء میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے راقم‌المعروف کے باپ تھے۔ موصوف صوم وصلوۃ کے پابند تھے۔ خوش اخلاق' سادگی پسند اور ملنسار انسان تھے۔ علم دوست شخصیت تھے یہ ان کی علمی دوستی کا ثبوت ہے کہ بندہ ناچیز قوم کی تاریخ مرتب کرکے آپ بھائیوں کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔

شروع سے ہی لوگوں سے نماز سننا اور اس کی اصلاح کرنا ان کا مشن تھا۔ بعد میں تبلیغی جماعت سے ان کا تعلق ہو گیا جو تا عمر رہا۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

ان کے بڑے بھائی حاجی میاں نور سمند چوٹیہ تھے۔ بہت دلیر اور نڈر راجپوت تھے۔ ساری زندگی نہ کسی سے دبے نہ جھکے۔ دلیری کے

اعتبار سے مشہور تھے کچھ دن بیمار رہنے کے بعد طویل عمر پا کر ۱۹۹۵ء



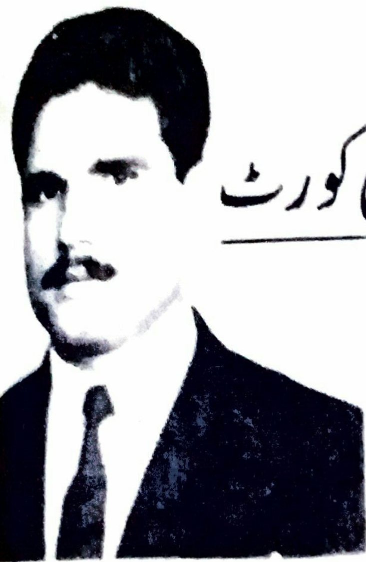
میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔

۲۔ حاجی صدر دین

آپ کے باپ کا نام میاں جلال دین تھا۔ علاقہ چھنب ضلع خانیوال کی مشہور سیاسی شخصیت ہیں۔ پختہ عقیدہ کے مالک ہیں اور مذہب سے گہرا لگاؤ رکھتے ہیں۔ برادری سے حسن سلوک اور محبت سے پیش آتے ہیں۔ پیر سید خورشید احمد شاہ ہمدانی آف عبدالحکیم" کے خاص مریدین میں سے ہیں۔ تقریباً بیس مربع اراضی کے مالک ہیں ان کی ساری اولاد نیک، نمازی ہے اولاد میں سے چار میٹرک، ایک بی اے اور تین حافظ قرآن ہیں۔

قاطع شرک و بدعت حضرت مولانا نور محمد سوتروی" کی کتاب شہباز شریعت کو سادہ الفاظ میں ترجمہ کر کے لکھوانے کے متمنی ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس مشن میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین کتاب

کی اشاعت کے سلسلہ میں معاونین میں سے ہیں۔



۳۔ میاں محمد حسین چوٹیہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

آپ کے باپ کا نام میاں حسن ہے۔ ان کا تعلق بھی چک نمبر ۳ ایس پی ضلع اوکاڑہ والوں سے ہے۔ بیگڑ ضلع حصار سے اٹھ کر مذکورہ چک میں آباد ہوئے۔ ان کا تعلق جامے کے چوٹیوں سے ہے۔ ان میں میاں صاحب ہی واحد شخصیت ہیں جو گریجوایٹ ہیں اور ایل ایل بی کر کے شعبہ وکالت سے منسلک ہیں۔ نوجوان' باصلاحیت صاحب اخلاق' نہایت ملنسار آدمی ہیں۔ سخی بھی ہیں۔ قوم کا درد ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ کتاب ہذا کو منظر عام پر لانے کے سلسلہ میں ان کا کلیدی رول ہے۔ برادری سے حسن سلوک رکھتے ہیں۔ راجپوتی اوصاف کے مالک ہیں۔ ان کے چھوٹے بھائی جناب محمد نواز صاحب پولیس میں بطور ہیڈ کانسٹیبل کام کر رہے ہیں اور بڑے بھائی میاں محمد منشا صاحب بطور سب انسپکٹر پولیس اوکاڑہ تعینات ہیں۔ یہ خاندان ۳ ایس۔ پی

والوں میں صاحب علم ہے۔



۴۔ چوہدری عبدالعزیز چوٹیہ

آپ کے باپ کا نام میاں شہاب الدین صاحب ہے۔ چوہدری صاحب نے فوج میں ملازمت اختیار کی بعد ازاں چھوڑ دی۔ ۱۹۴۴ء میں چوٹیاں کلاں ضلع فیروزپور میں پیدا ہوئے۔ وضع دار انسان ہیں اور صاف گوئی ان کا طرۂ امتیاز ہے۔ سمجھدار' باشعور' صاحب فہم و ادراک ہیں۔ خاندان سے انس و محبت رکھتے ہیں کتاب کی اشاعت میں ممد و معاون ہیں۔ ویلفیئر فاؤنڈیشن نشاط کالونی لاہور کے صدر رہیں۔ محلہ کی جامعہ مسجد کے چیئرمین ہیں۔ سماجی کاموں میں بھرپور دلچسپی لیتے ہیں۔ الکریم اللہ تعالی سلامت رکھے ان کے ایک لڑکے جن کا نام طارق عزیز ہے نہایت صاحب اخلاق باصلاحیت نوجوان ہیں۔

۵۔ صوفی محمد صدیقؒ چوٹیہ

آپ چک نمبر ۳ ایس۔ پی ضلع اوکاڑہ کے نمبردار تھے۔ بہت عمدہ۔ بلند پایہ شاعر بھی تھے۔ جن کی کتب کی جھلک کتاب کے دیگر مقام پر موجود ہے۔ ان کی کتابیں فاسقاں دی پٹاری' حقانی ہوکا' قصہ نواں مذہب' سسی پنوں' ہیر رانجھا' بھین بھرا زیادہ مشہور ہیں۔ جن سے عوام نے فیض حاصل کیا۔ درویش صفت انسان تھے اور بہت اچھے کاتب بھی تھے سادہ طبیعت کے ساتھ ساتھ روحانیت کی طرف بھی مائل تھے چنانچہ حضرت بابا شیر علی شاہؒ آف بصیرپوری سے بیعت تھے۔ حق گوئی میں بلند مقام رکھتے تھے ۱۹۶۵ء میں چند سفاک آدمیوں نے دولت کے لالچ میں قتل کر کے ریل کار کی لائن پر رکھ دیا۔ دوسرے دن اطلاع ملنے پر علاقہ میں کہرام مچ گیا اور درویش صفت شاعر کو اپنی بستی کے قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ ساری زندگی مجرد گزار دی۔ اپنے بھتیجے خادم شیر چوٹیہ سے بہت محبت رکھتے تھے۔

ع خدا رحمت کرے بڑی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

پنجابی زبان کے شاعر تھے۔ آپ کا نمونہ کلام درج ذیل ہے۔

اللہ پاک آدم نوں اپنا خلیفہ خاص بنایا

سجدہ سبھ فرشتیاں کیتا حکم جیویں فرمایا

ہر عالم ارواح دے اندر امر بجا لیایا

سجدہ ساڈا جدی ورثہ کیوں شیطان کہانواں

قبلہ مرشد توں تن من گھول گھمانواں

ہر ہر قدم اتے لکھاں سجدے کر دی جانواں

سچا دین مبارک



اکو دین سچا دوستو محمدی

اس بناں یارو بندگی نہ کمدی

کفر تے شرک دی پہچان ایہو اے

اللہ نبی پاک دا فرمان ایہو اے

چھڈ غیر مذہب شیطان والیو

منو دین نبی دا ایمان والیو

جھوٹیاں گواہیاں دے آن والیو

رناں پچھے دوزخاں نوں جان والیو

اچے اچے محلاں نوں بناں والیو

یاد رکھو مٹی تلے آن والیو

ریشمی پوشاکاں نوں ہنڈان والیو

کفن نہ بھلاؤ قبریں جان والیو

نعمتاں لذیز ڈھڈ پان والیو

کیڑیاں نہیں کھانا کھانے کھان والیو

راز ربی سینے وچ چھپان والیو

مٹھا پھل صبر دی زبان والیو

عاجزاں غریباں نوں ستان والیو

جاؤ گے ستائے اچی چان والیو

جھوٹ بھریاں شہادتاں شیطان والیو

بھلے رب نبی نوں قرآن والیو

بے نکاحیاں ہتھوں کھانے کھان والیو

حرام پچھے دوزخاں نوں جان والیو

زنا چوری رزق کمان والیو

حرام دیگاں شان لئی چڑھان والیو
گروی جوا سود بردہ فروشیاں
زنا چوری زوری چکلہ نموشیاں
یاد رکھو موت نوں بھلان والیو
پہلے نام لواں رب تے رسول دا
رحمتوں دعاواں ساڈیاں قبول دا
کرے جو ہنیر لاندا ناں دیر جے
پل وچ کردا زبر زیر جے
نیچ ذات بچہ تے غلام نار جی
بے ایماناں نال نہ پاوے پیار جی
حرام کھانا چوری بوڑاں لک بدھیا
پارٹی دے پچھے پے ایمان روڑھ دے
حق دی ناں کوئی کافراں نوں اوڑ جے
جیہڑے جیہڑے بھردے گواہیاں جھوٹیاں
رب چا فرعوناں دیاں پے بوٹیاں
دنیا دی دلے کر دے قیاس نہ

کاغذاں دے پھلاں وچوں آوے باس نہ

صوفی محمد صدیق نے اپنی کتاب میں بیٹے کو نصیحت کی ہے وہ گویا پوری قوم کے بیٹوں کو نصیحت ہے۔ لہٰذا اسے یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

میرے گھر کی رونق میری جان بیٹا
ذرا میری باتوں کو لو مان بیٹا
بناؤ نہ اپنے کو سگریٹ کا عادی
نہ کثرت سے کھاؤ کبھی پان بیٹا
نہ تھیٹر میں جاؤ نہ دیکھو سیمنا
کرو نعمت پیسے نہ نقصان بیٹا
گرز جاؤ نیچی نگاہوں سے رستہ
اسی میں شرافت کی ہے شان بیٹا
کرو عمل جو کچھ بتایا ہے عکسی
تو خوش ہو گا پھر تم سے رحمان بیٹا

۶۔ میاں خوشی محمد اختر

علاقے کا شاید ہی کوئی آدمی ہو جو ان کی شخصیت کو نہ جانتا ہو۔ پورے پنجاب میں ہر محکمہ میں اثر ورسوخ کے مالک ہیں۔ ان کی وجہ سے چوٹیہ خاندان کو شہرت ملی۔ نہایت ہوشیار' ذہین' تیز طرار' ماہر گفتگو ہیں۔ آپ کے والد کا نام میاں عبدالرحمن ہے۔ تبلیغی جماعت سے خصوصی لگاؤ ہے۔ مدھانی والا تحصیل منچن آباد کے رہائشی ہیں۔ اب زیادہ تر وقت تبلیغی جماعت کے لئے وقف ہے رعب دار شخصیت کے مالک ہیں۔ گویا کہ بڑی دلچسپ شخصیت ہیں۔

۷۔ حاجی چوہدری احمد دینؒ چوٹیہ

آپ کے باپ کا نام حاجی رکن دین تھا۔ مدھانی والا کے رہائشی تھے۔ علاقہ بارڈر کے مشہور آدمی تھے۔ سیاسی اور سماجی شخصیت تھے۔ یونین کونسل کے ممبر بھی رہے۔ علاقے میں ان کا سیاسی تعلق سید محمد رفیق شاہ اور سردار محمد اقبال خاں گدوکا گروپ سے تھا۔ ملنسار اور صاحب اخلاق انسان تھے۔ زندگی کا اکثر حصہ مقدمات میں گزرا۔

بالاخر ۱۹۹۱ء کو اللہ میاں کو پیارے ہو گئے۔ ان کے بعد ان کی جگہ خالی ہے اور دور دور تک پر ہونے کی امید نہیں ہے۔

۸۔ میاں ناظر حسن چوٹیہ

آپ مدھانی والا کے رہائشی تھے۔ دلیر' نڈر راجپوت ہیں۔ زیادہ تر زندگی لڑائی جھگڑوں میں گزار دی لوگوں میں اس کی بہادری کے کارنامے مشہور ہیں۔ ساری زندگی راجپوت بن کر گزار دی۔ کسی سے 'بنا' جھکنا ان کا شیوہ نہیں تھا۔ کچھ دن بیمار رہنے کے بعد اکتوبر ۱۹۹۵ء کو وفات پا گئے۔ ان کے ایک بھائی میاں نور حسن بھی بہت دلیر آدمی ہو گذرے ہیں۔

۱۰۔ چوہدری فقیر محمد چوٹیہ

آپ گھوڑے والا چوٹیہ کے عرف سے بھی مشہور تھے آپ کے

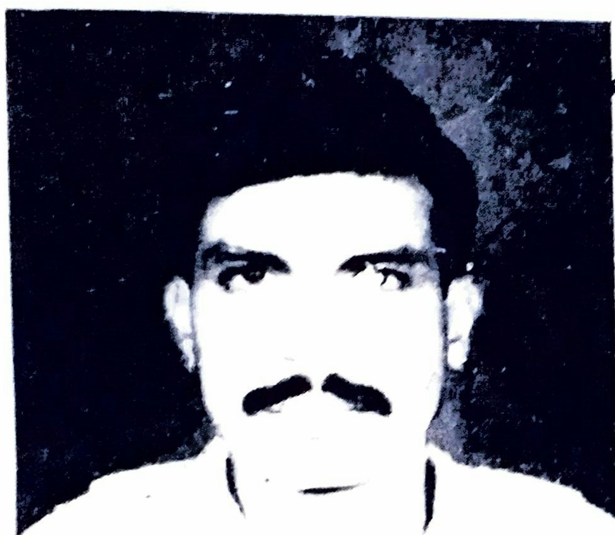
باپ کا نام میاں اللہ دتہ جو سونچی کے کھلاڑی تھے۔ آپ دلیر' طاقتور' بیباک راجپوت سورما تھا۔ چوٹیہ کلاں سے مدھانی والا آکر آباد ہوئے۔ دور دور تک سورماؤں' بدماشوں سے تعلقات تھے۔ قبضہ جات میں مشہور تھے اس کی بہادری کے قصے آج بھی لوگوں میں مشہور ہیں۔ ساری زندگی راجپوتی اور لڑائی جھگڑوں میں گزار دی بالاخر جھمیلرا علاقہ عارف والا میں فریقین کی لڑائی کے درمیان گولی لگنے سے ۱۹۷۰ء میں وفات پائی اور انہیں ماجھی جھمیلرا کے قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔



۱۰۔ چوہدری ولی محمد چوٹیہ

آپ کے باپ کا نام میاں بخشایہ چوٹیہ تھا علی پور گھروٹا تحصیل فتح آباد ضلع حصار میں پیدا ہوئے۔ ملکی تقسیم کے باعث بیل سنگھ اڈہ پیرولی دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں مقیم ہو گئے۔ وہاں انڈیا والا رقبہ ملا۔ اچھے خاصے زمیندار تھے۔ ملنسار اور خوش اخلاق علاقہ کے مشہور

آدمی گزرے ہیں۔ ڈیرہ دار آدمی تھے۔ ان کے ایک بھائی حاجی خوشی محمد تاحیات ہیں۔ وہ بھی صاحب اخلاق آدمی ہیں۔ چوہدری صاحب کے ایک فرزند اصغر علی B.A ہیں اڈہ پیرولی پر چوٹیہ جنرل سٹور ہے۔ ان کی اولاد قریباً" سب لکھی پڑھی ہے۔ چوہدری صاحب کے بڑے لڑکے کا نام میاں عبدالجبار چوٹیہ ہے



۱۱۔ ماسٹر نذیر احمد چوٹیہ

آپ ریٹائرڈ مدرس ہیں آپ کے باپ کا نام ولی محمد تھا۔ ان کا تعلق ناتھے والے چوٹیوں سے تھا۔ ناتے والا ضلع فیروز پور میں ہے۔ ملکی تقسیم کے وقت چک نمبر ۲ دنیاپور ضلع لودھراں میں مقیم ہیں۔ برادری سے محبت رکھنے والے ہیں۔ تاریخ چوٹیہ کے حوالہ سے بہت کچھ لکھنا چاہتے تھے لیکن بوڑھے ہو چکے ہیں اب گلشن چوٹیہ کا سن کر بہت خوش ہوئے اور تعاون کا یقین دلایا۔ ملنسار اور صاحب اخلاق آدمی ہیں۔ ان کے ایک لڑکے ایم اے ایل ایل بی ہیں اور دوسرے

لڑکے نے بی اے بی ایڈ کیا ہوا ہے اور ایم اے ایجوکیشن

۱۲۔ میاں محمد ابراہیم چوٹیہ

آپ کے باپ کا نام میاں خوشی محمد چوٹیہ تھا۔ محکمہ نہر میں افسر ہیں ترقی کرتے کرتے ایس ای محکمہ نہر آف میانوالی تک جا پہنچے ہیں۔ اعلیٰ اخلاقی اوصاف کے مالک ہیں۔ خدمت خلق ان کا شیوہ ہے۔ کتاب کی اشاعت کے حوالہ سے معاونین میں سے ہیں۔ گویا کہ خاندان چوٹیہ کی نامور شخصیت ہیں۔ مستقل رہائش سانگیانوالی ضلع شیخوپورہ میں ہے۔ یہ گودھے کے چوٹیے کہلاتے ہیں اور دوسرے خاندان میں ہر اعتبار سے ترقی پذیر ہیں۔ اب عنقریب چیف بننے والے ہیں۔



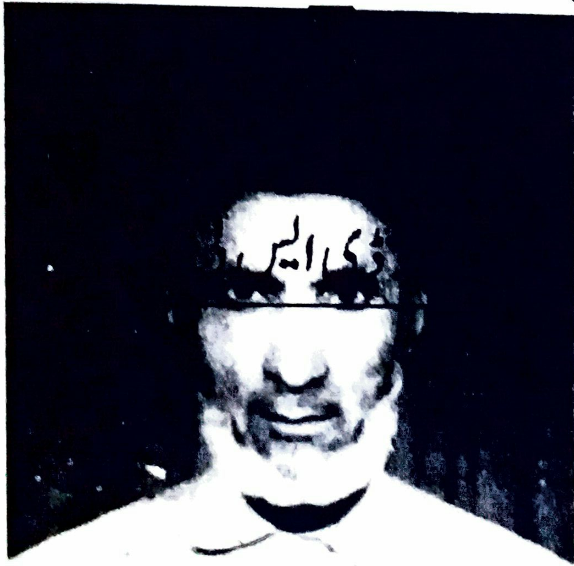
۱۳۔ چوہدری عبدالعزیز چوٹیہ

آپ میاں گودھی کے فرزند ارجمند تھے ان کے بڑے بھائی منشی کریم بخش صاحب اور دوسرے چوہدری رحمت اللہ صاحب ہیں۔ منشی صاحب کے بڑے فرزند چوہدری غلام رسول صاحب جو ڈی ایس پی کے عہدہ سے ریٹائرڈ ہوئے ہیں اور تاحال زندہ ہیں یہ بات قابل ذکر ہے کہ منشی صاحب ۱۹۴۴ء میں جلال آباد سے چوٹیہ کلاں چلے آئے اور وہیں قیام پذیر ہو گئے ۱۹۴۷ء میں ملکی تقسیم کے باعث آتے ہوئے سکھوں نے بیوی اور لڑکیاں چھین لیں جن کی وجہ سے ان حضرات پر مصائب کے بادل ٹوٹے اور بہت پریشانیاں اٹھانی پڑیں۔ پاکستان میں چک نمبر ۵۷۴ گ۔ ب سانگیانولی نزد ننکانہ صاحب اور چک بگے آگئے۔ ان کو انڈیا والا رقبہ وہاں ملا۔ یہ گودھی کے چوٹے کہلاتے ہیں۔ پڑھا لکھا گھرانا ہے۔ چوہدری عبدالعزیز صاحب انسپکٹر پولیس کے عہدہ سے ریٹائرڈ ہوئے تھے۔ ان کی اولاد میں چوہدری بشیر احمد ایڈووکیٹ ہائی کورٹ' چوہدری نیاز احمد B.A اور چوہدری خورشید احمد B.A ہیں۔ چوہدری عبدالعزیز دلیر' نڈر راجپوت تھے ملکی تقسیم کے وقت ننکانہ صاحب میں بطور سب انسپکٹر پولیس تعینات تھے۔ برادری کو اکٹھا کرنے میں ان کی نمایاں خدمات ہیں۔

سانگیانوالہ، شہیدی کوٹ اور چک نمبر ۲ بگے میں برادری کو آباد کیا اور زمین دلوائی۔ ملنسار اور سخی انسان تھے۔ یاد رہے کہ ان کے بڑے بھائی چوہدری کریم بخش بھی بڑے شریف النفس انسان تھے۔ نواب جلال آباد کے ہاں زندگی کا بیشتر حصہ گذارہ۔ ہاکی کے کھلاڑی تھے۔

ان کے ایک دوسرے بھائی چوہدری رحمت اللہ تھے انسپکٹر پولیس ریٹائرڈ ہو کر سنتے والا ۶۲ علاقہ ننکانہ صاحب منتقل ہو گئے وفات سے قبل روحانیت کی طرف مائل ہو گئے تھے۔ صوم و صلوۃ کے پابند تھے اور وہیں ۱۹۸۴ء میں وفات پائی اور سنتے والا ۶۲ کے قبرستان میں دفن کئے گئے۔

۱۴- چوہدری غلام رسول چو



آپ کے باپ کا نام منشی کریم بخش تھا۔ ساری زندگی محکمہ پولیس میں گزاری ۱۹۴۲ء میں بطور ہیڈ کانسٹیل بھرتی ہوئے اور ۱۹۴۵ء میں سی اے ڈی مقرر ہوئے۔ ۱۹۶۶ء میں سب انسپکٹر مقرر ہوئے اس کے بعد

۱۹۷۲ء بطور انسپکٹر ترقی ہوئی۔ ۱۹۸۰ء میں ڈی ایس پی کے عہدہ پر ترقی ہوئی اور ۱۹۸۱ء میں ریٹائرڈ ہوئے۔ آپ منشی کریم بخش کے بڑے لڑکے تھے۔ صوم و صلوۃ کے پابند ہیں اب طبیعت کا رجحان سلوک کی طرف زیادہ ہے سلسلہ سہروردیہ میں حضرت پیر فیض احمد صاحب سہروردی سے سلسلہ بیعت میں اپنے پیر پر فدا ہیں۔ ساری زندگی پولیس میں رہتے ہوئے بھی رشوت کے قریب نہ بھٹکے۔ رزق حلال کے متلاشی رہے۔ ایسے لوگ دنیا میں خال خال ہی نظر آتے ہیں۔

۱۵۔ میاں علی محمد چوٹیہ

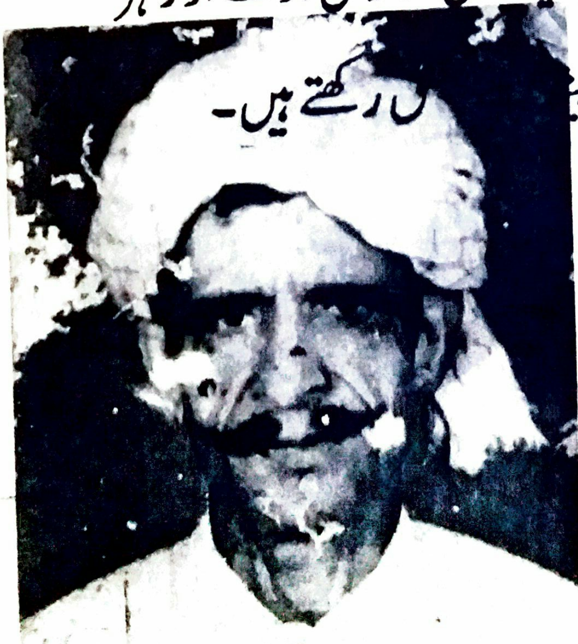
آپ کے باپ کا نام میاں شام دین چوٹیہ تھا۔ میاں صاحب خاندان چوٹیہ کے چشم و چراغ ہیں۔ دلیر راجپوت ہیں۔ سمجھدار، خوش اخلاق ملنسار آدمی ہیں۔ شاہ خرچ کے ساتھ ساتھ سخی بھی ہیں۔ زندگی کا کچھ حصہ مقدمات میں گزرا۔ گویا کہ چوٹیہ خاندان کی پہچان ہیں۔ ان کے ایک بھائی میاں ولی محمد صاحب نہایت خوش اخلاق آدمی

تھے۔ ہیر وارث شاہ پڑھنے میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ کتاب اس لے سے پڑھتے کہ سننے والے مسحور ہو جاتے۔ ۳۲ سال تک نماز تہجد نہ چھوٹی۔ خوش پوش آدمی تھے۔ صاف گوئی میں مشہور تھے کچھ مدت بیمار رہنے کے بعد ۱۹۸۳ء میں خالق حقیقی سے جا ملے۔



۱۶۔ میاں تاج محمد چوٹیہ ایڈووکیٹ

ان کے باپ کا نام میاں جان محمد تھا جو دنیا ناتھ کے نمبردار تھے۔ ان کی وفات کے بعد نمبرداری آپ کے بڑے بھائی چوہدری احمد دین کے پاس ہے۔ صاحب اخلاق انسان ہیں برادری سے حسن سلوک رکھتے ہیں۔ سماجی کارکن ہیں۔ گلشن چوٹیہ کا سن کر خوش ہوئے اور ہر طرح تعاون کا یقین دلایا۔ وکالت کے پی ... ں رکھتے ہیں۔



۱۷۔ چوہدری سراج دین چوٹیہ

آپ کے باپ کا نام میاں کھیون تھا۔ چوہدری صاحب صاحب اخلاق اور ملنسار آدمی تھے۔ میر مجلس تھے زندگی میں لوگ ان کے پاس اکثر بیٹھے رہتے تھے۔ لوگوں کے ساتھ کام کاج میں تعاون کرنے والے تھے۔ نہایت وضع دار آدمی تھے۔ کچھ دن بیمار رہنے کے بعد ۱۹۹۳ء میں انتقال فرما گئے۔ اب ان کی اولاد میں سے میاں محمد یٰسین چوٹیہ ایم اے اردو ہیں۔ والد کی طرح صاحب اخلاق ہیں۔ زمیندارہ کے ساتھ ساتھ طلباء کو مفت پڑھانے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔



۱۸۔ حاجی میاں محمد دین چوٹیہ

آپ کے باپ کا نام میاں حاکم علی تھا۔ حاجی صاحب نہایت سمجھدار، ذہین آدمی ہیں۔ بڑی معزز شخصیت ہیں۔ زمیندارہ کے ساتھ ساتھ سائیڈ بزنس کرتے ہیں۔ تین مربعہ اراضی کے مالک ہیں۔ لکڑی کا کاروبار لاکھوں کا ہے۔ ایک آرا لکڑی وغیرہ۔ ان کے دو بھائی کراچی رہائش پذیر ہیں۔ جو کہ لکڑی فروخت کرتے ہیں کھاتے پیتے

آدمی ہیں۔ سیاسی، سماجی اور کاروباری آدمی ہیں۔ گویا کہ چوڑیہ خاندان کی معروف شخصیت ہیں۔ حاجی صاحب کے چچا میاں جان محمد صاحب بھی اچھے اخلاق والے انسان ہیں۔ برادری میں سے میاں شاہ محمد صاحب چوڑیہ اچھی خاصی زمین کے مالک ہیں کاروبار میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ چالیس پچاس بھینسیں ہارون آباد میں رکھی ہوئی ہیں۔ چک نمبر R۵۶-۴ نزد ہارون آباد کے رہائشی ہیں۔



برادری سے حسن سلوک رکھتے ہیں۔

۱۹۔ ماسٹر ہوشناک علی چوڑیہ

آپ کے باپ کا نام میاں نذیر احمد چوڑیہ تھا۔ ۱۹۴۳ء میں بیگڑ ضلع حصار میں پیدا ہوئے ملکی تقسیم کے وقت چک نمبر ۲۳۰ گ ب بہادرے والا تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد منتقل ہو گئے۔ ۱۹۹۴ء میں ریٹائر منٹ ہوئی۔ ان کی ساری اولاد پڑھی لکھی ہے۔ ایک ڈاکٹر ہے۔ جس کا نام ڈاکٹر سعادت حسن ہے۔ ایک بھائی جن کا نام غلام

رسول صاحب وہ بھی مدرس ہیں۔ بڑے بھائی رانا شوکت علی صاحب چوٹیہ بھی علاقہ میں مشہور ہو گزرے ہیں۔ اب بسم اللہ ٹاؤن نمبر ۳۹ گ ب ضلع فیصل آباد میں رہائش پذیر ہیں۔ بہادرے والا میں یہ پڑھا لکھا خاندان ہے اور ترقی پذیر ہے۔ یاد رہے کہ رانا صاحب دو دفعہ چیئرمین یونین کونسل بھی رہ چکے ہیں رانا صاحب کے ایک لڑکے حاجی عبدالجبار چوٹیہ بورے والا رہائش پذیر ہیں۔

۲۰۔ حضرت مولانا شہاب الدین چوٹیہ

آپ مستند عالم دین اور درویش صفت انسان تھے اور روحانیت کے اونچے مقام پر فائز تھے۔ اس خاندان کے بزرگوں میں شمار ہوتے ہیں۔ صاحب کرامت بزرگ تھے۔ علماء دیوبند سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے۔ ملکی تقسیم کے وقت قافلہ بیگڑ کے ساتھ تھے خاندان کو میں نے ان کی تعریف میں رطب اللسان پایا۔ آپ کا مزار ڈوہنہ نزدیک چوک قریشی والا ضلع مظفر گڑھ میں ہے۔ جو کہ زیارت گاہ خاص و عام

ہے۔

۲۱۔ مولانا محمد موسیٰ چوٹیہ

آپ مدرسہ دیوبند کے فارغ التحصیل تھے ساری زندگی خدمت قرآن میں گزری۔ ہڑولی ضلع حصار کے رہائشی تھے سیکھرا حضرات نے کھوئیاں سرور میں خدمت قرآن کے لئے آپ کی خدمات حاصل کیں۔ آپ وہاں مدرس رہے۔ ملکی تقسیم کی وجہ سے پاکستان آگئے چک ۶۵ L-۱۵ عرف بھٹو کچھ عرصہ مدرس رہے۔ اس کے بعد چاندی والا ۶۴ L-۱۵ کچھ وقت گزارا۔ پھر کسرانواں والا الغرض ساری زندگی تدریس قرآن میں گزری۔ آپ کی اولاد میں مولوی محمد حنیف اور مولانا بشیر احمد صاحب حامد حصاری چوٹیہ اچھے خاصے مقرر ہیں۔ پورے ملک میں جانے پہچانے ہیں۔ مناظر بھی ہیں مصنف بھی ہیں۔ اسلام کے سلسلہ میں عبور رکھتے ہیں۔ اب رحیم یار خاں ہائی پاس میں مہتمم مدرسہ ہیں اور خدمت دین میں لگے ہوئے ہیں۔



۲۲۔ چوہدری محمد خواجے خاں چوٹیہ

چوہدری خواجے خاں آف جاتری کمنہ تحصیل و ضلع شیخوپورہ کے باپ کا نام میاں محمد جمیل تھا۔ ۱۹۰۵ء میں موضع شیر خاں ضلع فیروز پور میں پیدا ہوئے۔ ملکی تقسیم کے باعث جاتری کمنہ تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ میں تشریف لائے اور فیروز پور والا کلیم کا رقبہ یہاں ملا۔ قریباً پانچ چھ مربعہ اراضی کے مالک تھے دور ایوبی میں پہلی بار چیئرمین یونین کونسل منتخب ہوئے۔ سماجی کارکن اور سیاسی شخصیت کے طور پر علاقہ میں مشہور تھے۔ دوسری بار چیئرمین بنے۔ بالآخر ۱۹۷۶ء میں انتقال فرما گئے اور جاتری کمنہ کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ آپ کے بعد بڑے لڑکے میاں محمد اکرم صاحب دو دفعہ چیئرمین یونین کونسل منتخب ہوئے۔ وہ بھی والد کی طرح نہایت ملنسار اور خلیق انسان تھے۔ اب وہ بھی ۱۹۷۹ء میں انتقال فرما گئے ان کے بعد ان کے بڑے لڑکے چوہدری محمد جمیل دو دفعہ یونین کونسل کے ممبر بنے۔ ان کے ایک بھائی چوہدری محمد حسین چوٹیہ ASI پنجاب پولیس میں ملازم ہیں۔

دوسرے بھائی سرفراز حسین سپاہی پنجاب پولیس ہیں۔ گویا کہ یہ خاندان تعلیم یافتہ ہے اور ترقی پذیر بھی۔

۲۳۔ حضرت بابا خلیل احمد چوپیہ

آپ کے باپ کا نام چوہدری عبدالعزیز تھا۔ پہلے پہل سیاسی آدمی تھے۔ دو دفعہ چیئرمین یونین کونسل منتخب ہوئے۔ ضیا کے دور میں بھی چیئرمین بنے۔ اب طبیعت کا رجحان تصوف اور روحانیت کی طرف مائل ہے اور حضرت بابا شاہ کریم بخاری آف داؤ ملتانی ضلع قصور کے روحانی طور پر بیعت ہوئے گویا کہ اپنے پیر کے گدی نشین ہیں۔ تین مربعہ اراضی کے مالک ہیں۔ رات دن ذکر اذکار میں مشغول رہتے ہیں۔ تعویذ گنڈا بھی کرتے ہیں اور لوگوں کو مرید بھی بناتے ہیں۔ خاندان چوپیہ کی بزرگ شخصیت ہیں جن پر خاندان کو ناز ہے۔ لوگوں کو نیکی کی تلقین کرتے ہیں پکے دیندار ہیں۔ خدا سلامت رکھے۔ آپ کی رہائش دنیا ناتھ نزد بھائی پھیرو میں ہے۔



۲۴۔ چوہدری غلام قادر چوٹیہ

آپ ہندوستان ضلع حصار کے چنگالی گدڑ کی بستی میں پیدا ہوئے۔ گدڑ کی میں بھی ڈیرہ دار آدمی تھے۔ سماجی کارکن اور سیاسی آدمی تھے۔ ملکی تقسیم کے بعد دنیاناتھ تشریف لائے۔ نو مربعہ اراضی کے مالک تھے علاقہ بھائی پھیرو کے مشہور آدمی تھے۔ دنیاناتھ آکر بھی وہی ڈیرہ داری رہی لوگوں کے کام کاج کے سلسلہ میں تعاون کرنے والے تھے۔ بالاخر ۱۹۷۶ء میں خالق حقیقی سے جا ملے۔ دنیاناتھ قبرستان میں سپرد خاک ہوئے۔ ان کی اولاد میں حاجی محمد صدیق۔ محمد یسین اور حاجی محمد رفیق صاحب ہیں۔ ان کی اولاد بھی قریبا" پڑھی لکھی ہے۔

۲۵۔ حضرت حافظ نصیرالدین چوٹیہ ؒ

حضرت حافظ صاحب میاں نصیرا کے عرف سے مشہور تھے۔ بیگڑ ضلع حصار سے آکر حضرت حافظ احمد فیض بخش صاحب کے شاگرد و بیعت ہوئے۔ حافظ صاحب سے مجاز تھے۔ اپنے پیر کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ میرے پیر جیسا زمانہ میں کوئی پیر نہیں ہے۔ اس کے بعد اپنے پیر کے حکم سے چک بھڈال اتاڑ نزد حویلی کو تدریس قرآن کے لئے اپنا مسکن بنایا۔ قرآن پاک کی تعلیم اس انداز سے دیتے تھے کہ لوگوں کو کھیتوں میں جا کر پڑھاتے تھے۔ لوگوں کو حسن سلوک اور دین کی باتیں بتاتے تھے۔ میاں سردارا بھڈال مرحوم کے بیان کے مطابق حافظ صاحب کے ایک بھائی بگو چوٹیہ تھے۔ جس کی قبر بولہ چشتی کے قبرستان میں ہے اور ایک بھتیجا حافظ نور نبی تھا جو بہت اچھا قرآن پڑھتا تھا۔ ساری زندگی مجرد گزار دی اور خدمت قرآن کو اپنا مشن بنائے رکھا۔ گویا کہ عاشق رسول کے ساتھ ساتھ عاشق قرآن بھی تھے۔ آپ کی پیدائش ۱۸۵۰ء بیگڑ ضلع حصار میں ہوئی اور ۱۹۲۰ء کو وفات پا گئے۔ آپ کو ہزاروں شاگردوں اور مریدین کی موجودگی میں بھڈال اتاڑ کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ راقم نے لوگوں میں حضرت حافظ صاحب کے متعلق بہت عقیدت دیکھی ہے۔ یاد رہے کہ آپ کے

بھتیجے حافظ نور نبی صاحب تاحال بھاگسر بیکانیر میں بقید حیات ہیں۔ لوگوں سے سنا ہے کہ رات کو قبرستان میں روشنی ہوتی ہے۔ آپ کا عرس مبارک ہر سال ۱۴ جیٹھ کو ہوتا ہے جس میں مغلیہ خاندان کی بھڈال برادری بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہے۔ آپ کا مزار زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ (مناقب نیفیہ صفحہ ۸۹)

۲۶۔ میاں پہلوان چوٹیہ

آپ کا تعلق علاقہ دہلی سے تھا۔ وہاں سے نقل مکانی کر کے بیگڑ ضلع حسار آیا۔ تین بھائی تھے۔ بھائیوں کی چپقلش کی وجہ سے میاں صاحب اپنے مال متاع کو لے کر جیٹھ پور نزد لاہور آئے اور جیٹھ پور کو آباد کیا۔ اس کے بعد بیر وال ضلع پاکپتن میں قیام پذیر ہوئے۔ وہاں مانیکا خاندان اور بودلہ خاندان کی وساطت سے بھٹی راجپوتوں میں شادی ہوگئی۔ جس سے تین لڑکے ہوئے میاں عبداللہ۔ جندا اور شاہ ہوئے۔ ان تینوں لڑکوں کی اولاد صابہ' چورستہ' فریدکوٹ مہموں'

پیر غنی، محبت کے تحصیل دیپالپور میں آباد ہیں۔ میاں شہامد چوٹیہ نے غیر قوم میں شادی کرلی جس سے دونوں بھائی ناراض ہو گئے اور میاں شہامد وہاں سے اسد اللہ پور میں آگیا۔ اس کی اولاد میں سے میاں سردارا چوٹیہ ہوئے ہیں۔ ان کے عزیزوں میاں جہانگیر میاں باقر چوٹیہ ہیں جن کی اولاد تعلیم یافتہ ہے ان کا ایک لڑکا رشید احمد میٹرک اور دوسرا لڑکا محمد اقبال نامی ایف اے ہے۔ انہی میں سے ایک نوجوان ملنسار میاں محمد اکرم چوٹیہ ولد محمد جہانگیر چوٹیہ ایف اے پاس ہے۔ ملنسار اور بااخلاق ہے۔ چورستہ میاں خاں جنرل سٹور ہے۔ جس کا نام چوٹیہ جنرل سٹور ہے۔ یاد رہے کہ میاں محمد اکرم ولد میاں محمد جہانگیر چوٹیہ ملازم ضلع کونسل اوکاڑہ ہیں۔

۲۷۔ میاں محمد صدیق چوٹیہ

آپ کے باپ کا نام میاں سرمن چوٹیہ تھا۔ آپ **چک ہیلا سنگھ** کوکارہ کے نمبردار رہے ہیں۔ میاں صاحب علاقہ کے مشہور آدمی

تھے۔ ساری زندگی نمبرداری کی۔ طویل عمر پاکر فوت ہوئے۔ ان کے ایک بھائی میاں محمد علی تھے ان کی اولاد میں حاجی میاں احمد دین چوٹیہ سابق چیئرمین یونین کونسل رہے۔ علاقہ منچن آباد میں مشہور آدمی ہیں۔ صاحب اخلاق، ملنسار اور برادری سے اچھے سلوک رکھنے والے ہیں۔ تعلیم یافتہ اور ذہین ہیں۔ گفتگو کی خوب مہارت رکھتے ہیں۔

۲۸۔ میاں محمد امیر چوٹیہ

آپ ناتھے والی چوٹیاں ضلع فیروزپور میں پیدا ہوئے۔ بابا ناتھ کی اولاد میں سے ہیں۔ علاقہ کے مشہور آدمی تھے۔ سفید پوش تھے۔ ان کی اولاد میں سے میاں شمس الدین چوٹیہ نمبردار چک نمبر ۱۳۸-9L ساہیوال گزرے ہیں اب ان کی اولاد میں سے میاں تاج محمد۔ میاں راج محمد ہیں نمبرداری اور ممبری بھی ان کے خاندان میں ہے۔

میاں محمد امیر نہایت سخی، صاحب اخلاق اور صاحب **ثروت** تھے۔ اب ان کی اولاد ساہیوال چک نمبر ۱۳۸-9L میں مقیم ہے۔

۲۹۔ میاں غلام رسول چوٹیہ

آپ کے باپ کا نام میاں خوشی محمد تھا۔ علاقہ میں مشہور آدمی ہیں۔ سماجی کارکن ہیں لوگوں کے کام کاج کے سلسلہ میں تعاون کرنے والے ہیں سمجھدار ذہین آدمی ہیں۔ گویا کہ خاندان چوٹیہ کی پہچان ہیں۔ معاملات کو سلجھانے میں ید طولیٰ رکھتے ہیں آگے چل کر دنیاداری میں مزید پختہ ہوں گے۔ ان کا تعلق بھی دھالے والا ریاست بیکانیر سے ہے۔ اب نائی والا نزد بہاول نگر قیام پذیر ہیں۔ چار مربعہ اراضی کے مالک ہیں۔ صاحب ثروت ہیں۔

۳۰۔ میاں عبدالجبار چوٹیہ عرف میاں جابر چوٹیہ





آپ کے باپ کا نام میاں نواب دین تھا۔ آپ کا تعلق بھی جامے کے چوٹیہ حضرات سے ہے۔ میاں صاحب کونجاں والا چک نمبر ۵۲۹۔

ای بی نزد بورے والا کے رہائشی ہیں۔ علاقہ کے مشہور آدمی تھے۔ بہت ملنسار، خلیق۔ برادری سے راہ و رسم اور محبت رکھنے والے سیاسی اثر و رسوخ کے مالک تھے۔ چوٹیہ خاندان کی پہچان تھے۔ میاں صاحب کے دو بھائی میاں عبدالستار چوٹیہ اور میاں عبدالغفار چوٹیہ چک نمبر ۴۳۵ نزد بورے والا میں رہائش پذیر ہیں۔ میاں صاحب کے حاجی صدر دین صاحب چوٹیہ رئیس اعظم علاقہ جھنب سے بڑے اچھے تعلقات تھے اور ۱۹۹۵ء میں حاجی صاحب کے ہاں بھی وفات پائی اور کونجاں والا قبرستان میں دفن کئے گئے۔

اب ان کے بڑے لڑکے میاں محمد یوسف چوٹیہ بورے والا ہیں کاروں کی خرید و فروخت کا کاروبار کرتے ہیں۔ کار سنٹر وہاڑی روڈ نزد لاری اڈا ہے۔ یاد رہے کہ میاں عبدالستار صاحب چوٹیہ بڑے اچھے اخلاق والے انسان ہیں اور کتاب کی اشاعت کے سلسلہ میں تعاون کرنے والے ہیں۔

۳۱۔ میاں محمد احمد چوٹیہ

آپ کے باپ کا نام میاں یار محمد چوٹیہ تھا۔

میاں صاحب بڑے ملنسار، صاحب اخلاق اور برادری سے حسن سلوک رکھنے والے تھے۔ علاقہ میں مشہور تھے۔ گویا کہ علاقہ میں خاندان کی پہچان تھے۔ ۱۹۹۵ء میں انتقال فرمایا۔ اب ان کے ایک بھائی صوفی منظور احمد بڑے دیندار اور صوم صلوۃ کے پابند ہیں ان کی اولاد بڑی خلیق اور ملنسار ہے۔

۳۲۔ مولوی نور محمد سوتروی رحؒ جوئیہ

اگرچہ آپ کا خاندان چوٹیہ نہیں ہے بلکہ آپ کا تعلق جوئیہ فیملی سے ہے۔ تاہم ضلع حصار کے چوٹیہ خاندان کو ان سے ازحد عقیدت و محبت ہے۔ ان کے ذوق مطالعہ کی خاطر حضرت صاحب کا نمونہ کلام پیش کیا جاتا ہے۔

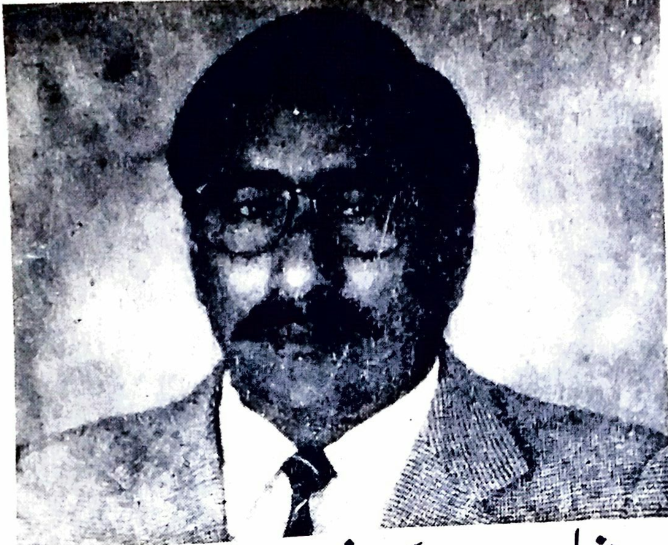
شہباز رسالہ شریعت والا دھاپیا وچ ڈاراں
سنے رنگیلی بلبل ماری چڑیاں لکھ ہزاراں

سرتاج بنیاندے دے سرتوں پکھی مول نہ لنگھدا
گرمی ویلے چھتر کرم دا بدل سرتے رہندا
سن چال ٹکسالی شرح محمد کان چونہاں دی ہکا
حنفی، شافعی، احمد، مالک مومن جانن ٹکا
جو چونہہ ٹکسالیں جھوٹا ہووے سچا کون دکھاوے
اتھے جاوے لے جاوے لکھیا آن وکھاوے
ایمان مقلد جائز نال دلائل جوں شمشیراں
جنہیں پیروی ایل شرح دی چھوڑی رلیا نال شریراں
جو عقیدہ اہلسنّت تھیں خارج توڑے لکھ ہزاراں
یا اوہ اہل ہوائی ہوندے یا اوہ رلے کفاراں
بس کر نور محمد ناں کر ایڈے لمبے جھیڑے
جدوں فتویاں والے ڈبے جاندے جھگڑے کون نبیڑے
نور محمدا ڈولی ناہیں جے جاگ سارا ڈولے
دوزخ وچ سو اوہی جاسن پیر جنہاں دے پولے

(شہباز شریعت)

اتھے غزلاں گیاں کم ناں آون جتھ قرآن حدیثاں

ہور اجماع ایہہ چارے تھم شریف نال قیاساں



۳۳۔ چوہدری خیردین

آپ دھولو تحصیل فتح آباد ضلع حصار کے نمبردار اور سفید پوش تھے۔ ڈیرہ دار آدمی تھے۔ ان کے لڑکے میاں خان محمد ملکی تقسیم کے وقت جنڈوالا (کشن داس والا) ضلع لودھراں تشریف لائے۔ انڈیا والا رقبہ تو نہ مل سکا۔ کاروبار کی غرض سے بہاولپور نزد فرید گیٹ رہائش پذیر ہو گئے ان کے لڑکے چوہدری محمد شعبان پڑھے لکھے آدمی ہیں۔ فرید گیٹ میں وینس سٹوڈیو کھولا ہوا ہے۔ سماجی کارکن ہیں۔ راجپوت کے حوالہ سے انجمن راجپوتاں سٹی بہاول پور کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ صاحب اخلاق اور ملنسار آدمی ہیں۔ یاد رہے کہ ان کے والد چوہدری خان محمد نے ۱۹۹۰ء میں رحلت فرمائی۔

۳۴۔ پروفیسر شبیر احمد

آپ کے باپ کا اسم گرامی سیٹھ محمد شریف ہیں۔ پانچ دسمبر ۱۹۶۰ء میں مدھانی والا میں پیدا ہوئے۔ ایم اے اردو کیا اور لیکچرار بھرتی ہو گئے۔ شاعرانہ مزاج رکھتے ہیں اکثر اشعار ازبر ہیں۔ اشعار کی طرف آتے ہیں تو انبار لگا دیتے ہیں۔ معلوماتی اور علمی آدمی ہیں۔ ادب سے ذوق رکھتے ہیں گورنمنٹ کالج دیپالپور میں لیکچرار ہیں صاحب اخلاق اور ملنسار راجپوت ہیں۔

۳۵۔ چوہدری احمد یار

آپ کے باپ کا نام حاجی محمد دین ہے۔ میٹرک پاس ہیں۔ سیاسی اور سماجی ورکر ہیں۔ متعدد بار بی۔ ڈی ممبر رہ چکے ہیں اور ایک دفعہ چیئرمین یونین کونسل سوھے والا منتخب ہوئے۔ دلچسپ شخصیت ہیں۔ ان کے چچا چوہدری احمد دین مرحوم علاقہ کی معروف شخصیت تھے۔ خدا تعالیٰ انہیں عزیق رحمت کرے۔ آمین۔

پانچواں باب

الف۔ ملازمت پیشہ (فوج۔ پولیس۔ رینجرز و دیگر ملازمت)

ب۔ علمائے کرام

ج۔ حافظ کرام

د۔ وکلا حضرات

ر۔ مدرسین

ز۔ سیاسی و مذہبی شخصیات



(الف) ملازمت پیشہ

(فوج' پولیس و رینجرز و دیگر ملازمت)

۱۔ میاں شوکت علی چوٹیہ ایف اے حوالدار پولیس بیل سنگھ

۲۔ میاں محمد منشا چوٹیہ چک نمبر ۱۳۷ س۔ پی علاقہ حویلی لکھا

۳۔ چوہدری عبدالعزیز چوٹیہ انسپکٹر پولیس (ریٹائرڈ)

۴۔ چوہدری رحمت اللہ چوٹیہ انسپکٹر پولیس (ریٹائرڈ)

۵۔ چوہدری غلام رسول چوٹیہ ریٹائرڈ (ڈی ایس پی) چک نمبر ۵۷۴ سانگیانوالہ ضلع شیخوپورہ

۶۔ میاں ارشد علی چوٹیہ سپاہی ۲۳۰ گ۔ب بہادرے والا ضلع فیصل آباد

۷۔ میاں بشیر احمد سپاہی (ریٹائرڈ) چک نمبر ۶۷ گ۔ب تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد

۸۔ محمد اقبال چوٹیہ بی اے۔ ایس آئی پولیس پنجاب لاہور

۹۔ محمد حسن ولد عبدالعزیز چوٹیہ کانسٹیبل چک نمبر ۲ بگے ننکانہ صاحب شیخوپورہ

۱۰۔ چوہدری عبدالعزیز ولد شہاب دین صوبیدار میجر ریٹائرڈ ۴۴۱

گ۔ب سادھانوالہ سمندری

۱۱۔ میاں علی اکبر چوٹیہ ولد میاں علی محمد چوٹیہ سب انسپکٹر ٹریفک لاہور آف سانگیانوالہ

۱۲۔ میاں غلام رسول چوٹیہ حوالدار پولیس آف سانگیانوالہ نزد ننکانہ صاحب شیخوپورہ

۱۳۔ محمد اقبال جوٹیہ ایس آئی پولیس لاہور نزد ننکانہ صاحب شیخوپورہ

۱۴۔ فرزند علی چوٹیہ سپاہی فوجی نزد ننکانہ صاحب شیخوپورہ

۱۵۔ محمد عمر فوجی ولد عمر حیات چوٹیہ نزد ننکانہ صاحب شیخوپورہ

۱۶۔ محمد عاشق فوجی چوٹیہ ۴۴۱ گ۔ب سادھانوالہ سمندری ضلع فیصل آباد

۱۷۔ محمد صدیق ولد عاشق حسین چوٹیہ حوالدار سادھانوالہ سمندری ضلع فیصل آباد

۱۸۔ محمد حنیف ولد عاشق حسین فوجی حوالدار فوجی سادھانوالہ سمندری ضلع فیصل آباد

۱۹۔ محمد اقبال فوجی ولد میاں خیردین چوٹیہ ۵۰L-۱۲ ساہیوال

۲۰۔ محمد نیاز ولد جان محمد سپاہی ۴۴۱ گ۔ب سادھانوالہ سمندری

فیصل آباد

۲۱۔ میاں غلام نبی چوٹیہ ریٹائرڈ حوالدار پولیس مدھانی والا تحصیل منچن آباد ضلع بھاول نگر

۲۲۔ ثناء اللہ ولد بشیر احمد چوٹیہ مدھانی والا

۲۳۔ سمیع اللہ ولد بشیر احمد چوٹیہ مدھانی والا

۲۴۔ حاجی محمد حنیف ریٹائرڈ صوبیدار ولد ولی محمد مدھانی والا

۲۵۔ نائک محمد ادریس ولد جان محمد چوٹیہ مدھانی والا

۲۶۔ محمد عمر ولد محمد یعقوب چوٹیہ مدھانی والا

۲۷۔ غلام رسول سپاہی ولد فتح محمد چوٹیہ مدھانی والا

۲۸۔ محمد ارشد ولد فقیر محمد چوٹیہ مدھانی والا

۲۹۔ محمد عمر فوجی ولد نور حسن چوٹیہ مدھانی والا

۳۰۔ محمد اقبال فوجی ولد خوشی محمد چوٹیہ مدھانی والا

۳۱۔ جلال دین فوجی ولد میاں احمد چوٹیہ مدھانی والا

۳۲۔ ولی محمد ولد میاں برہان دین چوٹیہ مدھانی والا

۳۳۔ جمال دین فوجی ولد احمد چوٹیہ مدھانی والا

۳۴۔ محمد دین ولد احمد چوٹیہ مدھانی والا

۳۵۔محمد عارف فوجی چوٹیہ مٹ والا تحصیل منچن آباد

۳۶۔محمد حسین ولد محمد لقمان چوٹیہ مدھانی والا

۳۷۔عبدالسلام فوجی شہیدؒ چوٹیہ مدھانی والا

۳۸۔بشیر احمد ریٹائرڈ فوجی ولد جان محمد چوٹیہ

۳۹۔محمد اسمٰعیل صوبیدار ۱۱۱/۷ای۔بی عارف والا

۴۰۔محمد نذیر چوٹیہ فوجی

۴۱۔محمد منیر چوٹیہ فوجی

۴۲۔طالب حسین حوالدار ۱۲۳/۷ای۔بی عارف والا

۴۳۔محمد صادق فوجی چوٹیہ مدھانی والا

۴۴۔عبدالعزیز فوجی چک نمبر S-P۳

۴۵۔غلام مرسلین چوٹیہ فوجی چک نمبر ۳ایس۔پی اوکاڑہ

۴۶۔میاں محمد نواز چوٹیہ حوالدار پولیس حویلی لکھا

۴۷۔لیاقت علی چوٹیہ فوجی حویلی لکھا

۴۸۔محمد افضال چوٹیہ چک نمبر ۱۷ امروٹ

۴۹۔محمد بشیر فوجی ولد محمد مشتاق چوٹیہ

۵۰۔نور محمد چوٹیہ فوجی گلشن کالونی ہارون آباد

۵۱۔ صوبیدار محمد منشا چوٹیہ چک نمبر ۲۳۰ گ۔ ب بہادرلے والا
تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

۵۲۔ حوالدار غلام مصطفےٰ چوٹیہ ایضاً"

۵۳۔ سب انسپکٹر رینجرز میاں ولی محمد چوٹیہ مدھانی والا ضلع بھاول نگر

۵۴۔ لانس نائیک محمد علی ولد محمد یونس چوٹیہ مدھانی والا ضلع بھاول نگر

۵۵۔ محمد بلال ولد میاں نظام دین چوٹیہ حوالدار رینجرز ڈھینگانوالہ
تحصیل منچن آباد

۵۶۔ میاں محمد اسلم ولد شاہ علی چوٹیہ پنجاب کانسٹیبلری چک نمبر ۳۹
الف ضلع پاکپتن شریف

۵۷۔ میاں عمران خاں چوٹیہ ولد محمد اشرف چوٹیہ سپاہی پنجاب پولیس
چک نمبر ۸۷ L۔ ۱۵ اکسرانوالہ خانیوال

۵۸۔ محمد امیر ولد محمد ابراہیم چوٹیہ جیل پولیس دیناناتھ ضلع قصور

۵۹۔ میاں شوکت علی چوٹیہ حوالدار پنجاب پولیس

۶۰۔ چوہدری تنویر حسین جوٹیہ اے ایس آئی پنجاب پولیس جاتری کہنہ
ضلع شیخوپورہ

۶۱۔ چوہدری سرفراز حسین چوٹیہ سپاہی پنجاب پولیس جاتری کہنہ ضلع

شیخوپورہ

۶۲۔ میاں محمد شریف چوٹیہ مالی پٹواری آف جاتری کہنہ شیخوپورہ

۶۳۔میاں محمد شریف چوٹیہ مالی پٹواری آف جاتری کہنہ شیخوپورہ

۶۴۔نصراللہ چوٹیہ ولد عمردین ملازم دفترشناختی کارڈ آف دیناناتھ ضلع قصور

۶۵۔حبیب اللہ چوٹیہ B.A کلرک حبیب بنک ایضاً"

۶۶۔ ڈاکٹرقربان علی ولد نذیر احمد چوٹیہ ایضاً"

۶۷۔ڈاکٹرمحمد رفیق چوٹیہ کسرانوالہ خانیوال

۶۸۔محمد یار فوجی چوٹیہ چک نمبر۱۵۲۹ی۔ بی کونجاں والا

۶۹۔ محمد رفیق فوجی ولد جان محمد چوٹیہ چک نمبر۵۴۹ گ۔ ب ڈاکخانہ ۷۴ گ۔ ب تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد

۷۰۔میاں سلطان احمد ولد علی محمد چوٹیہ ڈونیشنل اکاؤنٹ سی۔ ڈی اے اسلام آباد

۷۱۔ ڈاکٹرمجاہد عالم چوٹیہ ولدچوہدری محمد طفیل چوٹیہ ننکانہ صاحب

۷۲۔ڈاکٹرآغا سلیم چوٹیہ چک نمبر۳ ایس۔ پی حویلی لکھا تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ

۷۳۔ڈاکٹر طارق حسین انجم ولد فضل ستار پٹواری مال چک نمبر ۳
ایس۔پی حلقہ حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ

۷۴۔فوجی نذیر احمد چوٹیہ سپر میاں خورشید احمد چوٹیہ بھینی نزد گدی مار
تحصیل منچن آباد

۷۵۔فوجی بشیر احمد چوٹیہ سپران میاں خورشید احمد چوٹیہ بینی نزد گدی مار
تحصیل منچن آباد

۷۶۔فوجی محمد منیر چوٹیہ ۵۷۴ گ۔ب سانگیانوالی تحصیل ننکانہ صاحب
ضلع شیخوپورہ

۷۷۔فوجی محمد رفیق ۵۷۴ گ۔ب سانگیانوالی تحصیل ننکانہ صاحب
ضلع شیخوپورہ

۷۸۔فوجی نذیر احمد ۵۷۴ گ۔ب سانگیانوالی تحصیل ننکانہ صاحب
ضلع شیخوپورہ

۷۹۔فوجی منیر احمد ولد میاں محمد شریف چوٹیہ ایضاً"

۸۰۔مالی پٹواری محمد اختر ولد عصمت اللہ چوٹیہ آف جاتری کہنہ تحصیل و
ضلع شیخوپورہ پنجاب

(ب) علمائے کرام

۱۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب چوٹیہ بیگڑ ضلع حصار ہندوستان

۲۔ حضرت مولانا شہاب الدین صاحب قبر ڈوینہ آف ہڑولی علاقہ نزد چوک قریشیاں ضلع مظفر گڑھ

۳۔ حضرت مولانا محمد موسیٰ صاحب فاضل دیوبند بیگڑ ضلع حصار انڈیا حال رحیم یار خاں

۴۔ مولانا مولوی چراغ دین چوٹیہ چک نمبر ۵۲۹ E-B کونجاں والہ بورے والا ضلع وہاڑی

۵۔ صوفی باصفا جناب سردار علی چوٹیہ چک نمبر ۲۸۵ ای۔ بی مانا موڑ بورے والا ضلع وہاڑی

۶۔ فاضل دیوبند حضرت مولان اغلام قادر چوٹیہ ولد میاں جیون چوٹیہ سرسہ رانیاں ضلع حصار انڈیا حال کسرانوانوالہ ضلع خانیوال

۷۔ میاں محمد دریا چوٹیہ پھوڑ کھیڑا تحصیل بنگلہ فاضلکا ضلع فیروز پور

۸۔ حضرت بابا نصیر الدین جوٹیہ" آف بیگڑ ضلع حصار انڈیا دربار بڈھال روتاڑ نزد حویلی لکھا اوکاڑہ

۹۔ حضرت مولانا محمد شفیع صاحب چوٹیہ فاضل انوار العلوم ملتان

تونگاں والہ نزد بونگہ حیات ضلع پاکپتن شریف

۱۰۔ حضرت مولانا بشیر احمد صاحب حامد حصاری فاضل رحیم یار خاں (بستی کمہاراں والا)

۱۱۔ حضرت مولانا محمد منیر صاحب چوٹیہ ترجمان مسلک اہل سنت و الجماعت۔ حنفی (فاضل عربی) ایم اے اسلامیات (مدھانی والا ضلع بہاولنگر۔

۱۲۔ مولوی محمد منشا صاحب ولد میاں محمد حسین چوٹیہ مدھانی والا

۱۳۔ حضرت مولانا قائم الدین صاحب چوٹیہ آف بیگڑ ضلع حصار (انڈیا)

۱۴۔ مولوی محمد انور شاہد چوٹیہ چک نمبر R۲۵۔ ۳ نزد ہارون آباد ضلع بہاول نگر خطیب ڈاہرانوالہ

۱۵۔ میاں شیر محمد صاحب چوٹیہ بیگڑ ضلع حصار انڈیا

۱۶۔ مولانا مولوی غوث محمد صاحب چوٹیہ بیگڑ ضلع حصار انڈیا

۱۷۔ حضرت مولانا عبد العزیز صاحب چوٹیہ آف بیگڑ ضلع حصار انڈیا

(ج) حفاظ کرام

۱۔ حافظ محمد اسلم چوٹیہ ولد حاجی خوشی محمد چوٹیہ بیل سنگھ۔ دیپالپور ضلع اوکاڑہ

۲۔ حافظ محمد ارشد چوٹیہ ولد میاں عبدالجبار چوٹیہ چک نمبر ۱۵۲۹ ای۔ بی کونجاں والا بورے والا ضلع وہاڑی

۳۔ حافظ محمد اسماعیل چوٹیہ

۴۔ حافظ محمد صدیق چوٹیہ پسران حاجی میاں صدرالدین چوٹیہ رئیس اعظم ۱۵-L ۸۱ خانیوال

۵۔ حافظ محمد عباس چوٹیہ

۶۔ حافظ سید محمد ولد میاں نور محمد چوٹیہ چک ۱۱۳۱ ای۔ بی تھانہ احمد یار عارف والا ضلع پاکپتن شریف

۷۔ حافظ سعید احمد چوٹیہ چک مترو تحصیل میلسی ضلع وہاڑی

۸۔ حافظ محمد یٰسین چوٹیہ ولد مولوی محمد منیر چوٹیہ مولف گلشن چوٹیہ مدہانی والا ضلع بہاول نگر

۹۔ حافظ محمد جمیل ولد لشکر دین چوٹیہ چک ۱۴ اما چھیوال ضلع وہاڑی

۱۰۔ حافظ محمد بلال چک نمبر ۱۴ اما چھیوال بورے والا ضلع وہاڑی

۱۱۔ حافظ شاہ دین ولد محمد عیسی چوٹیہ تونگاں والہ نزد بنگہ حیات پاکپتن
شریف

۱۲۔ حافظ احمد دین ولد حافظ شاہ دین ایضاً

۱۳۔ حافظ شبیر احمد چوٹیہ ولد حاجی احمد نواز چوٹیہ آف مدھائی والا

۱۴۔ حافظ محمد رفیق عرف راناولد احمد یار چوٹیہ ایضاً

۱۵۔ حافظ محمد ارشد ولد خوشی محمد چوٹیہ ایضاً

۱۶۔ حافظ محمد عابد ولد نذیر احمد چوٹیہ ایضاً

۱۷۔ حافظ چراغ دین عرف بگاولد فضل دین چوٹیہ

۱۸۔ حافظ محمد عمر ولد حافظ چراغ دین چوٹیہ ایضاً

۱۹۔ حافظ محمد فاروق ولد تاج محمد چوٹیہ ایضاً

۲۰۔ حافظ محمد یعقوب ولد امیر حمزہ چوٹیہ ایضاً

۲۱۔ حافظ محمد صابر ولد تاج محمد چوٹیہ مدھانی والا

۲۲۔ حافظ محمد علی ولد ماسٹر محمد رفیق چوٹیہ چک نمبر ۱۱۷ای۔بی عارف
والا پاکپتن شریف

۲۳۔ حافظ خورشید احمد چوٹیہ حضور سنگھ نزد چک نمبر ۵۰ ٹیکھریاں والہ
تحصیل ہارون آباد ضلع بہاول نگر

۲۴۔حافظ مختار علی چوٹیہ گلشن کالونی ہارون آباد ضلع بھاول نگر

۲۵۔حافظ محمد ندیم چوٹیہ گلشن کالونی ہارون آباد ضلع بھاول نگر

۲۶۔حافظ غلام حسین چوٹیہ چک نمبر R۲۵-۳ نزد ہارون آباد

۲۷۔حافظ محمد انور شاہد چوٹیہ چک نمبر R۲۵-۳ نزد ہارون آباد

۲۸۔حافظ احمد سعید صاحب چوٹیہ چک نمبر ۲۳۰ گ۔ب بہادرے والہ تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

۲۹۔حافظ محمد جہانزیب چوٹیہ چک نمبر ۲۳۰ گ۔ب بہادرے والہ تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

۳۰۔حافظ فضل محمد چوٹیہ چک نمبر ۱۰۰ تحصیل میاں چنوں ضلع خانیوال

۳۱۔حافظ عبدالشکور چوٹیہ چک نمبر ۹۴ D-B نور پور تحصیل و ضلع پاکپتن شریف

۳۲۔حافظ نور نبی چوٹیہ گوگڑیں کوٹ پیر سلامت ضلع لودھراں آف بھاگسر انڈیا

۳۳۔حافظ بابا نصیر الدین چوٹیہ دربار بڈھال او تار اڈہ مائی کا دربار حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ

۳۴۔حافظ محمد سعید چوٹیہ ولد حاجی عمر دین چوٹیہ کسرانوالہ ضلع خانیوال

(د) وکلاء حضرات

۱۔ جناب میاں محمد سلیم چوٹیہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ کچہری منچن آباد آف مدھانی والا ضلع بہاول نگر

۲۔ میاں محمد حسین چوٹیہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور مقیم چک نمبر ۳ ایس۔ پی نزد حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ

۳۔ چوہدری بشیر احمد چوٹیہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور چک نمبر ۵۷۴ گ۔ ب سانگیانوالہ تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

۴۔ عابد عزیز چوٹیہ ایڈووکیٹ کچہری ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

۵۔ میاں سلیم اقبال چوٹیہ ایڈووکیٹ چک ۲ دنیاپور ضلع لودھراں

۶۔ ساجد عزیز چوٹیہ ولد چوہدری نیاز احمد ایڈووکیٹ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

۷۔ میاں محمد حنیف چوٹیہ ایڈووکیٹ کچہری آف نارووال ضلع

۸۔ حاجی چوہدری تاج محمد ایڈووکیٹ کچہری چونیاں آف دنیاناتھ تحصیل چونیاں ضلع قصور

۹۔ میاں محمد حسن صاحب چوٹیہ ایڈووکیٹ کچہری آف مظفرگڑھ

۱۰۔ محمد یونس چوٹیہ ایم۔ اے اردو ایل۔ ایل۔ بی (جاری

١١- محمد سلیم ولد خوشی محمد اختر چوٹیہ ایل-ایل-بی (جاری)

١٢- محمد رفیق چوٹیہ (سابق کونسلر) ایل-ایل-بی (جاری)

(د) مدرسین

١- ماسٹر سرور دین چوٹیہ مدھانی والا تحصیل منچن آباد ضلع بہاول لنگر

٢- ماسٹر محمد منشا ولد محمد شریف چوٹیہ مدھانی والا تحصیل منچن آباد ضلع بہاول لنگر

٣- ماسٹر محمد بلال ولد میاں احمد دین چوٹیہ مدھانی والا تحصیل منچن آباد ضلع بہاول نگر

٤- ماسٹر صدی محمد ولد محمد یعقوب چوٹیہ مدھانی والا تحصیل منچن آباد ضلع بہاول نگر

٥- ماسٹر محمد اشرف ولد میاں ولی محمد چوٹیہ مدھانی والا تحصیل منچن آباد ضلع بہاول لنگر

٦- ماسٹر نور جمال چوٹیہ چک نمبر ١١٤ای-بی ماچھیوال ضلع وہاڑی

٧- ماسٹر محمد حلیم چوٹیہ چک نمبر ١١٤ای-بی ماچھیوال ضلع وہاڑی

٨- ماسٹر خادم حسین چوٹیہ ایم اے اردو چک نمبر ١٤٧-L-١٢ ضلع ساہیوال

۹۔ ماسٹر محمد جاوید اختر چوٹیہ ایم اے چک نمبر ۳ ایس۔ پی گیانہ علاقہ حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ

۱۰۔ ماسٹر محمد سلیم چوٹیہ فریدی ولد حاجی عطا محمد چوٹیہ چک پتالگہ نزد سکندر پوک

۱۱۔ ماسٹر ہوشناک علی چوٹیہ چک نمبر ۲۳۰ گ۔ ب بہادرے والا تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد

۱۲۔ ریٹائرڈ ماسٹر نذیر احمد چوٹیہ ولد ولی محمد چوٹیہ چک نمبر ۳۵۴ ڈبلیو۔ بی نزد دنیاپور ضلع لودھراں

۱۳۔ ماسٹر سلیم اقبال چوٹیہ ایم اے ایجوکیشن ایضاً"

۱۴۔ ماسٹر منیر اقبال چوٹیہ بی اے بی ایڈ ایضاً"

۱۵۔ ماسٹر محمد اقبال ولد چوہدری نور سمند چوٹیہ شہیدی کوٹ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

۱۶۔ ماسٹر محمد رفیق ولد امام دین چوٹیہ چک نمبر ۱۱۱/۷ ای۔ بی تھانہ احمد یار عارف والا ضلع پاکپتن شریف

۱۷۔ ماسٹر محمد شریف ولد محمد سلطان چوٹیہ چک نمبر ۶۷ گ۔ ب گڈر وںڈی تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد

۱۸۔ ماسٹر غلام رسول چوٹیہ جھامرہ روڈ نزد ستیانہ بنگلہ فیصل آباد

۱۹۔ ماسٹر صید محمد ولد محمد خلیل چوٹیہ چک نمبر ۱۷ امروٹ تحصیل فورٹ عباس

۲۰۔ ماسٹر محمد رفیق چوٹیہ چک ۳۰ ایس۔ پی چامٹ ضلع پاکپتن شریف

۲۱۔ ماسٹر نثار احمد ایم اے ایم ایڈ چک نمبر ۲۳۰ گ۔ ب بہادرے والا تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

۲۲۔ ماسٹر محمد اقبال ولد خلیل احمد چوٹیہ مڈل سکول دنیاناتھ پتوکی ضلع قصور

۲۳۔ ماسٹر عزیز اللہ چوٹیہ مدرس گورنمنٹ مڈل سکول دنیاناتھ پتوکی قصور

۲۴۔ ہیڈ ماسٹر شمعون ولد حاجی محمد شفیع چوٹیہ مدھانی والا حال مقیم چک نمبر ۲۰۴ نزد کھچی والہ تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاول نگر

۲۵۔ پروفیسر غلام رسول چوٹیہ اڈا نپواں نزد ماناں والہ تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

۲۶۔ پروفیسر شبیر احمد چوٹیہ گورنمنٹ کالج دیپالپور آف (مدھانی والہ From) محکمہ بلدیات

۲۷- محمد یونس چوٹیہ ٹیکس انسپکٹر ضلع کونسل بہاول نگر سابق ریاست بہاولپور

۲۸- میاں نسیم احمد خاں چوٹیہ سٹیٹ لائف آفیسر سٹیٹ لائف انشورنس لاہور

(ز) سیاسی ومذہبی شخصیات

۱- میاں محمد سلیم چوٹیہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ کچہری منچن آباد آف مدھانی والہ

۲- حاجی میاں صدرالدین چوٹیہ رئیس اعظم علامہ جھنب چک نمبر 81L-۱۵ میاں چنوں ضلع خانیوال

۳- چوہدری غلام رسول چوٹیہ ریٹائرڈ ڈی ایس پی پولیس سانگیانوالہ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

۴- میاں خوشی محمد اختر چوٹیہ ولد میاں عبدالرحمن چوٹیہ آف مدھانی والا

۵- میاں احمد دین چوٹیہ سابق چیئرمین یونینکونسل مرید والا سخانند تحصیل منچن آباد

۶- چوہدری غلام رسول چوٹیہ ولد میاں خوشی محمد چوٹیہ آف نائی والہ

ضلع بہاول نگر

۷۔ میاں محمد ابراہیم چوٹیہ ایس ای محکمہ انہار آف سانگیانوالی ننکانہ صاحب شیخوپورہ

۸۔ حاجی میاں عطا محمد چوٹیہ چک پتاسہ ضلع پاکپتن شریف نزد سیکندر چوک

۹۔ میاں حاکم علی چوٹیہ سکندر چوک ضلع پاکپتن شریف

۱۰۔ صوفی منظور احمد چوٹیہ چک بھیلہ ضلع پاکپتن شریف

۱۱۔ حاجی میاں خوشی محمد چوٹیہ بیل سنگھ تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ

۱۲۔ میاں شیخ احمد چوٹیہ بیل سنگھ تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ

۱۳۔ چوہدری محمد طفیل چوٹیہ ولد چوہدری رحمت اللہ چوٹیہ ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس آف ننکانہ صاحب

۱۴۔ ماسٹر نذیر احمد چوٹیہ دو چک نزد دنیاپور لودھراں

۱۵۔ چوہدری نیاز احمد چوٹیہ آف ننکانہ صاحب

۱۶۔ میاں نور سمند ولد میاں شہاب دین چوٹیہ آف مدھانی والا حال مقیم نزد چیت سنگھ

۱۷۔ میاں محمد حسین چوٹیہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور چک نمبر ۳

ایس۔پی ضلع اوکاڑہ

۱۸۔ ماسٹر سرور دین چوٹیہ آف مدھانی والہ تحصیل منچن آباد ضلع بہاول نگر

۱۹۔ چوہدری عبدالعزیز چوٹیہ ریٹائرڈ صوبیدار محکمہ فوج چک نمبر۱۴۴ گ۔ب سادھانوالہ سمندری ضلع فیصل آباد

۲۰۔ میاں محمد ابراہیم چوٹیہ چک نمبر۶۷ گ۔ب گدڑونڈی جڑانوالہ ضلع فیصل آباد

۲۱۔ میاں حسن محمد چوٹیہ ولد عبدالرحمن چوٹیہ چک نمبر۳ ایس۔پی گیانہ نزد حویلی لکھا دیپالپور ضلع اوکاڑہ

۲۲۔ میاں تاج محمد ولد میاں شمس الدین نمبردار چک نمبر۱۳۸ L۔9 ضلع ساہیوال

۲۴۔صوفی سردار علی چوٹیہ چک نمبر۲۸۵ ای۔بی مانہ موڑ بورے والہ ضلع وہاڑی

۲۵۔ میاں سردار علی چوٹیہ پیر غنی محبت کے ضلع پاکپتن شریف

۲۶۔ مولانا محمد شفیعؒ چوٹیہ تونگاں والہ نزد بنگہ حیات پاکپتن شریف

۲۷۔حاجی شرع محمد چوٹیہ آف ڈھینگاں والی تحصیل منچن آباد ضلع بہاول

نگر

۲۸۔میاں محمد حسین چوٹیہ نمبردار چک نمبر ۱۴L-۹ ضلع ساہیوال

۲۹۔ حضرت مولانا بشیر احمد حامد چوٹیہ حصاروی بائی پاس رحیم یار خاں

۳۰۔میاں نور احمد چوٹیہ آف حویلی لکھا

۳۱۔ میاں غلام فرید چوٹیہ چک نمبر ۸ ایس۔ پی جواہرا ضلع پاکپتن شریف

۳۲۔میاں محمد صدیق چوٹیہ آف سخانند منچن آباد ضلع بہاول نگر

۳۳۔میاں شعبان احمد چوٹیہ فرید گیٹ بہاول نگر

۳۴۔میاں احمد یار ولد حاجی محمد دین چوٹیہ سابق چیئرمین یونین کونسل سوبھے والہ تحصیل منچن آباد ضلع بہاولنگر

۳۵۔نمبردار صوفی محمد صدیق چوٹیہ شاعر عوام چک نمبر ۳ ایس۔ پی گیانہ

۳۶۔میاں جان محمد نمبردار چوٹیہ دنیاناتھ ضلع قصور

۳۷۔میاں خوشی محمد چوٹیہ سابق نمبر چک ۶۴ گ۔ ب نزد اواگت تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد

۳۸۔حضرت حافظ بابا نصیر الدین چوٹیہ دربار بڈھال اوتاڑ علاقہ حویلی

لکھا تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ

۳۹۔چوہدری عبدالستار عرف رانا صاحب چوٹیہ بیل سنگھ تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ

۴۰۔میاں خوشی محمد چوٹیہ سانگیانوالی نزد ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

۴۱۔منشی نور احمد چوٹیہ ریٹائرڈ پٹواری آف مدھانی والا ڈا کخانہ خاص تحصیل منچن آباد ضلع بہاول نگر

۴۲۔حاجی میاں نور سمند چوٹیہ آف مدھانوالی والا ایضاً"

۴۳۔چوہدری احمد دین چوٹیہ آف مدھانی والا ایضاً"

۴۴۔حاجی محمد عیسے چوٹیہ بیلہ سنگھ کو کارہ ایضاً"

۴۵۔میاں محمد صدیق چوٹیہ نمبردار ولد سرمن ولد دھالے خاں

۴۶۔میاں محمد علی چوٹیہ نمبردار ولد سرمن ولد دھالے خاں

۴۷۔میاں محمد خاجے خاں چوٹیہ جاتری کہنہ تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ سابق چیئرمین یونین کونسل آف جاتری کہنہ

۴۸۔میاں غلام محمد چوٹیہ ایضاً"

۴۹۔حاجی بدر دین چوٹیہ چک نمبر ۸۱L۔۱۵ چھنب ضلع خانیوال

۵۰۔حاجی عمر دین چوٹیہ

۵۱۔ میاں محمد جہانگیر چوٹیہ نزد بصیر پور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ

۵۲۔ میاں محمد باقر چوٹیہ ایضاً"

۵۳۔ میاں محمد اکرم چوٹیہ ایضاً"

۵۴۔ میاں غلام رسول چوٹیہ تیمور شاہ فیصل آباد

۵۵۔ میاں فضل دین چوٹیہ چک نمبر E-B۱۱۷ تحصیل عارف والا ضلع پاکپتن شریف

۵۶۔ میاں محمد جمیل چوٹیہ جاتری کہنہ تحصیل و ضلع شیخوپورہ

۵۷۔ میاں فضل ستار چوٹیہ پٹواری محکمہ مال چک نمبر ۳ ایس۔پی علاقہ حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ

۵۸۔ میاں حاکم علی چوٹیہ چک نمبر ۳ ایس۔پی علاقہ حویلی ضلع اوکاڑہ

۵۹۔ میاں صداقت حسین نمبردار چک نمبر ۳ ایس۔پی علاقہ حویلی ضلع اوکاڑہ

۶۰۔ میاں محمد حنیف چوٹیہ ایڈووکیٹ لاہور آف نارووال

۶۱۔ میاں نور سمند ولد جگا چوٹیہ شہیدی کوٹ نزد ننکانہ صاحب

۶۲۔ میاں محمد حسن صاحب چوٹیہ ایڈووکیٹ کچہری مظفر گڑھ

۶۳۔ حاجی میاں محمد دین چوٹیہ چک نمبر ۵۶ فور۔آر نزد ہارون آباد ضلع

بہاول نگر

۶۴- میاں شاہ محمد چوٹیہ ایضاً"

۶۵- چوہدری غلام قادر چوٹیہ دینا ناتھ پتوکی ضلع قصور

۶۶- چوہدری حاجی تاج محمد چوٹیہ ایڈووکیٹ آف دنیا ناتھ پتوکی ضلع قصور

۶۷- چوہدری بابا خلیل احمد چوٹیہ آف دنیا ناتھ ضلع قصور

۶۸- چوہدری عبدالستار چوٹیہ چک کسرانوالہ ضلع خانیوال

۶۹- میاں عبدالستار چوٹیہ ۵۲۹ ای۔ بی کونجاں والہ نزد بورے والہ ضلع ویہاڑی

۷۰- پروفیسر عبدالغفار چوٹیہ ۵۲۹ ای۔ بی کونجاں والہ نزد بورے والہ ضلع ویہاڑی

۷۱- پروفیسر شبیر احمد چوٹیہ کالج دیپالپور ضلع اوکاڑہ

۷۲- ماسٹر نظام دین صاحب چوٹیہ ضلع لیہ پنجاب

۷۳- میاں شمیم احمد چوٹیہ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ضلع خانیوال

۷۴- میاں نسیم احمد خاں چوٹیہ آف لاہور

چھٹا باب

کون کہاں آباد ہے؟

الف چوٹیاں خورد و کلاں سے آنے والے

ب۔ بیگڑھ سے آنے والے

ج۔ ناتھے والا تحصیل موگا ضلع فیروزپور سے آنے والے

د۔ دھانے والا ریاست بیکانیر سے آنے والے

ر۔ ضلع حصار سے آنے والے

ز۔ پہلوان کے چوٹے

ژ۔ بیکانیر کے چوٹے

س۔ ضلع فیروزپور کے چوٹے



کون کہاں آباد ہے؟

برصغیر پاک و ہند کی تقسیم کے وقت خاندانوں کی الٹ پلٹ بہت ہوئی۔ مہاجر ہو کر آنے والے خاندانوں نے جہاں سینگ سمائے وہیں رہائش اختیار کر لی۔ یہاں مختصراً" خاکہ دیا جا رہا ہے کہ ہندوستان کے نقل مکانی کرنے والے لوگ کہاں جا کر آباد ہوئے۔ آیئے ملاحظہ فرمائیں۔

الف۔ چوٹیہ خورد و کلاں سے آنے والے

ا۔ مدھانی والا:۔

حاجی نور سمند ولد امیر بخش ولد پارث چوٹیہ کی اولاد پارس چوٹے کہلاتی ہے۔

منشی نور احمد، حاجی نور سمند، میاں نور محمد، میاں قادر بخش پسران امیر بخش چوٹیہ محمد بشیر، محمد صادق، محمد رفیق، رشید احمد، عبدالمجید پسران، حاجی ور سمند چوٹیہ، محمد اسلم، محمد منیر، محمد سلیم سپران منشی نور احمد چوٹیہ، محمد اسحاق، حاجی محمد شفیع پسران میاں نور محمد چوٹیہ، سیٹھ محمد شریف پسر قادر بخش، پسر امیر بخش، ہیڈ ماسٹر شمعون چوٹیہ، محمد احمد مہڑی، علی احمد مہڑی، پسران حاجی محمد شفیع چوٹیہ

عمران سلیم ' طارق سلیم ' عامر سیلم ' شاہ منصور پسران ' محمد سلیم
چوٹیہ ایڈووکیٹ محمد یوسف ' محمد یونس ' حافظ محمد یٰسین پسران محمد
منیر (مولف)

پروفیسر شبیر احمد ' محمد جمیل ' محمد نصیر ' محمد یونس ' محمد عباس پسران '
سیٹھ محمد شریف چوٹیہ ' حاجی عبداللہ ' رجادہ ' سجاد پسران بلندہ ولد
منبہ چوٹیہ ' نور دین ' الٰہی بخش پسران حاجی عبداللہ امام دین ' نظام
دین ' پہلوان دین پسران رجادہ چوٹیہ ' قادر بخش ' محمد اسحاق ' محمد
سلیمان پسران سجادہ اسمٰعیل ' ابراہیم پسران قادر بخش چوٹیہ

محمد صدیق ' محمد حنیف پسران سلیمان

علم دین ' لقمان پسران امام دین

خوشی محمد ' محمد عباس احمد علی پسران عبدالرحمن

احمد دین ' ماسٹر سرور دین ' پسران پہلوان دین '

ماسٹر صدی محمد ' محمد الیاس پسران محمد یعقوب

ماسٹر محمد بلال پسر احمد دین

حاجی احمد دین ' حاجی محمد دین پسران حاجی رکن دین

احمد یار ' محمد نواز ' محمد نیاز پسران حاجی محمد دین

محمد عمر' محمد یار پسران حاجی احمد دین

محمد سلیمان پسر بلندہ

شام دین' رکن دین پسران بندہ

ماسٹر محمد اشرف' محمد اسلم' محمد اکرم' شاہ نواز پسران ولی محمد نیاز

احمد' محمد سلطان پسران علی محمد

نور سمند' جان محمد' نور جمال' عبدالجبار پسران شہاب الدین نذیر

احمد پسر نور سمند

صدی محمد پسر رکن دین حاجی محمد عمر محمد حنیف' فوجی بشیر احمد' محمد

ادریس پسران جان محمد خلیل احمد پسر نور جمال

ناظر حسن' نور حسن' محمد شریف پسران' میاں محمد سلطان

حاجی محمد حسین' فتح محمد' نور حسن' محمد دین عرف کاکا' ناظر حسن

پسران عبدالعزیز فقیر محمد سپر اللہ دتہ پسر چوغطہ فوجی محمد ارشد پسر

فقیر محمد چوٹیہ

نور محمد' شیر محمد پسران چختہ

عثمان خاں' فتح محمد خاں' حاجی نور محمد پسران

شیر محمد پسر ماناں

عبدالغفور۔ عبدالسلام فوجی شہید پسران غلام محمد میاں بہادر، میاں ناظر حسن، ظفر خالد غلام محمد، محمد ابراہیم، عبدالسلام پسران عمردین

عبدالرحمن، محمد عمر، محمد انس پسران غلام محمد، امانت علی، نیاز علی، احمد دین پسران میاں ابراہیم چوٹیہ

لال دین پسر عبدالسلام۔ محمد سلیم پسر لال دین چوٹیہ منڈی صادق گنج

نواب دین، جلال دین، فوجی جمالدین، سراج دین پسران میاں احمد چوٹیہ

۲۔ لنڈو چک نمبر ۱۷ ساہیوال

خوشی محمد پسر لشکر دین، محمد اسماعیل پسر جھنڈا چانن۔ بھمن پسران چختہ، ولی محمد پسر محمد جمیل، فتح محمد پسر ولی محمد نذیر احمد پسر فتح محمد محمد رمضان، فقیر محمد پسر فتح محمد

۳۔ چک نمبر ۶۷ گ ب گدڑونڈی تحصیل جڑانوالہ

محمد ابراہیم، محمد اسمٰعیل، محمد صدیق پسران نور محمد، محمد ادریس پسر قمردین، ماسٹر محمد شریف پسر محمد سلطان فوجی بشیر احمد پسر محمد اسمٰعیل،

حاجی فضل دین پسر شہامد

۴۔ **چک نمبر ۵۷۴ گ ب نزد ننکانہ صاحب سانگیانوالی ضلع شیخوپورہ**

میاں شیر محمد پسر عبدالکریم چوٹیہ' میاں محمد ابراہیم پسر چوہدری خوشی محمد' علی محمد' خوشی محمد' فتح محمد' وزیر احمد حاجی صوبیدار خاں چوٹیہ محمد نواز خاں چوٹیہ' فوجی فرزند علی منشی کریم بخش' چوہدری عبدالعزیز' چوہدری رحمت اللہ پسران گودھی پسر بھنجھی نور محمد غلام رسول' غلام سرور' محمد امین پسران منشی کریم بخش' چوہدری علی اکبر رانا سعید اختر' رانا نصیر اختر' رانا محمد اسلم پسران غلام سرور چوٹیہ خالد محمود شاہد محمود پسران چوہدری علی اکبر چوٹیہ عنائت علی چوٹیہ حاجی جان محمد چوٹیہ صابر علی عبدالزاق فضل الٰہی چوٹیہ بلال امین پسر محمد امین چوٹیہ میر زین مہر علم دین پسر عبداللہ چوٹیہ بہار دین محمد دین آصف عزیز' سہیل عزیز' اظہر عزیز' جاوید عزیز' نعیم عزیز' ندیم عزیز' فہیم عزیز پسران چوہدری بشیر احمد چوٹیہ ایڈووکیٹ محمد شریف پسر مالی چوٹیہ عابد عزیز' فخر عزیز' نیر عزیز' ساجد عزیز' طلعت عزیز پسران چوہدری خورشید احمد چوہدری محمد

طفیل، قمرالزماں، محمد زمان پسران چوہدری رحمت اللہ چوٹیہ، ڈاکٹر مجاہد عالم پسر چوہدری محمد طفیل۔ فوجی محمد عمر، فتح محمد پسران عمر حیات عمر حیات پسر محمد سلطان پسر بودا

مالی سر منگوڑا موجا محمد یوسف پسر نورا محمد گلزار سجاد پسران محمد حنیف محمد ارشاد منظور احمد شبیر احمد محمد رمضان پسران محمد شریف چوٹیہ محمد صدیق حاجی محمد منشا، غلام ادریس پسران محمد صدیق دین محمد فوجی منیر احمد عبدالرشید فوجی نذیر احمد شفیق شکیل احمد پسران محمد شریف

۵۔ بھینی چوٹیاں نزد گھالیاں تحصیل منچن آباد

میاں نور دین، عبدالعزیز، محمد شریف، کرامت علی، فقیر محمد نور محدم محمد اقبال محمد حسین چوٹیہ شیر محمد فقیر محمد فاروق احمد رحمتہ اللہ چوٹیہ

۶۔ چک نمبر ۱۴۴ گ ب سادھانوالہ تحصیل سمندری

چوہدری سراج دین، میاں شہاب دین پسران کھیون چوہدری عبدالعزیز، میاں صابر علی پسران، میاں شہاب دین محمد امین، محمد یٰسین پسران، چوہدری سراج دین، جان محمد پسر فضل دین، طارق

عزیز پسر چوہدری عبدالعزیز چوٹیہ

۷۔ شہیدی کوٹ نزد ننکانہ صاحب

میاں نور سمند پسر جگا۔ محمد صادق پسر بوڑا محمد تاج، محمد مشتاق، عبدالرزاق، محمد ارشاد پسران محمد صادق، محمد لطیف، ماسٹر محمد اقبال، محمد رفیق، محمد عالم پسران میاں نور سمند

۸۔ چک نمبر ۵ نزد ہڑپہ

میاں محمد دین پسر مکھن۔

۹۔ چک نمبر ۵۷ نو۔ ایل جوڑے

میاں سلطان احمد پسر مندا

۱۰۔ چک نمبر ۱۸۳۔L۔۹

میاں بوڑا پسر بوگا پسر سکھا

۱۱۔ راجہ جنگ ضلع قصور

میاں نور احمد پسر متو۔ میاں محمد دین پسر وارث علی

۱۲۔ چک نمبر S-P۳۰ چامٹ

میاں محمد، محمد صادق، محمد صدیق، ماسٹر محمد رفیق، میاں رکن دین، صدی محمد، شاہد رفیق، تیمور عباس

۱۲۔ **جھگے علمے والے علاقہ سمندری**

میاں علم دین۔ محمد حسین۔ محمد حنیف

۱۴۔ **چک نمبر ۱۳ اماڑی L۔ ۱۴ اعلاہ کسووالہ**

نور دین عرف گوگا پسر محمد امیر' محمد ابراہیم' ذوالفقار علی' عبدالکریم پسران' فضل دین

۱۵۔ **چک نمبر ۱۱۷ E-B نزد تھانہ احمد یار چوٹیاں کلاں ضلع فیروزپور**

محمد ابراہیم پسر امام دین۔ میاں فضل دین' علی محمد' محمد صدیق' ماسٹر محمد رفیق' محمد منیر فوجی' صوبیدار محمد اسماعیل' حافظ محمد علی' محمد صادق پسر علی محمد چوٹیہ

۱۶۔ **چک نمبر ۲۳ E-B تھانہ احمد یار**

میاں محمد شریف پسر الٰہی بخش۔ پسر آلہ' صابر حسین' صادق حسین پسران' میاں محمد شریف چوٹیہ

۱۷۔ **چک نمبر ۱۴ L۔ ۱۲ چیچہ وطنی**

میاں عبداللطیف پسر موہنہ۔ عبدالرحیم پسر سوہنا پسر گودھا فتح محمد پسر گودھا

۱۸۔ چک نمبر ۶۷ L۔۱۵ سولنگیانوالہ ضلع خانیوال

ماسٹر محمد ابراہیم چوٹیہ

میاں سلطان احمد چوٹیہ

۱۹۔ چک نمبر ۸۰ L۔۱۵ خانیوال

میاں شہاب دین' محمد اسماعیل' نور محمد' شاہ علی' محمد رفیق' اللہ دتہ' قاسم علی چوٹیہ

۲۰۔ چک نمبر ۹۵ L۔۱۲۵ ساہیوال

میاں محمد شریف پسر نور دین۔ حاجی محمد شریف پسر میاں جالو' خان محمد پسر میاں پارث جوتیا' حاجی ہدایت اللہ پسر خان محمد حاجی عبدالغفور پر ہدایت اللہ۔

۲۱۔ چک نمبر ۳ نانکسر نزد ہڑپہ

محمد یٰسین' محمد امین' شرافت علی پسران خوشی محمد

وارث علی پسر نور محمد۔ خوشی محمد پسر رکن دین چوٹیہ

بیگرڈھ

۱۔ چک نمبر 8p-s جواہرا تحصیل و ضلع پاکپتن

میاں غلام فرید پسر فاضل چوٹیہ

۲۔ چک نمبر ۴۶-s-p المعروف قبرپٹ

محمد یار' منظور احمد' نور احمد پسران' شیر محمد

۳۔ بستی مدے شاہ تحصیل پاکپتن

میاں محمد یٰسین پسر میاں شیرا

۴۔ چک نمبر ۲۳-s-p گرو چک

میاں شیرا پسر گھانا۔ صحیح محمد' غلام محمد

۵۔ پیر غنی محبت کے

میاں محمد عاشق پسر ملحہ چوڈیہ' میاں سردار علی' سجوار علی پسران

ماہنی چوڈیہ' میاں محمد امین پسر محمد عاشق چوڈیہ

۶۔ کرم پور بھٹی تحصیل پاکپتن

حاجی سید محمد۔ عبد الواحد۔ میاں محمد بشیر۔ میاں جمال دین

۷۔ چک چشتی قطب دین تحصیل پاکپتن

میاں محمد منیر' محمد بوٹا' محمد سدھی چوڈیہ

۸۔ چک نمبر ۱۱-s-p نور محمد تحصیل پاکپتن

میاں محمد علی' میاں احمد علی' رشید احمد عرف پپو پسر محمد علی چوڈیہ

۹۔ حویلی لکھا

میاں نور احمد چک باوا حویلی لکھا۔

۱۰۔ چک نمبر ۳ s-p گیانہ

نمبردار شاعر عوام صوفی محمد صدیق، صداقت حسین، پرواز حسین، ڈاکٹر آغاز محمد سلیم، خادم شیر، علی شیر، فوجی غلام مرسلین، میاں محمد حسین ایڈووکیٹ، میاں محمد نواز، میاں محمد منشا، ماسٹر جاوید اختر، فوجی لیاقت علی، میاں فضل ستار پٹواری، ساجد محمود، عابد محمود، میاں اعجاز احمد پسر میاں محمد منشا چوٹیہ، حوالدار یونس اوکاڑہ، میاں حسن محمد پسر عبدالرحمن، ڈاکٹر طارق حسین انجم، ڈاکٹر خالد محمود، سردار علی ولد غلام فرید چوٹیہ

۱۱۔ چک نمبر ۲۶ s-p

میاں محمد منیر، محمد امین، محمد جہانگیر، محمد شفیق پسران محمد منیر چوٹیہ

۱۲۔ بونگہ حیات ضلع پاکپتن

میاں محمد عاشق چوٹیہ، خوشی محمد ولد محمد اسحاق چوٹیہ

۱۳۔ منڈی صادق گنج

محمد صالح پسر محمد سلیمان چوٹیہ ایجنسی تیل والی

۱۴۔ دھولہ نزد کمالیہ بمع ٹوبہ ٹیک سنگھ

میاں محمد سردار پسر نظام دین چوٹیہ

۱۵۔ سکندر چوک تحصیل پاکپتن

میاں حاکم علی پسر محمد حبیب' محمد یعقوب فریدی' عبدالشکور فریدی پسران حاکم علی

۱۶۔ چک پتاسہ علاقہ سکندر چوک

حاجی عطا محمد پسر محمد عیسیٰ' ماسٹر محمد سلیم فریدی' محمد صادق' فریدی پسران حاجی عطا محمد

۱۷۔ چک نمبر L۱۰۰-۱۵ میاں چنوں ضلع خانیوال

میاں صدر دین' رکن دین' بدر دین پسران میاں حکیم' حافظ فضل محمد' دوست محمد' میاں نظام دین چوٹیہ

۱۸۔ چک نمبر D۹۴ نور پور پاکپتن

حافظ عبدالشکور' منظور احمد' لطف اللہ توحیدی

۱۹۔ قاضی والا تحصیل ہارون آباد

میاں محمد یوسف پسر شہاب الدین

۲۰۔ کوٹ پیر سلامت علاقہ لودھراں

سبحان' احسان' مہر دین پسران معراج دین میاں جہاناں' بگو' حافظ

نصیرالدین، حافظ نور نبی، جمیل، اسحاق، عثمان پسر کھیوا۔

۲۱۔ گجرات علاقہ لودھراں

چنن، رانا، محمد دین، محمد ابراہیم

۲۲۔ جسوکی تحصیل دیپالپور

محمد رمضان، محمد سلطان، محمد سلمان پسران شیر محمد چوٹیہ

۲۳۔ چوک قریشی والا موضع ڈوہنہ

مولوی عبدالعزیز، حضرت مولانا شہاب الدین، میاں ابوبکر پسر مولوی شہاب دین، میاں سعید احمد پسر محمد ابوبکر

۲۴۔ کمہاری والا تحصیل پاکپتن

میاں فضل دین چوٹیہ

۲۵۔ چک نمبر ۶۵ نور شاہ تحصیل ساہیوال

مولوی محمد حنیف چوٹیہ پسر مولوی محمد موسی چوٹیہ

۲۶۔ چک نمبر ۶۴L-۱۲ تحصیل چیچہ وطنی

حاجی ماسٹر غلام نبی، محمد علی، ثناء اللہ، محمد صدیق پسران حاجی غلام نبی چوٹیہ

۲۷۔ چک نمبر 111B-E نزد عارف والا

میاں خوشی محمد چوٹیہ

۲۸۔ اشرف شاہ ریلوے اسٹیشن تحصیل میلسی کوٹ مظفر

میاں امام دین پسر رکن دین' اللہ دتہ' بشیر احمد' الطاف احمد' منظور احمد' میاں محمد عیسیٰ' محمد اقبال' لیاقت علی محمد احمد' عبدالحفیظ چوٹیہ

۲۹۔ چک پنواں نزد مانانوالہ

پروفیسر غلام رسول چوٹیہ

۳۰۔ چک نمبر ۳۲۷-W-B نزد دنیاپور ضلع لودھراں

میاں امام علی پسر نور محمد' میاں محمد ارشاد' محمد مشتاق' عبداللطیف' محمد مختار پسران امام علی چوٹیہ' محمد اسلم' محمد اکرم' بارش علی' محمد سلیم' محمد امین' اصغر علی پسران رحم علی' جان محمد' محمد علی' لیاقت علی' پسران شان محمد' عبدالستار' بشیر علی پسران شاہ علی' محمد ارشد' محمد جاوید' عبدالرزاق' محمد وکیل' مقبول احمد پسران بشیر علی' نور محمد' نور احمد پسران حسن محمد چوٹیہ

۳۱۔ گلزار پور علاقہ میلسیاں

میاں شاہ محمد' جان محمد' میاں اشفاق احمد' محمد اقبال' شیرا' میاں

جلال دین

۳۲۔ چک نمبر E-B۶۹ اگرو نزد عارف والا

میاں دین محمد' میاں غلام قادر' میاں سخی محمد چوٹیہ پسران بوگہ

امانت علی نعامت علی پسران میاں غلام قادر چکی والہ چوٹیہ

۳۳۔ مرضی پورہ۔ مجاہد کالونی بورے والا

میاں نواب دین' حاجی عبدالجبار پسر رانا شوکت علی چوٹیہ' محمد

شریف' محمد عباس پسران منظور احمد

۳۴۔ کھوہ خانقاہی والا علاقہ میلسی ضلع ویہاڑی

میاں امام دین' میاں احمد دین

۳۵۔ چک نمبر ۲۸ مراشیاں والا علاقہ مروٹ

میاں عبدالواحد چوٹیہ

۳۶۔ چک بلوچیں نزد بہاول نگر

میاں محمد بارک اللہ چوٹیہ

۳۷۔ چک نمبر R۵۲-۴ گودی ہارون آباد

فوجی محمد نذیر پسر ولی محمد' محمد اقبال' محمد فیاض' محمد بشیر' راشد علی'

ندیم شیر' خرم سجاد پسران فوجی محمد نذیر چوٹیہ

۳۸۔ چک بیدی تحصیل پاکپتن

میاں بخشا یہ فوجی' شہرے خاں' نور احمد' محمد اسلم چوٹیہ

۳۹۔ کلیا جوایا نزد چک بیدی

میاں محمد اشرف پسر محمد علی

۴۰۔ گیلے والی اسٹیشن علاقہ شجاع آباد

میاں محمد اکرم پسر محمد یوسف' میاں محمد اسلم پسر میاں علاول

۴۱۔ چک نمبر ۳۱ E-B تھانہ احمد یار عاف والہ ضلع پاکپتن شریف

حافظ سید محمد پسر میاں نور محمد' شاہ رسول' غلام رسول' خورشید احمد

۴۲۔ چک نمبر ۲۳۰ گ۔ب بہادرے والا تحصیل سمندری

ماسٹر ہوشناک علی' رانا شوکت علی' ماسٹر غلام رسول پسران میاں نذیر احمد' ڈاکٹر سعادت حسن' امجد علی' حافظ احمد سعید' طارق محمود' سپاہیں محمد ارشد علی پسران ماسٹر ہوشناک علی صوبیدار محمد منشا' اخوالدار غلام مصطفے' فوجی عبدالغنی چوٹیہ

ناتھے والا تحصیل موگا ضلع فیروزپور

۱۔ مدھانی والا

حاجی فضل دین، حاجی خلیل احمد، نور محمد پسران پیر بخش، حافظ چراغ دین، ممتاز احمد پسران حاجی فضل دین، ڈاکٹر بشیر احمد، نذیر احمد پسران حاجی خلیل احمد، خوشی محمد پسر محمد یعقوب، ظہور احمد عرف بھولا پسر خوشی محمد، تاج محمد پسر جان محمد پسر فضل دین نور حسن عرف بہادر پسر عبدالعزیز چوٹیہ بابر چوٹیہ، پسر بہادر چوٹیہ

۲۔ چک ۳۵۴ W-B المعروف دو چک نزد دنیاپور ضلع لودھراں

ماسٹر نذیر احمد ولد ولی محمد ولد خیر دین ولد فتح دین ولد گودھا ولد ناتھا چوٹیہ، منیر اقبال، ماسٹر سلیم اقبال ایڈووکیٹ پسران ماسٹر نذیر احمد

۳۔ چک نمبر ۱۳۸-9L ساہیوال

میاں محمد امیر سفید پوش، شمس الدین نمبردار ولد محمد امیر، محمد شفیع پسر اللہ دتہ، شوکت علی پسر تاج محمد چوٹیہ، تاج محمد، راج محمد، سخی محمد پسران شمس الدین میاں اللہ دتہ چوٹیہ، محمد اقبال پسر سخی محمد خانمحمد اللہ دتہ محمد چراغ پسران محمد شفیع پسر خان محمد چوٹیہ

۴۔ چک نمبر ۱۴۷-12L تحصیل چیچہ وطنی

میاں نبی بخش پسر ویرا' میاں خورشید احمد پسر نبی بخش' ماسٹر خادم حسین' محمد شفیع' محمد رمضان

۵۔ چک نمبر ۵۴۹ گ۔ب تیمور شاہ علاقہ ماموں کانجن

حاجی محمد یعقوب' چوہدری عبدالغنی' محمد شریف پسر گرجا' محمد منشا پسر فضل دین' عبدالخلیل پسر باغ علی' عبدالغفور پسر بشیر احمد' عمر حیات پسر جان محمد' غلام رسول' میاں محمد جمیل' حاصل دین' بوٹا پسر نذر دین' فوجی محمد رفیق' احمد دین پسر عبدالمجید

۶۔ نانکسر تحصیل منچن آباد

نذر دین' محمد حسین' صوفی محمد صدیق پسران محمد جمیل چوٹیہ' محمد یوسف پسر غلام محمد

۷۔ چک نمبر ۶۶ ٹی۔ڈی اے اڈہ جہان خاں علاقہ بکھر

مختار حسین' محمد یونس پسران صدی محمد چوٹیہ' صدی محمد پسر فتح محمد

۸۔ چک نمب ر ۵۰P-S عارف والا

نور احمد' ولی محمد' فضل احمد پسران جلال دین' محمد حسین' غلام نبی پسران سوداگر

د۔ دھالے والا ریاست بیکانیر

۱۔ مٹ والا

محمد چراغ میر محمد پسر محمد چراغ چوڈیہ ' میاں شاہد ' ساتمت حاجی ریحانہ ' پٹھانہ ' فرزند علی ' شرح محمد ' عبدالعزیز چوڈیہ ' فرزند علی ' حاجی محمد حسین پسر رحمت علی 'فیض احمد پسر میاں محمد موسے ' حاجی محمد عیسی محمد صادق پسر سلطان احمد چوڈیہ پسر جمالدین چوڈیہ ' ہارون غلام رسول عطا محمد پسران محمد حسین محمد جعفر لیاقت علی صابر علی پسران محمد صادق چوڈیہ

۲۔ ڈھینگانوالی

میاں غلام محمد 'نور احمد 'نظام دین پسران قمر دین 'فوجی محمد بلال پسر نظام دین ' حاجی شرع محمد ' محمد مشتاق پسر حاجی شرع محمد چوڈیہ

۳۔ نائی والا نزد بھاولی نگر جلیکے چوٹے

میاں غلام محمد ' حاجی سخی محمد ' میاں خوشی محمد ' محمد اسحاق پسران جلال دین ' میاں محمد امین ' عبدالغنی ' عبدالمجید پسران غلام محمد ' غلام رسول پسر خوشی محمد ' محمد رمضان ' حافظ محمد بلال ' شفقت رسول ' محمد احسن ' محمد اصغر ' محمد ابرار حسین ' طارق حسین پسران میاں غلام رسول چوڈیہ ' محمد بشارت ' محمد عارف ' منظور احمد ' ظہور

احمد پسران میاں محمد اسحاق۔

۸۔ بیلا سنگھ کو کارہ المعروف سخانند سجان کے

دھالے خاں، محمد اقبال عرف بالا، سرمن، جمال دین، پیر بخش، کاکا، جلال دین، میاں جمیل، میاں پیرا پسران میاں محمد سجان، جلال دین پسر پیرو چوٹیہ،

لکھو بکھو۔ فتح محمد

محمد صدیق نمبردار، محمد علی پسران میاں سرمن، حاجی احمد دین پسر محمد علی، غلام فرید میاں دین محمد پسر میاں محمد صدیق نمبردار، محمد یعقوب، محمد ایوب، عبدالغفور پسران فتح دین چوٹیہ، فتح محمد پسر عیسی حاجی محمد علی چوٹیہ، بانعلی محمد دین پسران لکھو، محمد حنیف ولد بکھو چوٹیہ، نواب یحیی چوٹیہ، سلیمان، فیض احمد، نور احمد، منظور احمد، شبیر احمد پسران محمد موسیٰ چوٹیہ

ر۔ ضلع حصار سے آنے والے

۱۔ چک نمبر ۱۵-L-۸۱ تحصیل میاں چنوں علاقہ چھنیب ضلع خانیوال

بادل گڑھ تحصیل فتح آباد سے یہاں آئے

ڈیرہ میاں حاجی صدر الدین چوٹیہ حاجی میاں صدر دین' میاں بدر دین' حاجی عمر دین پسران میاں جلال دین' حافظ محمد عباس' حافظ محمد اسماعیل' حافظ محمد صدیق' عبدالحمید بی اے۔ عبدالعزیز پسران حاجی صدر دین چوٹیہ میاں محمد اصغر چوٹیہ

۲۔ چک نمبر ۵۰۹E-B ڈلن بنگلہ نزد بورے والا ضلع وہاڑی

یا لکی ضلع حصار سے آنے والے

میاں عمر دین پسر صدر الدین چوٹیہ

۳۔ موضع مترو تحصیل میلسی ضلع وہاڑی

محمد رفیق پسر محمد یعقوب' محمد عارف' محمد اعظم' محمود اقبال' محمد اقبال' محمد فاضل' ظفر اقبال' محمد مالک پسران محمد رفیق

۴۔ چک نمبر ۱۸۴R-۷ نزد کھچی والا تحصیل فورٹ عباس

ہاجی رانجھا پسر قطب الدین۔ محمد رمضان' محمد بلال پسران حاجی رانجھا

۵۔ ٹھل بوہڑ تحصیل میلسی ضلع وہاڑی پنجاب

میاں حاکم علی پسر حاجی قاسم علی۔ خوشی محمد پسر خدا بخش' محمد اسماعیل

شاہ محمد محمد سلیمان نیک محمد شیخ محمد چوٹیہ: محمد اعظم- میاں حاجی فیض احمد- میاں محمد صادق ممبر شیر محمد چوٹیہ: پسر محمد صدیق عبدالخالق محمد اختر نور احمد پسران شیر محمد چوٹیہ

۶- چک نمبر ۹۰R-۷ نزد کھچی والا

موضع خونن تحصیل فتح آباد ضلع حصار سے محمد شفیع پسر قائم خاں' ریاست علی پسر محمد شفیع' فتح دین پسر جیون شیر محمد پسر ماناں چوٹیہ

۷- چک نمبر ۲۱۰R-۹ تحصیل فورٹ عباس

میاں محمد طفیل پسر وریام- نور محمد پسر میاں فضل دین- محمد صادق پسر میاں شاہ علی' محمد شفیع' محمد اقبال

۸- کوٹلہ میرک نزدیل نول ضلع اوکاڑہ

دھولو- بادل گڑھ تحصیل فتح آباد سے

میاں محمد ایوب پسر بھیلہ' ساجد عمران' طارق اسماعیل' محمد رفیق پسران محمد ایوب چوٹیہ' بشیر احمد' نذیر احمد' عبدالستار' میاں افتخار احمد

۹- بیل سنگھ اڈہ پیر والی علاقہ دیپالپور

علی پور بروٹہ تحصیل فتح آباد سے

چوہدری ولی محمد' حاجی خوشی محمد' نیک محمد پسران میاں بخشا حوالدار شوکت علی' اصغر علی چوہدری' محمد اعظم پسران چوہدری ولی محمد چوٹیہ' شیخ احمد' رانا عبدالستار پسران میاں غلام محمد چوٹیہ' حافظ محمد اسلم پسر حاجی خوشی محمد چوٹیہ' عبدالجبار پسر چوہدری ولی محمد چوٹیہ

۱۰۔ چک ۱۹ اگ۔ب کھمیاں والا نزد مانانوالہ شیخوپورہ

بھڑانہ تحصیل فتح آباد سے

محمد منشا' شمشاد علی' محمد شعیب' عنایت علی' محمد یوسف پسران شمیر میاں محمد شاکر' میاں محمد مشتاق ملازم' میاں شاہ سوار' ارشاد احمد پسران محمد امیر شاہ رسول پسر حبیب' سید محمد پسر عمر حیات' محمد منیر' محمد سلیم پسران سید محمد

۱۱۔ دینا ناتھ علاقہ پتوکی تحصیل چونیاں ضلع قصور

چنگالی گدڑوالی سے ضلع فیروزپور

حاجی نور احمد پسر محمد رمضان' چوہدری غلام قادر پسر روشن دین' حاجی محمد صدیق' حاجی محمد رفیق' حاجی محمد یٰسین پسران' چوہدری غلام قادر چوٹیہ' میاں تاج محمد ایڈووکیٹ' چوہدری احمد دین نمبردار پسران میاں جان محمد نمبردار ماسٹر محمد اقبال' ماسٹر عزیز اللہ'

شوکت علی احوالدار پولیس ' میاں عبدالجبار ' نصراللہ ' حاجی محمد عاشق ' نعیم احمد ' وسیم اختر پسران حاجی محمد عاشق بی اے ' عبدالوہاب پسر کندہ۔ میاں نسیرن۔ محمد دین پسر بگھیلا۔ ڈاکٹر قربان علی ' امانت علی ' غلام حیدر ' نعمت علی

گدی نشین حضرت بابا خلیل احمد صاحب چوٹیہ

۱۲۔ ٹبہ ۴۸ نزد گودی ہارون آباد

خونن تحصیل فتح آباد سے

میاں سلطان احمد پسر میاں محمد اسمٰعیل چوٹیہ

۱۳۔ چک نمبر ۸۷ L ۔ ۱۵ اکسرانواں والا ضلع خانیوال

میاں عبدالستار پسر محمد حسین ' ڈاکٹر محمد رفیق پسر مولوی غلام قادر محمد رمضان پسر محمد ابراہیم ' سعید احمد ' نیک محمد ' عبدالغفار ' محمد اشرف ' عمران خاں پسر محمد اشرف ' محمد عمر عرف عمرا پسر رحمتہ علی چوٹیہ عبدالغفور

ز۔ پہلوان کے چوٹیے

۱۔ اسد اللہ پور علاقہ پاکپتن

محمد نذیر ' محمد یٰسین ' محمد رمضان پسران میاں سردار ا محمد شمع چوٹیہ

۲۔ صابہ نزد چورستہ میاں خاں علاقہ بصیرپور

میاں محمد باقر' محمد جہانگیر پسران میاں فاضل' محمد رفیق' میاں رشید احمد' محمد اقبال پسران میاں محمد باقر چوٹیہ میاں محمد اکرم ولد محمد جہانگیر' میاں خورشید احمد چوٹیہ

۳۔ فرید کوٹ مہمونکے تحصیل دیپالپور

میاں شہرا پسر نور محمد' میاں محمد اکرم ایف اے' یار محمد' محمد مراد' رشید احمد' میاں تاج محمد' محمد فاضل' محمد انور چوٹیہ

۴۔ بولے وال علاقہ دیپالپور ضلع اوکاڑہ

میاں محمد امیر چوٹیہ

بادل گڑھ تحصیل فتح آباد ضلع حصار

۵۔ چک نمبر L-9 ۱۵ رسالہ علاقہ میاں چنوں ضلع خانیوال

شاہ جوان پسر محمد یعقوب' ذوالفقار علی' محمد منشا' جان محمد پسران شاہ جوان چوٹیہ

۶۔ چک بھیلہ علاقہ پاکپتن غلام محمد کے چوٹے

میاں غلام محمد پسر یار محمد' نور احمد' صوفی منظور احمد' بشیر احمد' میاں محمد احمد پسران میاں غلام محمد چوٹیہ نور احمد چوٹیہ

۷۔ ضلع لیہ شہر

ماسٹر نظام دین چوٹیہ ریٹائرڈ ٹیچر

۸۔ خانیوال

۱۔ میاں شمیم احمد چوٹیہ ' ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر' پسر ماسٹر نظام دین

۲۔ نسیم احمد خاں سینئر آفیسر (سٹیٹ لائف لاہور)

جنڈ والہ المعروف کشن والہ ضلع لودھراں دھولو

تحصیل فتح آباد ضلع حصار (انڈیا)

۱۔ چوہدری خیر دین چوٹیہ

۲۔ خان محمد پسر چوہدری خیر دین چوٹیہ

۳۔ چوہدری محمد شعبان پسر خان محمد چوٹیہ

۴۔ عرفان و عدنان پسران محمد شعبان چوٹیہ

۵۔ حاکم علی پسر شاہ محمد چوٹیہ

۶۔ امیر علی پسر نیک محمد چوٹیہ

۷۔ شوکت علی پسر نور احمد چوٹیہ

محمد پور چشتی ہارون آباد

۱۔ محمد شریف چوٹیہ

۲۔ محمد اکبر چوٹیہ

۳۔ محمد یار چوٹیہ المعروف ممن

کھیون والی کاٹ

۱۔ خوشی محمد پسر رحمت علی چوٹیہ

۲۔ حاجی سلیمان چوٹیہ۔

۳۔ عبد الغفار چوٹیہ

۴۔ غلام مصطفیٰ چوٹیہ

۵۔ عبد الستار چوٹیہ

۶۔ محمد یعقوب سپر لشکر دین چوٹیہ

۷۔ احمد دین چوٹیہ

۸۔ سوائی والہ

۱۔ میاں فلک شیر چوٹیہ وغیرہ

موضع باٹھ نزد لاہور

چوہدری حاجی رحمتہ اللہ چوٹیہ ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس

چوہدری قمر الزمان چوٹیہ

چوہدری شمس الزمان

چوہدری ظہور احمد

چوہدری منظور احمد

چوہدری حبیب اللہ چوٹیہ

پسران چوہدری رحمتہ اللہ چوٹیہ

ژ۔ ریاست بیکانیر کے چوٹیے

۱۔ چک نمبر ۵۰ سکھیریانوالہ نزد ہارون آباد

ونانوالی ریاست بیکانیر سے

میاں احمد یار' صوفی محمد بلال' محمد یار پسران محمد رمضان' محمد آزاد'
امتیاز احمد' عبدالرزاق' فیاض احمد' محمد اسحاق' محمد افضل پسران
میاں محمد بلال صوفی

محمد منشا پسر منظور احمد۔ محمد محسن پسر نور شاہ

۲۔ گلشن کالونی ہارون آباد

ونانوالی سے

سکندر علی' احمد دین' محمد اسلم' محمد اکرم' محمد حسین' حافظ مختار علی'
حافظ محمد ندیم' ذالفقار علی' محمد اقبال' محمد بنارس

۳۔ چک نمبر H-R۳۱۷ تحصیل فورٹ عباس

ونانوالی سے (جیون دھیرا)

محمد علی پسر لدھا' محمد علی پسر امام دین' ماسٹر محمد اکرم پسر شیر محمد' فوجی محمد افضال' ماسٹر سید محمد پسر خلیل احمد' فوجی محمد بشیر پسر محمد مشتاق

۴۔ چک نمبر ۷ ایل مراد

میاں غوث محمد چوٹیہ وغیرہ۔

۵۔ چک نمبر ۲۰ مراد تحصیل چشتیاں

اللہ دین پسر نور دین' قمرالدین' محمد اشرف' محمد عمر بگو

۶۔ کاٹ حضور سنگھ نزد چک نمبر ۵۰ سکھیریانوالہ ہارون آباد

میاں محمد رشید پسر نور محمد' محمد امین' عبدالغفور' عبدالشکور' محمد سلیم پسران محمد رشید

۷۔ چک نمبر ۳۹ الف ملکدھا چوک تحصیل پاکپتن

وناںوالی سے

میاں محمد اسلم پسر میاں شاہ علی پسر لدھا چوٹیہ' حاجی کالا پسر ہاشم علی

۸۔ سید سر تحصیل ہارون آباد

نذیر احمد پسر نور احمد' کالے خاں پسر ادھیرا' ممن پسر گندا

۹۔ کوٹھا تر کھاناں والا علاقہ قصور

بھاگ سر ے

منظور احمد پسر میاں روشن دین۔ میاں تاج محمد پسر منظور احمد

۱۰۔ چک نمبر R۵۶-۴ ڈارانوالہ روڈ

بشیر احمد پسر سلطان احمد' میاں امانت علی' حاجی میاں محمد دین' میاں نعمت علی پسران' میاں حاکم علی' میاں جان محمد پسر مہربان' محمد اقبال پسر میاں نعمت علی' محمد عارف' لیاقت علی' شوکت علی' محمد اکرم پسران میاں شاہ محمد' میاں محمود احمد

۱۱۔ چک نمبر B۲۸۹-E مانا موڑ علاقہ بورے والا

بھا گسر سے بیکانیر سے

میاں عبدالرحمن پسر لالہ۔ بارس علی میاں اللہ دتہ' اللہ جواہا' میاں بخشایا۔

۱۲۔ ۳۲۱ ای۔ بی دیوان صاحب روڈ بھا گسر ریاست بیکانیر انڈیا

میاں نور سمند عرف کالو ولد ادحمیرا

مٹھو ولد کالو چوٹیہ نور محمد عرف ممن چوٹیہ

۱۳۔ چک نمبر L۱۰۸-۹ کوٹھی۔ ملے وال نزد ساہیوال

غلام کے چوٹے دھالیوالا بیکانیر

غلام قادر ولد تارا چوٹیہ' بھولا ولد مانہ' امانت علی ولد پخنہ' فوجی شوکت علی' سید محمد ولد نور حسن' ہدایت اللہ' سدھارا' محمد ہاشم

۱۴۔ احاطے تان سنگھ نزد تاندلیانوالہ

محمد یوسف ولد مانہ عبدالعزیز چوٹیہ

ضلع فیروز پور کے چوٹے

۱۔ چک نمبر ۵۵ الف اوکانوالہ چیچہ وطنی

میاں عمردین' میاں قمردین پسران میاں منگو جان محمد پسر بدھو

۲۔ چک نمبر R۲۵۔۳ تحصیل ہارون آباد

کندھ والا تحصیل فاضلکا سے

خوشی محمد پسر ادھریا' غلام فرید' نور محمد' محمد اشرف' محمد وارث' حافظ غلام حسین' مولوی حافظ محمد انور شاہد' شاہ محمد' محمد یٰسین' عبدالمجید

۳۔ تھیڑی پیرو والی تحصیل منچن آباد

منڈی ابوہر سے

محمد خاں' باغ علی' شاہ دین' محمد یٰسین پسر غلام فرید' فیض احمد پسر خوشی محمد' محمد عاشق' محمد اسلم' بشیر احمد' نذیر احمد

۴۔ بیروالہ تحصیل منچن آباد

کھوئیاں سرور سے

میاں فتح محمد پسر ولی محمد' میاں باگڑ' سوہنا' محمد ارشاد

۵۔ چک لیہ

میاں محمد شفیع پسر کالو

۶۔ نارووال

میاں محمد حنیف ایڈووکیٹ کچہری نارووال

۷۔ کھاتاں تحصیل بھاول نگر

ونانوالی تحصیل فاضلکا سے

محمد عارف پسر نور سمند' محمد حسنپسر محمد صدیق' سید محمد' غلام رسول' فیض محمد' محمد نذر' محمد اسلم

۸۔ گجل بنگالہ نزد کچی کوٹھی علاقہ کوٹ رادھا کشن قصور

چوہدری محمد عالم سپر محمد حیات' محمد رمضان' محمد علی

۹۔ منڈی فیض آباد علاقہ شرق پور شریف

چنگالی سے نور احمد پسر محمد دین چوٹیہ

۱۰۔ چک نمبر ۳۳ فتح چشتیاں شریف

میاں محمد شریف پسر قمر دین' میاں چراغ دین پسر بارک اللہ' میاں علی محمد پسر شام دین' میاں سلطان صوفی نیاز علی پسران میاں علی محمد

۱۱۔ چک نمبر ۲۷۳ ہاکڑہ تحصیل فورٹ عباس

کھوئی کھڑا سے

رفیق محمد۔ شفیع محمد پسران میاں شاہ علی' محمد رمضان پسر فضل دین' میاں محمد نذیر' محمد تنویر پسران' شفیع محمد' شاہ نواز' نور احمد' محمد امیر

۱۲۔ چک نمبر ۷ ۱۴L-۹ ساہیوال

بگی پتلی فیروز پور سے

میاں محمد ابراہیم چوٹیہ۔ میاں محمد عاشق' محمد اشرف دوکان دار' محمد رمضان ملنگ پسران میاں محمد ابراہیم موداچوٹیہ محمد صدیق' میاں فرزند علی' میاں محمد حسین نمبردار میاں احمد چوٹیہ محمد اکبر چوٹیہ

۱۳۔ چک نمبر ۲۸۹B-E علاقہ بورے والا

کھوئیاں سرور سے محمد رمضان پسر رکن دین' بدر دین' غلام رسول' محمد عمر' پسر فرید احمد چوٹیہ

۱۴۔ چک نمبر ۲۸۵B-E مانا موڑ علاقہ بورے والا

میاں حاکم علی پسر محمد الیاس' مولوی سردار علی' میاں شاہ محمد' اکبر علی پسران میاں حاکم علی' محمد افضل پسر شاہ محمد چوٹیہ' میاں شاہ فیصل' میاں شاہ ایران پسران میاں شاہ محمد' محمد اسلم فوجی' محمد اشرف' شفیع محمد' محمد عباس فوجی' محمد بلال' محمد سلیم' ڈاکٹر نور نبی چوہان

۱۵۔ اراضی امر سنگھ تونگاں والا نزد بونگہ حیات

حافظ شاہ دین پسر میاں محمد عیسے' مولانا محمد شفیع صاحب' پسر میاں محمد اسحاق' میاں زبیر احمد' محمد علی پسر اللہ بخش' حاکم علی چوٹیہ

۱۶۔ چک نمبر ۱۱۴ ای۔ بی ماچھیاوال ضلع وہاڑی

کندھ والا تحصیل بنگلہ فاضلکا

عبدالغفور پسر محمد سلیمان' ماسٹر نور جمال خوشی محمد' محمد شفیع' محمد سلیم' محمد بشیر پسر عبدالحق' حافظ محمد بلال پسر میاں مومن' ماسٹر محمد حلیم چوٹیہ

۱۷۔ چک نمبر ۱۱۴/۴۰ ایل علاقہ کسووال ساہیوال

چوٹیاں کلاں تحصیل موگہ فیروز پور

میاں محمد امیر چوٹیہ

فقیر حسین اے ایس آئی پولیس پنجاب

نذیر احمد چوٹیہ پسران میاں محمد امیر چوٹیہ

۱۸۔ جلہ جسیم نزد میلسی

اللہ دتہ چوٹیہ محمد عباس چوٹیہ

نئی بستی نزد فتم پور جلہ جسیم کلرک ہائی سکول = ناگنے تحصیل فتم

آباد ضلع حصار انڈیا

محمد صادق ولد کالا محمد شریف پسر محمد حسن چوٹیہ لال خاں محمد حنفی

شیرا چوٹیہ، بائی پاس رحیم یار خاں

مولانا محمد موسی چوٹیہ مولانا بشیر احمد مامد حصاری محمد ابراہیم فتم محمد

پسر ہاشم علی چوٹیہ عالم پور علاقہ میلسی ضلع ویہاڑی

عبدالستار ولد نیر محمد چوٹیہ نور احمد چوٹیہ پسر شیر محمد چوٹیہ

۱۳۵ ای۔ بی نذر عارف والہ

غلام محمد عرف گوماں چوٹیہ جمورڈ کہرڈا ضلع فیروز پور انڈیا

گوہر علی عبدالعزیز پسران محمد چوٹیہ

غلام مرید محمد حنیف پسر عبدالعزیز چوٹیہ بیگڑ ضلع حصار انڈیا

کلیانہ تحصیل عارف والہ ضلع پاکپتن میاں نور احمد عرف اعماں

چوٹیہ ولد میاں فصیل چوٹیہ

میاں محمد حسن صاحب چوٹیہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ کچہری آف مظفر گڑھ

احمد کے چوٹے

جاتری کہنہ تحصیل و ضلع شیخوپورہ' میاں احمد چوہان چوٹیہ' شیر خاں سانے والہ ضلع فیروز پور

جیوا بگو' گودا' کالو مودا' ناتھا' واگا' فتا' گودا

میاں غلام محمد' جمیل' موسیٰ' رحمت' کامل' محمد صدیق' رحمت علی' حنیف' محمد شریف' عبدالستار' نواب' عصمت اللہ' محمد اسلم' محمد اشرف' محمد اختر' پٹواری چوٹیہ

چوہدری خواجہ خاں چوٹیہ' میاں محمد اکرم' چوہدری محمد جمیل سابق ممبر جاتری کہنہ' تنویر حسین اے ایس آئی پنجاب' سرفراز حسین ہیڈ کانسٹبل پنجاب

میاں غلام محمد' محمد حسین عرف مندا' حسن محمد' احمد دین' اصغر اشرف' عیسی چوٹیہ' فتح محمد' میاں عبدالغنی' خوشی محمد' فلک شیر' محمد

سرور پسر عبدالغنی چوٹیہ، جمیل احمد، نذیر احمد، شبیر احمد، احسان پسران فلک شیر چوٹیہ، محمد اقبال، محمد شہباز، محمد نواز، بشارت علی، شرافت علی پسران میاں غلام محمد چوٹیہ، محمد شریف، محمد شفیع، محمد حنیف پسران مندا چوٹیہ، میاں سلیم چوٹیہ ایف اے، فوجی محمد صدیق ولد رحمت علی چوٹیہ

شجرہ نسب مولف کتاب ہذا

حضرت آدم علیہ السلام

حضرت شیث علیہ السلام

حضرت ادریس علیہ السلام

قنان

مہلائیل

اخنوخ

متوشخ

لمک نیک نام

شام

نوح علیہ السلام

سرکس

سارخ

ناقوس

حامی

فاجم

کلح

عدنان

حرام

قاسل

مہناریل

برد

عوض

سلماہن

خریف

عد

شرعیم

شیم

کرمیل

واجد

کوجیب

ہزت

ہدو تاگر

نوشیرواں

گکباو

سری کھنڈ

پرتھی راج (اس کو تیسر بھی کہا جاتا ہے

چوہان پنوار طور تنگ

چاہ

کھکانگ

گھنگ

چند اجیرا ججن

گوگا چوہان (اس سے چیمہ، چٹھہ، وڑائچ، موہل اور سہو

قبائل ہوئے)

چوٹیہ

مانکے

سونمبرا

سدھ

دیو

میلسی

دیپال

چنن	گھنہ

سدھار	خیرا	بھانہ

ناصر	صاحب	دولہ	جامہ

ماچھیہ (لاولد)

(نوٹ: میاں دولہ اورنگ زیب عالمگیر
مغل بادشاہ کے عہد میں مسلمان ہوا اور اسلامی نام میاں رحمت علی رکھا گیا)

گویال

بھراپل

سلن

علاول

شہباز

بھولہ

لکھن مکھن

پارت رانا بھانا

امیر بخش فتح دین

نور سمند نور احمد غلام قادر(لاولد)

صادق بشیر رشید رفیق مجید سرور

اسحاق شفیع

مشتاق

نور احمد بن امیر بخش

محمد اسلم محمد منیر(مولف) محمد سلیم ایڈووکیٹ

طیب ظاہر زاہد محمد یوسف محمد یونس محمد یٰسین

عمران سلیم طارق سلیم عامر سلیم شاہ منصور سلیم

امیر بخش

قادر بخش

محمد شریف

جمیل نصیر شبیر یونس عباس منشاء

۱۔ از میر عالم جامہ میاں محمد دین قریشی چک ۱۵۲۹ ای بی کونجل والہ

۲۔ میاں عبدالستار قریش۔ تحصیل بورے والہ ضلع وہاڑی ۱۰ چک نزد خانیوال

۳۔ محمد حنیف ولد میاں شیر محمد میر عالم چوٹیہ آف مدھالی والہ ڈاک خانہ خاص
تحصیل منچن آباد ضلع بہاولنگر ریاست بہاولپور

ماخذ کتب جن سے استفادہ کیا

۱۔ تاریخ راجپوت از ظفر جھنڈیر آف کراچی

۲۔ تاریخ راجپوت (قلمی) از مولوی نور محمد پنوار املی موتی دیپالپور

۳۔ جمال رسول از ابوالفیض قلندر علی سہروردی

۴۔ اولیائے راجپوت از راجہ محمد انور خان جنجوعہ

۵۔ تاریخ راجپوت از راجہ محمد انور خاں جنجوعہ 98L۔ ۱۲ ساہیوال

۶۔ آئین اکبری

۷۔ گلستان راجپوت (قلمی) از راؤ جمشید علی جمشید

۸۔ تزک جہانگیری

۹۔ تاریخ ہند و پاک

۱۰۔ سلاطین دہلی

۱۱۔ تاریخ قائم خوانی چوہان از مولوی عطا محمد

۱۲۔ سفرنامہ ابن بطوطہ

۱۳۔ تاریخ حصار

۱۴۔ تاریخ راجپوتانہ

۱۵۔ چاڈ راجستھان

۱۶۔ شہباز شریعت از قاطع شرک و بدعت حنفی بزرگ حضرت مولانا نور محمد صاحب سوتروی

مختلف شخصیات سے بالمشافہ مل کر بھی معلومات حاصل کیں۔

فوری رابطہ کے لئے

چوٹیہ ہاؤس وراڈ نمبر ۱ چوٹیہ سٹریٹ منچن آباد۔ فون نمبر ۵۹۵-۷۵۰

۱۔ میاں محمد سلیم صاحب چوٹیہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ آف منچن آباد

۲۔ ابو یوسف محمد منیر چوٹیہ مولف گلشن چوٹیہ آف مدھانی والہ چوٹیہ

ادارہ تحقیق راجپوت چوہان چوٹیہ مدھانی والا

اغراض و مقاصد

ادارہ تحقیق راجپوت چوہان چوٹیہ کے مختصرا" اغراض و مقاصد درج ذیل ہیں۔

۱۔ قیام پاکستان کے وقت خاندان چوٹیہ کے افراد مختلف علاقوں میں جا کر آباد ہو گئے۔ ان کا آپس میں کوئی رابطہ نہ رہا۔ خاندان کے افراد میں باہم ربط پیدا کرنا۔

۲۔ خاندان چوٹیہ کے افراد کو سماجی بنیادوں پر منظم کرنا۔

۳۔ خاندان کی بہتری و فلاح و بہبود کے منصوبے بنانا۔

۴۔ خاندان کی تاریخ مرتب کرنا تاکہ نسل نو اپنے خاندانی تاریخی حالات سے باخبر ہو سکے۔

۵۔ خاندان کے افراد کو خاندان کی تازہ صورتحال سے مطلع کرنے کے لئے ششماہی یا سالانہ رسالہ کا اجراء کرنا۔

ابتدائی طور پر ادارہ ہذا کے درج ذیل عہدیداران تجویز کئے گئے۔

سرپرست اعلیٰ:۔ جناب حاجی میاں صدرالدین چوٹیہ رئیس اعظم علاقہ چھنب ضلع خانیوال

نمبر۲:۔ چوہدری عبدالعزیز چوٹیہ آف سادھانوالہ مقیم لاہور نشاط کالونی

سربراہ ادارہ:۔ ماسٹر محمد منیر چوٹیہ مولف گلشن چوٹیہ

سیکرٹری:۔ ماسٹر محمد بلال چوٹیہ

قانونی مشیر:۔ (۱) میاں محمد سلیم چوٹیہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ منچن آباد شہر

(۲) میاں محمد حسین چوٹیہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور

ممبران ادارہ:۔

۱۔ ماسٹر صدی محمد چوٹیہ مدھانی والہ

۲۔ ماسٹر احمد علی چوٹیہ مدھانی والہ

۳۔ محمد یوسف چوٹیہ مدھانی والہ

۴۔ حاجی احمد دین چوٹیہ سخانند

۵۔ لیکچرار بشیر احمد چوٹیہ مدھانی والہ

۶۔ ظفر خالد چوٹیہ مدھانی والہ

۷۔ عبدالرحمن چوٹیہ مدھانی والہ

۸۔ حاجی محمد عمر چوٹیہ مدھانی والہ

۹۔ میاں غلام رسول چوٹیہ نائی والہ

۱۰۔ ماسٹر جاوید اختر چوٹیہ ۳۔ ایس پی حویلی لکھا اوکاڑہ

۱۱۔ ماسٹر ہوشناک علی بہادر رے والہ فیصل آباد

۱۲۔ میاں محمد یوسف چوٹیہ کار سنٹر بورے والہ

۱۳۔ حکیم محمد رفیق راجپوت گریا آباد عرف اکانوامی

تحصیل منچن آباد ضلع

بہاولنگر

کتاب ملنے کے پتے

۱۔ ابو یوسف ماسٹر محمد منیر چوٹیہ مولف "گلشن چوٹیہ" مدھانی والا براستہ منڈیصا دگنج ڈاکخانہ خاص۔ تحصیل منچن آباد۔ ضلع بہاول نگر

۲۔ میاں محمد سلیم چوٹیہ ایڈووکیٹ احاطہ کچہری منچن آباد (فون نمبر ۵۹۵-۵۰۷ وارڈ نمبرا چوٹیہ سٹریٹ)

۳۔ چوہدری بک ڈپو اینڈ فوٹوسٹیٹ بلدیہ روڈ منچن آباد ضلع بہاولنگر

۴۔ چوٹیہ جنرل سٹور چورستہ حجرہ روڈ نزد بصیرپور ضلع اوکاڑہ

۵۔ چوٹیہ جنرل سٹور سکندر چوک تحصیل پاکپتن شریف

۶۔ ارشاد احمد عباسی فتح گڑھ براستہ منڈی صادق گنج ضلع بہاول لنگر

۷۔ ماسٹر محمد اظہر طاہر مہتمم مدرسہ جامعہ فاروقیہ تعلیم القرآن بستی نور

یور آرائیاں تحصیل منچن آباد ضلع بہاول لنگر

۸۔ اشعر سٹیشنرز اینڈ بکڈپو بلدیہ روڈ منچن آباد فون نمبر ۴ ۵۳۔۵۰۔۷

۹۔ ماسٹر ارشاد احمد عباسی فتح گڑھ براستہ منڈی صادق گنج ضلع بہاولنگر

۱۰۔ فیاض کمپیوٹر کمپوزنگ سنٹر معرفت نوید کاپی ہاؤس الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور

تبصرہ

چوٹیہ بطور راجپوت قوم عددی لحاظ سے کم لیکن پورے پاکستان میں بکھری ہوئی ہے۔ "گلشن چوٹیہ" میں مولانا منیر احمد چوٹیہ صاحب نے بکھری ہوئی قوم کو تسبیح کے دانوں کی طرح رابطے اور شناخت کی ایک لڑی میں پرو دیا ہے۔ چوٹیہ قوم کے بکھرے ہوئے پھولوں کو "گلشن چوٹیہ" میں سجانا جان جوکھوں کا کام تھا جس سے ان کے ہاتھ بھی لہولہان ہوئے اور آبلہ پائی بھی ان کا مقدر بنی۔ لیکن مولانا صاحب قوم کی محبت میں نہ آبلہ پائی سے دل گرفتہ ہوئے، نہ صحرا نوردی سے گھبرائے، نہ سفر کی صعوبتیں ان کا رستہ روک سکیں، نہ وسائل کی کمیابی انہیں پریشان کر سکی اور نہ مواد کی کمی انہیں اپنے مشن سے ہٹا سکی۔ اس کتاب کو مرتب کرنے کی خاطر ان کی زندگی کے بیشتر سال سفر

کی نظر ہوئے اور ان کی آنکھوں نے رنجکوں کے ذائقے چکھے۔ مولف بلاشبہ ایک مشن کے تحت اپنے کام میں مگن رہے تب جا کر "گلشن چوٹیہ" کتابی صورت میں آپ کے ہاتھوں میں پہنچی ہے۔

"گلشن چوٹیہ" مرتب کر کے مولانا صاحب نے چوٹیہ قوم سے اپنی عقیدت اور محبت کا جو ثبوت دیا ہے اس کی مثال چوٹیہ قوم کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ ہم انہیں اس کارنامے پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ امید ہے مولف کی یہ پہلی کاوش آنے والی نسل کے لئے تحقیق کی نئی رائیں متعین کرے گی۔

ہماری دعا ہے کہ مولف "چوٹیہ سپوت" کے دل میں قوم کی محبت کا جذبہ ہمیشہ جوان رہے۔ وہ اپنے تخلیقی سفر جاری رکھیں اور "گلشن چوٹیہ" ان کی محبت کے پھولوں سے ہمیشہ ہمکنار رہے۔

آمین

الراقم شبیر احمد چوٹیہ پروفیسر

گورنمنٹ ڈگری کالج دیپالپور ایم اے اردو

آف مدھانی والہ

تصانیف ابوالممتاز ارشاد احمد عباسی فتح گڑھ

براستہ منڈی صادق گنج ضلع بہاول نگر

مطبوعہ

۱۔ تاریخ عباسیان بہاول پور

۲۔ میرانی بلوچوں کی تاریخ

۳۔ بزرگان دین ضلع بہاول نگر

غیر مطبوعہ

۴۔ تاریخ منچن آباد

۵۔ تاریخ آل عیص المعروف وٹو راجپوتوں کی تاریخ

۶۔ ذکر خواجہ عبدالحکیم نوریؒ

۷۔ تذکرہ خواجہ نور محمد ثانیؒ (زیر کتابت)

۸۔ پیر عزیز مکیؒ (پاکپتن)

۹۔ مرویات ابن عباس

۱۰۔ ترجمان القرآن (سیرت ابن عباس)

۱۱۔ تذکرہ سید حمید علی شاہؒ

۱۲۔ مرقع سادات ڈیرہ اور

۱۳۔ تاریخ اقوام بہاولپور

۱۴۔ تاریخ چوہان راجپوت

۱۵۔ تاریخ ضلع پاکپتن (زیر ترتیب)

۱۶۔ نیلی بار (زیر ترتیب)

۱۷۔ نواب صادق محمد خاں خامس اور ان کا عہد

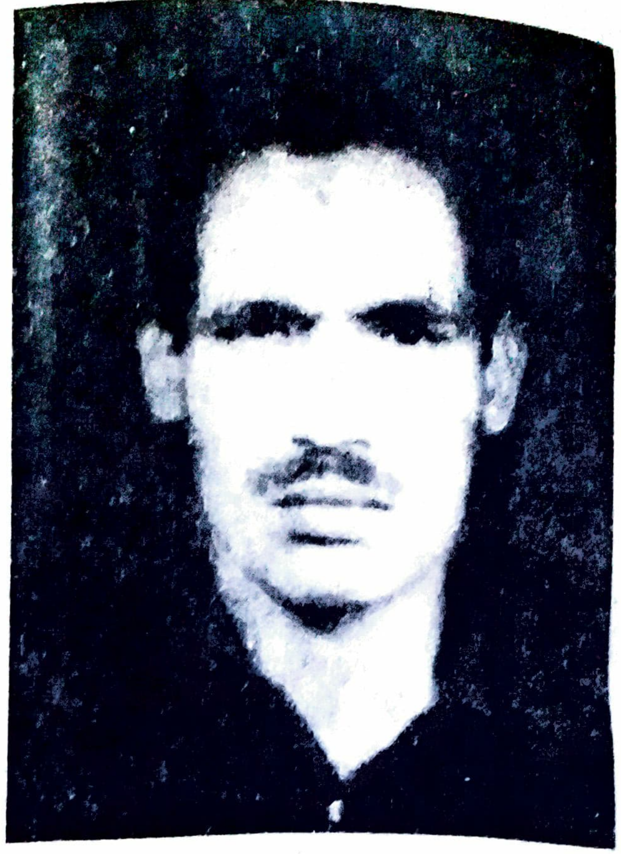
۱۸۔ ملکہ خیر النساء المعروف گانماں گدھو کی

۱۹۔ تذکرہ سادات گیلانی دیپالپور (زیر طبع)

۲۰۔ مراۃ المصنفین بہاولپور

۲۱۔ بہاولپور کے تاریخ گو شعراء

۲۲۔ بہاولپور ریاست کے وزراء اعظم





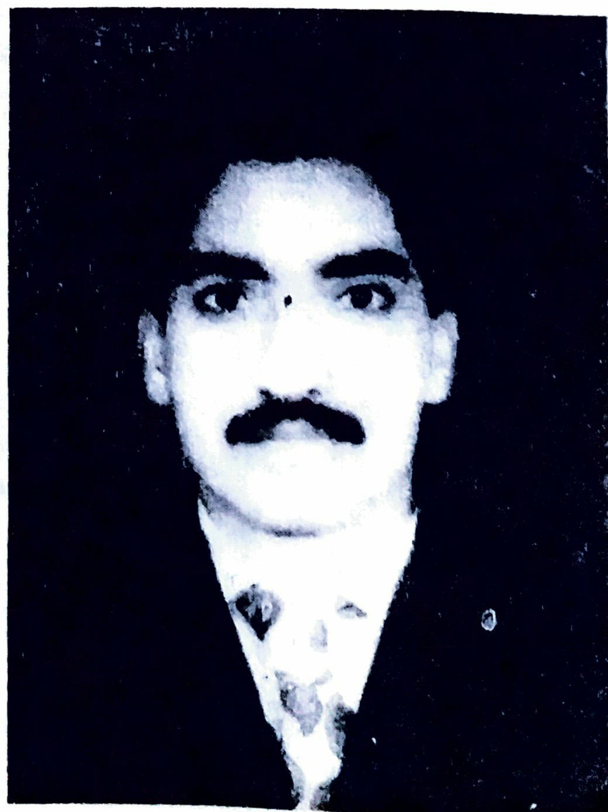
















PDF File

Create by

Muhammad Afzal Chotia

S/O

Master Muhammad Saleem Fareedi*

Chotia* Chohan

Rajput*

Address; Chack Patara Distt, Pakpattan.